رسائل
مولانا خیرالدین دہلوی

از

حضرت شیخ خیرالدین خیوری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

محمد رضاء الحسن قادری

دارالاسلام

کم و بیش 120 سال بعد دوبارہ منظر عام پر آنے والی علمی دستاویز

رسائل مولانا خیر الدین دہلوی (عکسی)

1. خیر الامصار مدینۃ الانصار
2. الستۃ الضروریہ فی المعارف الخیوریہ
3. حفظ المتین عن لصوص الدین.
4. اسباب السرور لاصحاب الخیور

از

حضرت شیخ خیر الدین خیوری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

محمد رضاء الحسن قادری

دار الاسلام

8-C پہلی منزل محی الدین بلڈنگ، داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ، لاہور

darulislam21@yahoo.com +92-42-37115165

razaulhassanqadri@gmail.com 0321-9425765

www.facebook.com/Razaulhassan Qadri

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

فیضانِ نورِ علم

امام اعظم علی الاطلاق مؤسس فقہ حنفی ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ

امام المتکلمین مسد ضلائل المبطلین مصحح عقائد المسلمین ابو منصور محمد ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ

غوثِ اعظم شیخ طریقت حضرت سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

امام ربانی مجددِ الفِ ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

برکۃ المصطفیٰ فی الہند شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت اِمامِ اہل سُنّت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

میر مجلس

ذکی العصر فیلسوفِ اِسلام اشرف العلما اِمامِ اہلِ سُنّت حضرت شیخ الحدیث

علامہ ابوالحسنات محمد اشرف سیالوی حفظہ اللہ

دارالعلوم شمسیہ رضویہ، سلاں والی، سرگودھا

اعیانِ مشاورت

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی، پیر سائیں غلام رسول قاسمی، الشیخ اسید الحق قادری

محمد عالم مختارِ حق، راجا رشید محمود، سید محمد عبداللہ قادری، خلیل احمد رانا

مؤسس و مدیر	صاحب الارشاد
محمد رضاء الحسن قادری	فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ مفتی غلام حسن قادری

سلسلہ مطبوعات: ۱۹، طبع: رجب ۱۴۳۴ھ/مئی ۲۰۱۳ء، قیمت: 180 روپے NET

فہرست

رسائل مولانا خیرالدین دہلوی

پیش از کتاب......

واعظین سے ہمیشہ ہم سنتے چلے آرہے ہیں کہ ابوالکلام آزاد (جس کی آزاد فکر ایک وقت میں غیر مقلدیت' وہابیت' نیچریت' کانگریسیت' گاندھویت' صلح کلیت غرض ہر قسم کی آزادروی کا ملغوبا بن چکی تھی) کے والد مولانا خیر الدین دہلوی بہت بڑے علامہ تھے اور پکے سُنّی تھے اور پیرِ طریقت بھی تھے۔ اُنھوں نے وہابیوں کے رد میں ۱۰ ر جلدوں میں کتاب لکھی، وہ بھی عربی میں۔ وہ تقریر میں بھی وہابیوں پر خوب برستے اور اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

وہابی بے حیا جھوٹے ہیں یارو! تڑاتڑ جوتیاں تم اِن کو مارو!

بڑے بڑے جلسوں میں مقررین جب وہابیت کے خلاف مسالے دار اور دھواں دھار تقریریں کرتے ہیں تو بڑے اِفتخار و اِستکبار سے یہ باتیں بیان کرتے ہیں۔ سامعین کا جوش تازہ کرنے کے لیے یہ رٹے رٹائے فقرے کافی ہوتے ہیں اور واعظِ قوم کو اِتنی داد مل جایا کرتی ہے کہ اُس کا ''پیٹ'' بھر جاتا ہے۔ خطبا کی گزر بسر اِن سماعی روایات پر اچھی طرح ہوتی رہی ہے، لیکن دستاویزات کا کوئی ایک ورق بھی شاید اِن حضرات کے پاس اب تک نہیں ہے جو ان کے دعویٰ کی توثیق کرے ماسوائے نقل در نقل سوانحی کتابوں کے اِکا دُکا اِقتباسات کے۔ توقع کے مطابق اِس طبقے نے حضرت موصوف کی رشحاتِ قلم کو جمع کرنے کی زحمت بھی نہیں اُٹھائی ہوگی۔

زمرۂ محققین سے حضرت خیر الدین دہلوی کے کارہائے قلم کی بازیابی کے لیے کوششیں ہوئیں بھی اور نہیں بھی۔ کسی حد تک اُنھیں اگر کامیابی مل بھی گئی تو بڑی دقت یہ ہوئی کہ کوئی باذوق ناشر اُنھیں نہ مل سکا، اِس سرمایۂ جلیل کی قدر پہچاننے والا کوئی نجی یا سرکاری اِدارہ برائے نشر و اِشاعت بھی مطلقاً نہیں پایا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ تراثِ علمیہ اپنی پہلی طبع کے بعد گوشہ گیر ہو رہی جسے سوا صدی گزرنے کو ہے۔ اب بھی شاید برسوں بیت جاتے اور یہ لازوال دولت ہمارے ہاتھ نہ آتی اگر اللہ جل جلالہ کی توفیق ''دارُالاسلام'' کی رفیق نہ ہوتی۔ اِس نیک بختی پر ہم ربّ العزت عم نوالہ و عز مقالہ کا شکر بجالاتے ہیں۔

مولانا خیر الدین دہلوی کے صد سالہ عرس کا خدائی اِہتمام

آج سے کامل پانچ سال قبل جب راقم ''دائرۃ الاسلام'' سے پہلی کتاب ''المبین'' شائع کرنے میں مشغول تھا۔ ابھی کچھ کام باقی تھا کہ سیّد محمد عبداللہ قادری ہمارے یہاں تشریف لائے۔ وہ آئے اور اپنے ہم راہ ایک گراں قدر، گراں مایہ تحفہ لائے۔ اُس وقت ناچیز علم و تحقیق کی دُنیا میں نووارد تھا۔ لائقِ احترام شاہ صاحب مجھے اپنے لائے ہوئے قیمتی تحفے کے بارے میں بتاتے رہے کہ یہ مولانا خیر الدین خیوری کی کتابیں ہیں، جو بہت بڑے عالم اور شاعر تھے، وہابیوں کا شدید رد بھی کرتے تھے...وغیرہ۔ مَیں چپ چاپ سنتا رہا اور جواباً سر ہلاتا گیا۔ چوں کہ اب تک مجھے ان جواہر پاروں کی حقیقی منزلت کا اِدراک نہیں ہوا تھا، اس لیے یہ میرے لیے کوئی عجیب چیز نہ تھی۔ ضمناً جب اُنھوں نے یہ اِنکشاف کیا کہ یہ مولانا خیر الدین ابوالکلام آزاد کے والد ہیں اور ان کی کتابوں کو چھپے ہوئے ایک صدی سے زیادہ کا عرصہ بیت چکا ہے جس کے بعد انھیں ایک طرح سے چُھپا دیا گیا، اِس پر مَیں واقعی چونک گیا اور شاہ صاحب کے ہاتھ سے کتابیں پکڑ کر حیرت سے اُن کے صفحات تکنے لگا اور خیال ہی خیال میں اُن کی اِشاعت کو ممکن بنانے کے منصوبے بھی تیار کرنے لگ گیا۔ اچانک مجھے اندازہ ہوا کہ مَیں تو خیالی پلاؤ پکا رہا ہوں۔ کیوں کہ ابھی تک تو میری پہلی کتاب بھی پوری طرح سے چھپنے نہیں پائی اور مَیں زیر بار آ گیا ہوں، تو یہ ہزار سے زائد صفحات کا دفتر چھاپنے پر کیوں کر قادر ہو سکوں گا!! دفعۃً چند لمحوں کے لیے مجھے شدید حسرت بھی ہوئی اور مَیں نے اپنے آپ سے نیز شاہ صاحب سے فوری اِشاعت پر ترت معذرت کر لی، لیکن ساتھ ہی دل میں تہیہ بھی کیا کہ جس وقت قدرت کے خزانے سے مجھ پر اسباب فراواں ہوئے اِس خزینۂ علم و ادب کو اپنے اِدارے سے ضرور طبع کراؤں گا۔

یہ سنہ ۲۰۰۸ء کی بات ہے، جب کہ مولانا خیر الدین دہلوی کی وفات ۱۹۰۸ء میں ہے۔ میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ یہ فقط اِتفاق نہیں ہے، بل کہ حضرت خیر الدین مرحوم کی وفات کے پورے ۱۰۰ رسال بعد آپ کے صد سالہ عرسِ مبارک کا قدرتی اِنتظام تھا جو اگرچہ پانچ سال بعد تکمیل کو پہنچ رہا ہے، مگر اِس کی بنا پانچ سال پہلے رکھی جا چکی تھی۔

ایک اور خداوندی اِنصرام دیکھیے! اب جب کہ یہ رسائل چھپ چکے ہیں اور ملک کے طول و عرض میں پہنچ رہے ہیں تو یہ بھی آپ کے عرس مبارک ہی کا مہینہ ہے جو آپ کی شخصیت و تعلیمات

کوآئندہ کئی دہائیوں تک اُجاگر رکھنے کی روشن سبیل ہے۔ پروفیسر سیّد شفقت رضوی نے لکھا ہے:

''اُن (مولانا خیرالدین) کے مرید ہر سال ۱۷ ررجب کو ان کا عرس کیا کرتے تھے، ۱۹۶۴ء کے بعد بہ وجوہ یہ سلسلہ باقی نہ رہا۔''

(ایک علمی خاندان، ص 24، اِدارہ تحقیقاتِ افکار و تحریکاتِ ملی پاکستان، 1990ء)

آج مولانا کی روح وجد کرتی ہوگی کہ ۵۰ سالوں سے جو سلسلۂ خیر ان کی یادوں کا موقوف تھا آج وہ پھر سے جاری ہوا چاہتا ہے اور جس احسن صورت میں ہوا اُس سے بہتر دوسری کوئی نہیں ہے۔ اللہ کرے یہ سلسلہ سال بہ سال جاری رہے!!

تصانیفِ مولانا خیرالدین؛ دریافت شدہ مواد کا جائزہ

مولانا خیرالدین کی ڈیڑھ درجن کتب میں سے قریب النصف ہمارے دائرۂ اِختیار میں آ چکی ہیں، بقیہ نصف کے نام یا بلاتعین اِسم کے صرف موضوع کی نشان دہی ہو چکی ہے۔ ان میں پہلے تو یہ چار رسائل ہیں جن کا مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔ یعنی:

۱–خیر الامصار مدینة الانصار ۱۳۱۵ھ

۲–الستة الضروریه فی المعارف الخیوریه ۱۳۱۵ھ

۳–حفظ المتین عن لصوص الدین ۱۳۱۵ھ

۴–اسباب السرور لاصحاب الخیور ۱۳۱۸ھ

پھر وہ دو کتابیں جو مطبوع ہیں لیکن اِس مجموعے کے ساتھ نہیں چھپ سکیں، البتہ ہر وقت، ہر طرح ہماری رسائی میں ہیں۔ اور یہ جناب سیّد محمد عبداللہ قادری کے کتب خانہ میں محفوظ ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں:

۵–البصائر العشرة الجلیة لناظری الجزء الاول من العقائد الخیوریة (صفحات: ۱۹۰)

۶–درج الدرر البهیة فی ایمان الآباء و الامهات المصطفویة (صفحات: ۶۰۸)

ان کے علاوہ دو فارسی کتابوں کے مخطوطات کے عکس ہمیں دست یاب ہوئے ہیں:

۷– تبیان عقائد الفریقین من اهل الحب و البغض فی الدارین

۸– سراجِ منیر ترجمہ تبصیر الضریر (دونوں کے صفحات ساڑھے تین صد سے زائد ہیں)

یہ www.dli.com (ڈی جی ٹل لائبریری آف اِنڈیا) پر موجود ہیں۔ ان میں اول الذکر کے علاوہ:

۹-نجم المبین لرجم الشیاطین کی دوجلدوں

۱۰- تقلید کی بابت رسالہ

۱۱- خضر علیہ السلام سے متعلق مقالہ

۱۲- قصائد نعتیہ و مدحیہ و مقامات

کے بارے میں ابوالکلام آزاد کا بیان ہے کہ کسی نہ کسی دور میں چھپ چکی ہیں۔

(''آزاد کی کہانی'' کے مختلف مقامات)

۱۳- الاوراد الخیوریة سلالة الادعیة الماثورية

بھی مطبوع ہے، البتہ ہماری دست رس سے باہر ہے۔ ان کے سوا تا وقتِ تحریر کسی کتاب یا رسالہ یا مضمون کے خطی یا مطبوعہ نسخے کی اِطلاع ہم تک نہیں پہنچی۔ ہاں، نیشنل لائبریری، کلکتہ (انڈیا) میں حضرت خیرالدین کے کچھ مخطوطات کی خبر ملی ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو لازماً وہاں مطبوعہ رسائل بھی ہوں گے۔ مگر وہ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں اور ان کی کیفیت کیا ہے؟ اب تک کوئی سراغ نہیں لگایا جاسکا ہے۔

بعض مآخذ سے چند اور تصانیف کا بھی علم ہوا ہے، اِجمالاً انھیں حضرت کے تذکرے میں لکھ دیا گیا ہے، تاہم تفصیل باتحویل کسی موافق موقع تک اِلتوا میں ڈالی جارہی ہے۔

نذرِ مولانا خیرالدین؛ ایک نیا کام

اِرادہ تھا کہ مولانا خیرالدین خیوری کے اِن رسائل کے ساتھ ان کے حالات و خدمات اور نظریات پر تفصیلی مضامین پیش کیے جائیں، مگر ایک تو ان تمام موضوعات کے اِحاطہ کے لیے وقت کی قلت تھی، دوسرا جوں جوں وقت گزر رہا تھا حضرت خیوری کی شخصیت کے نت نئے پہلو سامنے آتے جارہے تھے اور دل چاہتا تھا کہ ہر ایک جہت پر وقیع مواد جمع کردیا جائے۔ محترم راجا رشید محمود کا قریباً ۷۰ رصفحات پر پھیلا ہوا مضمون تو پہلے سے موجود تھا، ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری نے A4 سائز کے باریک خط میں ۳۲ رصفحات لکھ بھیجے، راقم کے دو مضامین لگ بھگ ۵۰ر صفحات مکمل ہونے کو ہیں۔ یوں کم وبیش ۲۰۰ رصفحات کا مواد تو جمع ہو چکا تھا۔ خیال ہوا کہ عدیم

الفرصتی کے باعث حاضر مواد کو ہی ان رسائل کے ساتھ ضم کر کے چھاپ دیا جائے تو معاً احساس ہوا کہ اِس سے گو بعض پہلو کافی نمایاں ہو جاتے، مگر بعض کسی قدر تشنہ اور بعض بالکل ہی پوش رہ جائیں گے، جو جامعیت کے منافی ہے۔ لہٰذا فیصلہ یہ قرار پایا کہ سردست مولانا خیر الدین کے مجرد رسائل مع مختصر حالات شائع کر دیے جائیں، تا کہ کتاب بھی بوجھل نہ ہو اور اِجرا کے بعد ملک و بیرونِ ملک اہلِ علم و تحقیق تک بھجوا دیے جائیں اور انھیں دعوتِ تحریر دی جائے، یوں فرصت کے لمحات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کم وقت میں خاصا مواد جمع ہو جانے کی اُمید ہے۔ پھر جب کسی شخصیت کے مآثرِ علمی سامنے ہوں تب ان پر کچھ لکھنا زیادہ آسان اور قابلِ اِطمینان ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ تنہا سوانحی مآخذ پر قناعت کی جائے۔ حضرت میر حسان الحیدری سہروردی نے از خود لکھنے کا عندیہ ظاہر کیا ہے۔ جناب محمد عالم مختارِ حق، یٰسین اختر مصباحی (اعظم گڑھ)، خوشتر نورانی (دہلی)، ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم (دہلی)، ڈاکٹر نوشاد عالم چشتی (علی گڑھ)، ڈاکٹر محمد اِسحٰق قریشی، پروفیسر افضل حق قرشی اور پروفیسر امجد علی شاکر بھی اِس موضوع کے لیے انسب ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی اِعانت و توفیق سے جب کافی مواد جمع ہو جائے گا تو اسے یک جا شائع کر دیا جائے گا۔ اس طرح مولانا خیوری کی شخصیت کا ہمہ جہتی تعارف کرانے اور آپ کی ذات عالی صفات کو نذرِ پیش کرنے کا بھرپور موقع مل جائے گا۔

نوٹ: جو حضرات مولانا خیر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے دل چسپی رکھتے ہوں یا ان پر کام کرنا چاہتے ہوں، وہ اِدارہ سے رجوع فرمائیں! اِن شاءاللہ الملک القدوس مواد کی کھوج، محققین سے ربط، کارِ تحقیق میں راہ نمائی اور طباعتی وسائل کی فراہمی میں اِدارہ اُن سے ہر قسم کا ممکن تعاون کرے گا۔

مولانا منوّرُ الدین دہلوی کے رسائل کی تلاش!!!

آج تک ہمارے لوگوں کے لیے مولانا خیر الدین کی کتب ایک افسانہ تھیں۔ ان تک رسائی ممکن ہوتی تو اس کے بعد ان کے نانا مولانا منوّر الدین کی جانب توجہ مبذول ہو پاتی۔ مزے کی بات یہ ہے کہ مولانا خیر الدین کے نظریات کلھم اپنے نانا کی فکر کا پرتو تھے اور ان کے طریق سے ذرا بھی مختلف یا منحرف نہ تھے۔ آزاد کہتے ہیں:

''والدِ مرحوم اپنے وعظ و غیرہ تمام اُمور میں اپنے نانا کے مسلک پر ہمیشہ چلتے تھے۔''

(آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی، ص 124)

مطلب یہ ہوا کہ مولانا خیر الدین کی تصانیف میں وہابیہ کے ردِ اشد میں جو مضامین پائے جاتے ہیں اور سنیت کی حمایت کا جو رنگ جس ڈھنگ میں پایا جاتا ہے حضرت مولانا منور الدین دہلوی کی کتب میں یہ عناصر اِنتہائی درجہ میں ملیں گے۔ لہٰذا اِدارہ کی طرف سے کوشش جاری ہے کہ حضرت کی تصانیف کو بھی بازیاب کرایا جائے اور اس مجموعہ کی طرح انھیں بھی طبع کیا جائے۔ واللّٰہ بدیع الاسباب۔

تشکرات

اِس مقام پر سب سے بڑھ کر منت وتشکر کا اِستحقاق سیّد محمد عبداللہ قادری (واہ کینٹ) اور کتب خانہ اِبن عبداللہ (چک ۱۵ار شمالی، گجرات) رکھتے ہیں' جن کے خلوص کی برکت سے اِس مجموعہ کے پہلے تین رسائل منصۂ ظہور پر لانے کا باکرامت موقع میسر آیا۔ بعدۂ **Digital Library of India** کی اِنتظامیہ ہے جن کی کوشش سے مجموعۂ ہٰذا کا آخری رسالہ ہم تک پہنچا۔ ڈاکٹر اے-ایس شاہ جہان پوری (کراچی) نے اپنی خصوصی تحریر سے ہمیں نوازا۔ ہمارے محبوب دوست اور اِدارہ کے محسن ومخلص جناب محمد عمیر اشرف مجددی (رحیم یار خان) نے ۲۰۰۰ر روپے اِس کتاب کی طباعت کی غرض سے بھیجے۔ تقبل اللّٰہ منہ و یضاعفہ لہ فی الدنیا و الآخرۃ۔ جب سے اِدارہ نے اِن رسائل کی طباعت کا باضابطہ اِعلان کیا ہے کئی احباب باقاعدگی سے ماہ دو ماہ بعد بہ ذریعہ فون یا عند الملاقات اِستفسار کرتے تھے جس سے یک گونہ ترغیب ہوتی رہتی، اِس رعایت سے وہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ کریم ان سب کی بھلائیاں اپنی بارگاہ میں منظور فرمائے اور ہمارے دین اور مسلک کے تمام لوگوں میں فروغِ علم کے راستوں پر اپنی توانائیوں اور وسائل کا زیادہ تر حصہ صرف کرنے کی توفیق ارزاں فرمائے۔ اللّٰھم انا نستعینک و نستھدیک و نتوکل علیک و نرجو رحمتک یا ارحم الراحمین۔

قدر شناسِ تراثِ اسلاف

محمد رضاء الحسن قادری

۴ر رجب ۱۴۳۴ھ/۱۵ر مئی ۲۰۱۳ء بہ روز بدھ

بہ جوارِ ضریحِ منور حضرت داتا گنج بخش علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

اِنتساب بہ نام

مولانا خیرالدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نانا

رُکن المدرّسین حضرت

مولانا منورالدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(متوفی 1275-6ھ/1858-9ء)

جنھوں نے

سرزمینِ ہند میں وہابیت کے سفیرِ اوّل [شاہ اِسمٰعیل دہلوی]

کی تردید وتوبیخ میں پہل کی

اور اِس قدر نمایاں کردار ادا کیا کہ

اپنے دور کی تحریکِ ردِ وہابیت کے سالار تسلیم کیے گئے

مولانا منورالدین دہلوی ﷫ کی ولادت تیرھویں صدی ہجری کے ابتدائی سالوں میں ہوئی۔ آپ کے والد قاضی سراج الدین شہید ﷫ احمد شاہ ابدالی کے عہد میں لاہور کے قاضی القضاۃ اور پنجاب کے افغان نائب السلطنت کے مشیر تھے۔ والدین کی طرف سے سلسلۂ نسب شیخ جمال الدین معروف بہ ''بہلول دہلوی'' پر منتہی ہوتا ہے جو حضرت مجدد الف ثانی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی ﷫ کے معاصر تھے۔

ابتدائی تعلیم علمائے لاہور سے حاصل کی، پھر دہلی حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا قصد کیا اور ان کے حلقہ درس میں شریک ہوئے۔ وہاں آپ کے ہم درس مولانا رشیدالدین خان دہلوی، مولانا برہان الدین، مولوی اسماعیل دہلوی، شاہ احمد سعید مجددی اور مولانا محمد وجیہ وغیرہ تھے اور یہ جماعت حضرت شاہ صاحب کے اوّلین تلامذہ کی تھی۔ تکمیل کے بعد خود اپنا حلقہ درس قائم کیا۔ آپ کے شاگردوں میں مشاہیر مولانا سدیدالدین (مدرّسِ اوّل مدرسہ عالیہ، کلکتہ)، مولوی محبوب علی دہلوی، مولانا فضل امام خیرآبادی، مولانا محمد علی گوپاموی ہیں۔

سکھ راجا رنجیت سنگھ نے جب ملتان پر حملہ کیا تو اُس دوران محاصرے میں مولانا منورالدین کے والد کی شہادت ہو گئی، پھر آپ نے پنجاب سے ہجرت کر کے دہلی میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ یہاں آپ کے درس و تدریس کا شہرہ بامِ عروج کو پہنچا تو سلطنتِ مغلیہ کے رُکن المدرّسین (وزیرِ تعلیم) کا عہدہ انھیں تفویض کیا گیا۔

تصانیف میں جواب رسالہ حسینیہ از شیعہ مصنف، شرح مشارق الانوار (عربی)، حاشیہ مطول، سیرۃ النبی (فارسی) نیز مَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ اور شدرحال پر ایک ایک اور مولوی اسماعیل دہلوی کے رد میں کئی رسالے تصنیف فرمائے۔ آپ کی کتابوں پر بہادر شاہ ظفر اور مفتی صدرالدین خاں آزردہ نیز دیگر بارسوخ علما کی تقاریظ موجود ہیں۔

تاریخی مباحثہ جامع مسجد دہلی کا حال بھی قلم بند کیا۔ ابوالکلام نے کہا ہے:

> ''مولانا محمد اسماعیل شہید مولانا منورالدین کے ہم درس تھے۔ شاہ عبدالعزیز کے اِنتقال کے بعد جب اُنھوں نے 'تقویۃ الایمان' اور 'جلاء العینین' لکھی اور اُن کے مسلک کا ملک میں چرچا ہوا تو تمام علما میں ہل چل پڑ گئی۔ اُن کے رد میں سب سے زیادہ سرگرمی بل کہ سربراہی مولانا منورالدین نے دکھائی۔ متعدد کتابیں لکھیں اور ۱۲۴۰ھ والا مشہور مباحثہ جامع مسجد کیا۔ تمام علمائے ہند سے فتویٰ مرتب کرایا، پھر حرمین سے فتویٰ منگایا۔ ان کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنھوں نے اِبتدا میں مولانا اِسماعیل اور اُن کے رفیق اور شاہ صاحب کے داماد مولانا عبدالحی کو بہت کچھ فہمائش کی اور ہر طرح سمجھایا، لیکن جب ناکامی ہوئی تو بحث و ردّ میں سرگرم ہوئے اور جامع مسجد کا شہرۂ آفاق مناظرہ ترتیب دیا جس میں ایک طرف مولانا محمد اسماعیل اور مولانا عبدالحی تھے اور دوسری طرف مولانا منورالدین اور تمام علمائے دہلی۔''

(آزادی کی کہانی خود آزاد کی زبانی بہ روایت ملیح آبادی، ص 5-44، مکتبہ اشاعت القرآن، دہلی 1965ء)

سن ستاون کی جنگِ آزادی کے ایک یا دو سال بعد (1275-6ھ/ 1858-9ء) آپ کا اِنتقال ہو گیا۔

مولانا منورالدین نے اپنی بیٹی شیخ محمد ہادی ابن شیخ محمد احسن سے منسوب کی جن سے مولانا خیرالدین دہلوی کی ولادت ہوئی۔

مولانا خیر الدین خیوری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ خیر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ صدیقی النسب تھے اور ہند و حجاز کے تین ممتاز علمی گھرانوں سے تعلق رکھتے تھے:

۱- آپ کے والد شیخ محمد ہادی دہلی کے ایک مشہور خاندانِ علم و فضیلت سے تعلق رکھتے تھے، جس میں بہ یک وقت پانچ پانچ علماے درس و افتاء و اصحابِ سلوک و طریقت پیدا ہوئے ہیں۔

۲- نانا رُکن المدرّسین مولانا منور الدین دہلوی اپنے عہد کے مشاہیر اساتذۂ علم و درس اور اصحابِ طریقت و سلوک میں سے تھے اور اُن مخصوص اصحابِ کمال میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ علومِ ظاہر و باطن کی جامعیت عطا فرماتا ہے۔ (ان کا تذکرہ سابقہ صفحہ پر گزر چکا ہے)

۳- ماموں سسر مفتیِ مدینہ منورہ شیخ محمد بن ظاہر وتری جو گزشتہ دور کے اکثر علماے حجاز کے اُستاذِ حدیث اور شیخ عبد اللہ سراج کے بعد مکہ معظّمہ کے آخری محدث تھے۔ ان کے بلند اس درجے کا کوئی شیخ الحدیث حرمین میں پیدا نہیں ہوا۔

(تذکرہ: ابو الکلام آزاد، مرتبہ مالک رام، ص 6-25، اسلامک پبلشنگ ہاؤس، لاہور)

آپ کی پیدائش 1247ھ / 1831ء میں بہ مقام دہلی ہوئی۔ ابھی آپ عمر کے چوتھے سال میں پہنچے ہوں گے کہ والد کا انتقال ہو گیا، کچھ ہی عرصے کے بعد والدہ بھی رحلت کر گئیں۔ چناں چہ آپ کی تمام تر پرورش اور تعلیم و تربیت اپنے نانا کے زیرِ نگرانی ہوئی۔ مولانا منور الدین کے اپنے وقت کے جید علما سے گہرے مراسم تھے، لہٰذا لاڈلے نواسے کو ہر چشمۂ علم و حکمت سے آبِ فیض پینے کا شرف حاصل رہا۔ مولانا منور الدین دہلوی (متوفی 1275-6ھ / 1858-9ء) کے علاوہ صدر الصدور دہلی مفتی محمد صدر الدین خان آزردہ (متوفی 1285ھ / 1868ء)، امامِ حکمت و کلام علامہ محمد فضل حق خیر آبادی (متوفی 1278ھ / 1861ء)، شاہ محمد یعقوب دہلوی (متوفی 1282ھ / 1866ء)، شاہ محمد حلیم بلگرامی، مولوی محمد کریم (لال کوئیں والے)، مولوی محمد

عمر، مولانا رشید الدین کے درِ دولت سے آپ نے علم کی خیرات پائی۔ نیز شیخ عبداللہ سراج، شیخ محمد بن ظاہر وتری اور چند علمائے حجاز سے بھی درس لیا۔

مولانا خیر الدین نے بعض مردانہ ورزشیں اور تفریحی فنون بھی سیکھے۔ مثلاً پنجہ کشی میر پنجہ کش سے، تیراکی میر مچھلی سے، تیراندازی قلعہ معلّٰی ہی کے ایک اُستاد سے، اِسی طرح کشتی لڑنا سیکھا۔ تب حافظ امام بخش خط نسخ کے امام تھے اُن سے خوش نویسی سیکھی۔ نشانہ اندازی، شمشیر زنی اور لکڑی کے فنون بھی سیکھے۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ آخری وقت تک ان کا بدن کسرتی رہا۔

(ابوالکلام آزاد: شورش کاشمیری، ص 14، مطبوعاتِ چٹان، لاہور 1999ء)

مولانا خیر الدین نے سن ستاون کی جنگ آزادی کے بعد حجاز کو ہجرت کی اُس وقت جب کہ آپ کے نانا کا اِنتقال ہوا۔ ہجرت کے 10 سال بعد 1-1870ء میں آپ کی شادی مدینہ منورہ میں شیخ محمد بن ظاہر وتری کی بھانجی زینب (متوفی 1316ھ/ 1899ء) سے ہوئی جس کے بعد آپ نے مکہ مکرمہ کی شہریت اِختیار کرلی۔ اولاد میں تین بیٹیاں خدیجہ بیگم، فاطمہ بیگم آرزو (متوفی 1385ھ/ 1966ء)، حنیفہ بیگم آبرو (متوفی 1362ھ/ 1943ء) اور دو بیٹے ابوالنصر غلام یٰسین آہ دہلوی (متوفی 1324ھ/ 1906ء) اور (محی الدین فیروز بخت) ابوالکلام احمد آزاد دہلوی (متوفی 1377ھ/ 1958ء) تھے۔

کچھ عرصہ حرمِ مکہ میں درس دیتے رہے، ان سے پہلے کسی ہندوستانی کو یہ شرف حاصل نہ ہوا تھا۔ (ابوالکلام آزاد: شورش کاشمیری، ص 14)

1894ء میں کلکتہ آگئے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ ہندوستان آمد سے پہلے اور بعد آپ نے (قونیہ، قسطنطنیہ) ترکی، (قاہرہ) مصر، (بغداد) عراق اور دیارِ شام تا ایشیائے کوچک وجزیرۃ العرب کے طول وعرض میں کئی دورے کیے، کہیں کچھ ماہ کہیں کچھ سال قیام کیا۔ وہ خلافت کا دورِ عظیم تھا۔ خلیفۂ وقت اور شریفِ مکہ عبدالمطلب دونوں کے آپ معتمد تھے۔ حتیٰ کہ سلطان اور شریف کے آپس میں جب ناراضی ہوئی تو سلطان نے اِس تعلق سے بعض واقعات کی تصدیق میں مولانا خیر الدین سے مدد چاہی۔ سلطان نے مولانا خیر الدین کو "تمغۂ حمیدی" سے بھی نوازا۔ دوسرے اعلیٰ حکومتی عہدہ داروں میں بھی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

جن علاقوں میں آپ قیام کرتے وہاں کے لوگ کثرت سے آپ کے مرید ہو جایا کرتے

تھے۔عرب ممالک کے علاوہ ہندوستان کے ہر بڑے شہر خصوصاً دہلی، بھوپال، بمبئی، کاٹھیاواڑ، گجرات، رنگون، کلکتہ میں ان کے بہت زیادہ مریدین موجود تھے۔کلکتہ میں باوجود ضعیف العمری اور بیماری کے رُشد وہدایت کا سلسلہ جاری رکھا۔ وہاں آپ کے مریدوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی تھی۔اس زمانے میں ایک ایک مجلس میں پانچ سو یا ہزار آدمی مرید ہوتے۔

آپ کی تصنیفات کے نام حسب ذیل ہیں:

۱- نجم المبین لرجم الشیاطین

(عشر مجلدات. اشهر مشاهیر تصانیف الخیوری و اکبرها فی الرد علی الوهابیة)

۲- البصائر العشرة الجلیة لناظری الجزء الاول من العقائد الخیوریة

۳- درج الدرر البهیة فی ایمان الآباء و الامهات المصطفویة المعروف بالعقائد الخیوریة (80 ج)

۴- خیر الامصار مدینة الانصار

۵- الستة الضروریه في المعارف الخیوریه

۶- حفظ المتین عن لصوص الدین

۷- اسباب السرور لاصحاب الخیور

۸- الاوراد الخیوریة سلالة الادعیة الماثوریة

۹- تبیان عقائد الفریقین من اهل الحب و البغض فی الدارین

۱۰- سراجِ منیر ترجمہ تبصیر الضریر

۱۱- تقلید کی بابت رسالہ

۱۲- خضر علیہ السلام سے متعلق مقالہ

۱۳- قصائد نعتیہ ومدحیہ ومقامات

۱۴- ترکی صرف ونحو

۱۵- عربی، فارسی، ترکی لغت (حرف 'فا' تک)

۱۶- ردِ نذیر حسین دہلوی

۱۷- مفصل خاندانی حالات

مولانا خیر الدین دہلوی وہابیہ کے رد کرنے میں بڑے مشہور تھے۔اگر ایک جامع جملے میں اُن کی تمام شہرت کو سمیٹنا چاہیں تو وہ یوں ہوگا کہ ابو الکلام آزاد نے اپنی ساری زندگی میں وہابیت

کی اِتنی حمایت نہیں کی ہوگی جتنی مولانا خیر الدین نے اُن کی مخالفت کی۔ درونِ خانہ گفت گو ہو کہ وعظ بر سرِ منبر، مناظرہ کی بزم ہو یا تحریر کا میدان اُن کا موضوعِ سخن ردِ وہابیت ہوتا، عوامی اسٹیج ہو یا پھر حکومتی ایوان مولانا خیر الدین نے وہابیوں کی اصلیت ظاہر کرنے سے باز نہ آتے۔ حجاز میں اُنھوں نے وہابیت کے خلاف محاذ کھولا اور اِس سلسلے میں بڑے بڑے تنازعات سے گزر گئے۔ شریفِ مکہ نے ہندوستانی اکابرِ وہابیہ کو ۳۹، ۳۹ کوڑے لگانے کا حکم آپ کے کہنے پر دیا، آپ ہی کی بہ دولت اُن کا وہاں رہنا ناممکن ہو گیا۔ قسطنطنیہ کے عوام کو وہابیوں کے باطل عقائد کا شعور دیا اور اُنھیں اُن کی مخالفت پر کمر بستہ کیا۔ ہندوستان میں جتنا عرصہ ٹھہرے یہاں بھی اُنھوں نے وہابیت کا جینا دوبھر کیے رکھا۔ اُن کے رد میں مستقل کتابیں لکھیں، بل کہ اپنی ہر کتاب میں ہی ان کی مذمت کی اور ان کے غیر اِسلامی نظریات کا پردہ چاک کیا۔ مولانا خیر الدین ہندی وہابیوں کے بھی اتنے ہی مخالف تھے جتنے نجدی وہابیوں کے۔ وہ ردِ وہابیت کے شعبے میں اپنا جداگانہ تشخص رکھنے کے باوجود اپنے نانا مولانا منور الدین دہلوی کے پیش رو تھے، نیز حضرت سیف اللہ المسلول شاہ فضل رسول بدایونی اور تاج الفحول شاہ عبد القادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہما کو اپنا ہم مسلک گردانتے تھے۔ وہ کہتے تھے:

"گم راہی کی موجودہ ترتیب یوں ہے کہ پہلے وہابیت، پھر نیچریت، نیچریت کے بعد تیسری قدرتی منزل جو اِلحادِ قطعی ہے۔" (آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی، ص 359)

آپ کی وفات 17 رجب 1326ء/15 اگست 1908ء بہ روز ہفتہ بہ عمر 77 سال ہوئی۔ مانک تلہ کے قبرستان میں اپنی اہلیہ کی قبر کے پہلو میں دفن ہوئے۔ "دبدبۂ سکندری"، رام پور میں یہ قطعہ تاریخ وفات درج ہے:

قضا کرد اُف مولوی خیر دین — فقیہ زماں اہل جوش و خروش
سنہ فوت چوں خواستم از خرد — بگفتا "فضایل پناہ اہل ہوش"

آپ کی وفات پر دُنیا کے مختلف ممالک جنوبی افریقہ، ٹرانسوال، زنجبار، سیلون، برما، جاوا، سنگاپور، ہانگ کانگ، حجاز، شام، مسقط وغیرہ سے تعزیتی پیغامات آئے اور بعض جگہ جلسے بھی منعقد کیے گئے اور اخبارات میں ان کی روداد یں شائع ہوئیں۔

(ایک علمی خاندان: سیّد شفقت رضوی، ص 24,39، اِدارۂ تحقیقاتِ افکار و تحریکاتِ ملّی پاکستان 1990ء)

یادش بہ خیر

ابوالنصر غلام یٰسین آہ

کی ایک تحریر سے اقتباس

''مجھے یاد ہے کہ قبلہ والد مجھے صغرسنی میں یہ دُعا دیا کرتے تھے کہ 'پیارے! خدا تجھے آدمی بنائے!' اور ایک مرتبہ نہیں، بار بار اور ہمیشہ یہی جملے فرماتے۔ مجھے بہ اِقتضائے کم فہمی و کم عمری کچھ یوہیں سا ناگوار معلوم ہوا کہ لیجیے مَیں تو ان کی نظر میں کوئی آدمی ہی نہ رہا، جب تو یوں فرماتے ہیں کہ خدا اسے آدمی بنائے اور ہاتھ پاؤں دیکھ دیکھ کر (اور کبھی کبھی آئینے میں چہرہ دیکھ کر) دل ہی دل میں کہوں کہ کیا بھئی' مَیں آدمی نہیں ہوں' سچ مچ حیوان ہو گیا' حیوان! مگر اب جو غور سے کام لیتا ہوں تو خدا جانتا ہے عجیب عجیب نکتے اور طرح طرح کے فوائد اسی ایک جملے سے مترشح ہوتے ہیں جس کا بیان خالی از طوالت نہیں۔''

(مضمون ''تربیت، تعلیم اور صحبت'': ''مرقع عالم''، ہردوئی، ۱۹۰۲ء؛

بہ حوالہ: کچھ ابوالکلام آزاد کے بارے میں: قاضی عبدالودود، ص ۲۴، خدا بخش اورینٹل لائبریری پٹنہ، ۱۹۹۵ء)

خصائلِ خیرالدین

ابوالکلام آزاد کی زبانی

اُن کے بہت سے عادات وخصائل ایسے تھے جو قابل ذکر اور گزشتہ سوسائٹی کی یادگار ہیں۔
مثلاً پابندیِ اوقات، اُن کی زندگی کے تمام اوقات اِس درجہ منتظم تھے کہ نشست وبرخاست، اکل و شرب، ملاقات وصحبت، تحریر وتقریر؛ اِن تمام باتوں کے لیے جو اوقات قرار پا گئے تھے اُن میں کبھی تبدیلی نہیں ہو سکتی تھی۔ ہم لوگ ان کے اوقات سے گھڑی کی طرح وقت معلوم کرتے تھے اور جب کبھی دونوں میں اِختلاف ہوتا تو گھڑی کو غلط سمجھتے تھے......

ایک بہت بڑی بات جو اُن کے یہاں پہنچ کر ہر شخص محسوس کرلیتا تھا وہ بندگانِ اِلٰہی کے ساتھ یکساں سلوک تھا، جس میں امیر، غریب کی کوئی تفریق نہ تھی، ملاقات کے لیے جس ہال میں سب لوگوں کو اِنتظار کرنا پڑتا تھا اُس میں صرف چٹائی فرش ہوتا تھا اور رئیس وغریب سب کو وہیں جاکر بیٹھنا پڑتا تھا، جس کمرے میں وہ لوگ ملتے تھے اُس میں دری کا فرش، ایک گاؤ تکیہ اور ایک چھوٹی سی گدی ہوتی تھی جس پر وہ خود چوبیس گھنٹے بیٹھتے تھے اور خواہ کوئی شخص آئے اُس کو وہیں اُن کے سامنے بیٹھنا پڑتا تھا۔

اُن کی تعلیم وتربیت اُس سوسائٹی میں ہوئی تھی جو ہندوستان کی قدیم اِسلامی تہذیب کی آخری یادگار تھی ...... اِس سوسائٹی، خاندانی وراثت اور ذاتی اِعتدالِ طبیعت کی وجہ سے اُن کے اخلاق وعادات میں بہت سی باتیں ایسی جمع ہوگئی تھیں جو اِس زمانے میں کم نظر آتی ہیں۔ ازاں جملہ اُن کی خودداری تھی، عمر بھر کسی امیر ورئیس کی تعظیم نہیں کی اور بہ جز علما اور اپنے اساتذہ کے اور کسی کی تعظیم میں کبھی کھڑے نہیں ہوئے۔ کبھی کسی امیر کے دروازے پر نہیں گئے اور باوجود سخت اِلتجاؤں کے بھی کبھی اُمرا کی دعوتیں قبول نہیں کیں۔ ایک سال میں وہ کتنے مرتبہ اور کس کس کے

یہاں جائیں گے؟ یہ بالکل ایک طے شدہ معاملہ تھا اور نہ گھٹتا تھا' نہ بڑھتا تھا............

سب سے زیادہ قابلِ ذکر واقعہ اُن کی بے لاگ اور بے باک حق گوئی کا ہے جو ہمیشہ اہل دُوَل کے مقابلے میں نمایاں رہتی تھی جن اشخاص کے متعلق اُن کو متنبہ کرتے تھے اور رعب و ہیبت کا یہ حال تھا کہ اُنھیں سر جھکا کر سب کچھ سننا پڑتا تھا............ وہ غربا کی دعوتیں نہایت خوشی سے قبول بھی کر لیتے تھے، لیکن اہلِ دُوَل و اُمرا سے اُن کا تعلق بالکل بے لاگ رہتا تھا اور ممکن نہ تھا کہ ایک ذرّہ بھر بھی دُنیاوی اِحسان ان کا اپنی گردن پر لیں، وہ لوگ آتے تھے، اپنے دینی و دُنیاوی معاملات پیش کرتے تھے اور ہر طرح کی اِعانت اُنھیں حاصل ہوتی تھی، لیکن وہ خود اُن سے کسی طرح کی اِعانت قبول نہ کرتے تھے۔ نتیجہ یہ تھا کہ اُن کو بادشاہوں کی طرح حکم دیتے تھے اور بے نیازوں کی طرح اُن کے گھمنڈ اور غرور کو ٹھکرا دیتے تھے۔ ہمیشہ ہم لوگوں کو نصیحت کرتے تھے کہ امیروں سے غرور اور غریبوں کے مقابلے میں عجز و نیاز؛ یہی صحیح عادلانہ اخلاق ہے۔ خود اُن کا عمل بھی ٹھیک یہی تھا۔ یہ بات کیسی تعجب انگیز سمجھی جائے گی کہ بڑے بڑے اُمرا تو برسوں تک اِس آرزو میں رہتے تھے کہ ایک مرتبہ اپنے یہاں لے جائیں اور نہیں جاتے تھے، مگر کتنے ہی غریب و فقیر اُن کے عقیدت مند ایسے تھے جن کے چھپر کے کچے مکانوں میں چلے جاتے تھے اور ماحضر قبول کر لیتے تھے............

......اگر ایسے آدمیوں کا شمار کیا جائے جو پریشانی و غربت کی حالت میں اُن کی دُعاؤں کے طالب ہوئے اور پھر اچانک اِنتہا درجے کی خوش حالی تک پہنچ گئے تو اُن کی تعداد اتنی وسیع ہے کہ شمار نہیں کی جا سکتی...... اُن کی نسبت یہ دُور دُور تک مشہور ہو گیا تھا کہ غریب آدمی اُن سے مرید ہوتا ہے اور دولت و سعادت لے کر واپس ہوتا ہے............ ہمیشہ ہزاروں آدمیوں کا اُن کے دروازے پر ہجوم رہتا تھا۔ بیمار شفا کے لیے آتے تھے، مفلس دولت کے لیے، مائیں اولاد کے لیے، کاروباری مشورے کے لیے اور اِس ہجوم میں خال خال وہ بھی ہوتے تھے جو خدا کی طلب میں آتے تھے۔ اِس کا بلاشبہ اُنھیں ہمیشہ سخت ماتم رہتا تھا۔ گھر میں بارہا ہم نے دیکھا کہ سرد آہیں بھرتے تھے اور کہتے تھے کہ تمام وقت طلب گارانِ دُنیا کے لیے صرف ہو جاتا ہے اور طلب گارِ آخرت کوئی بھی نہیں ملتا۔ اِسی وجہ وہ ایسے لوگوں کے بڑے خواہش مند و شائق رہتے تھے اور جو اِس طلب میں آتے تھے اُن سے بڑی محبت کرتے تھے۔

ایک خاص وصف اُن کی طبیعت کا جو اُن کو عام صف سے الگ کر دیتا ہے طبیعت کی فیاضی، سیر چشمی اور دریا دلی تھی، اُن کو دیکھ کر خیال نہیں ہوتا تھا کہ لوگوں سے لینے والے ہیں بل کہ ہر آنکھ محسوس کر لیتی تھی کہ لوگوں کے دستِ سوال پر اُن کا دستِ بخشش اُٹھا ہوا ہے۔ کوئی دِن ہم نے ایسا نہیں دیکھا کہ کم سے کم پندرہ بیس آدمیوں نے اُن کے دسترخوان پر کھانا نہ کھایا ہو۔ طبیعت میں بے اِنتہا علو و بلندی تھی۔ دنایت و خست سے نہایت سخت نفرت کرتے تھے اور اسی کی ہم سب کو تلقین کرتے تھے، جو چیز لیتے قیمتی لیتے، جس کو کچھ دیتے زیادہ سے زیادہ دیتے، علماء و فقراے وقت میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو اُن سے ملا ہو اور جاتے وقت اُس کو اُنھوں نے ایک رُومال نہ دیا ہو جس کے کونے میں نوٹ بندھے ہوتے تھے۔

اُن کی طبیعت میں مذاہب و اقوام کی نسبت بھی ایک عجیب طرح کی بے تعصبی تھی۔ ہزاروں ہندو، پارسی، یہودی، عیسائی عقیدت مندانہ اُن کے پاس آتے تھے اور اپنے مقاصد پیش کرتے تھے۔ اُن کے معتقدین میں بمبئی کے چند پارسی اور ہندو ایسا غیر معمولی اعتقاد رکھتے تھے کہ اُن کے اِنتقال کے بعد جب اُنھوں نے مجھ سے پوچھا کہ ہم اُن کو کیوں کر خوش کر سکتے ہیں؟ اور مَیں نے کہا کہ مسلمان ہو کر! تو اُن میں سے ہرمزجی نرسی مسلمان ہو گیا۔ یہ ایک بہت بڑا دلال تھا۔

اُن کی طبیعت میں یہ بات بھی تھی کہ ہمیشہ خوش پوشاک رہتے تھے، اور اِس بارے میں بڑا خیال رکھتے تھے۔ نہایت قیمتی لباس پہنتے اور ہر طرح کا کپڑا جو گھر میں مستعمل ہوتا قیمتی سے قیمتی منگواتے تھے وہ ہم لوگوں سے کہتے تھے کہ یہ اللہ کی نعمت کا بہترین ذریعۂ شکر ہے اور اِمام مالک اور اِمام ابوحنیفہ کی خوش پوشاکی کے واقعات سناتے ....

...... جہاں تک مجھے خیال ہے وہ وہابیوں کے کفر پر وثوق کے ساتھ یقین رکھتے تھے۔ اُنھوں نے بارہا فتویٰ دیا کہ وہابیہ یا وہابی کے ساتھ نکاح جائز نہیں! ...... مدت العمر اُن کی تمام تصنیف و تالیف، وعظ و مباحث کا تنہا مرکز و مطمحِ رہی ہے۔ مجھے اپنے بچپن کی پرانی سے پرانی مسموعات جو یاد آتی ہیں اُن میں وہابیت کا ذکر موجود پاتا ہوں ....

(''آزاد کی کہانی'' سے اِقتباسات، از ص 131 تا 145)

حضرت شیخ خیر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ایک عجیب بات

---ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہان پوری*---

اِس بات کا مجھے ایک بار نہیں' کئی بار خیال آیا، لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ آپ بھی غور فرمایئے!

ان کے خاندان کی تاریخ موجود ہے، لیکن ان کے قریبی بزرگ چچا، تایا ۱۸۵۷ء سے بہت پہلے حجاز ہجرت کر گئے تھے۔ ان کے والد اور والدہ کا ان کی تین چار برس کی عمر میں اِنتقال ہو گیا تھا اور ان کی پرورش اور تعلیم و تربیت ان کے نانا حضرت منور الدین نے کی تھی جو حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے تلامذہ میں سے تھے، مفتی صدر الدین آزردہ کے نہایت قریب وعزیز دوستوں اور شرکائے درس میں سے تھے، حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی کے نہایت قریبی دوستوں میں سے تھے۔ نیز یہ کہ حضرت علامہ شاہ اسمٰعیل شہید کے حریفِ بذلہ تھے۔ دہلی میں ان کی شادی ہوئی' ان کی اولاد تھی' ان کا اپنا گھر' اپنے پیچھے چھوڑے خاندان کے باقیات کو قصور جا کر دہلی لائے تھے اور اپنے ساتھ انھیں آباد کیا تھا۔ ان کے حالات' تذکار اور تاریخ کہاں ہے؟

ہمارے موضوع علیہ بزرگ حضرت علامہ مولانا خیر الدین رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۳۱ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کا ایک گھر تھا' محلّہ تھا' گلی کوچے تھے' اس میں بیسیوں بچے تھے' جن کے ساتھ وہ کھیلے ہوں' عمر کا ایک حصہ ان کے ساتھ گزارا ہو' وہاں کے مکتب میں پڑھا ہوگا' ان کے شریک درس طالب علم ہوں گے اور بہ سلسلۂ اعلیٰ درجات اور فراغت علمی کا ایک مقام حاصل کیا ہوگا۔ وہ سب کہاں گئے؟ آیا اس کا کوئی سراغ ملتا ہے؟ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جب دہلی سے اپنے نانا کے ساتھ حجاز کے لیے عازمِ سفر ہجرت ہوئے ہوں تو وہ ۲۶'۲۷ برس کے نوجوان ہوں گے اور فراغت تعلیم کے بعد انھوں نے ۵، ۶ برس لازماً عیش و فراغت یا عملی زندگی ہوگی۔ آیا اس کی کوئی تاریخ ہے؟ اگر نہیں تو حضرت مولانا خیر الدین کے عقیدت مندوں اور ان کے پرستاروں اور محی الدین ابوالکلام آزاد دہلوی کے شیدائیوں کے لیے بھی بہت بڑی چنوتی ہے جو ان سے جواب طلب کرتی ہے۔

---

* ڈائریکٹر ابوالکلام آزاد ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، نارتھ کراچی ٹاؤن، کراچی

مولانا خیرالدین دہلوی

سے ابوالکلام آزاد کا ناروا طرزِ عمل

---راجا رشید محمود*---

مولانا خیرالدین خیوری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ برِعظیم پاک و ہند کی مظلوم ترین شخصیتوں میں سے ہیں۔ان کا تبحر علمی، درس و تدریس اور وعظ و تذکیر میں ان کی مخلصانہ کاوشیں، مختلف علوم میں ان کی منتہیانہ حیثیت، تصنیف و تالیف میں ان کی نمایاں کارکردگی، علم و دانش اور تبلیغ و فروغِ شعائرِ دینی کے لیے مختلف ممالک میں ان کے اسفار...... ان میں کون سی ایسی عادت یا کوشش تھی کہ ان کے حالات کو پردۂ اِخفا میں رکھا جاتا۔اگر اولاد میں سے کوئی غیر معمولی ذہانت و ذکاوت کا حامل تھا اور بہ وجوہ اپنے والد سے مختلف راستے کا راہی بنا تو کیا اس کے لیے یہ بھی ضروری ٹھہرا کہ وہ اپنے والد کے حالات نہ لکھے، خود کو شاعر کہلوانے کے شوق میں والد کی شاعری ہی کو تسلیم نہ کرے۔اور پھر، والد کی دین سے گہری وابستگی اور محبت کی دشمنی میں ہندوؤں کا تابعِ مہمل بن جائے۔والد کا دینی تشخص اور علمی تخصص اسے غیر مسلموں کو منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بٹھانے، ان سے مدرسوں، مسجدوں کا اِفتتاح کروانے اور انھیں خوش کرنے کے لیے تفسیری "اِجتہاد" پر اُکسائے۔اسے اپنے والد کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم تحفظ ناموسِ رسالت کی کوششوں سے ناپسندیدگی اس کے مخالف جادے پر گام زن کردے، یہ کیا کہ والد اگر اپنے آقا و مولا حضور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف کوئی فقرہ، لفظ یا شوشہ برداشت نہ کرنے کی غیرتِ ایمانی رکھتا ہو تو بیٹا قادیانیوں سے ربط ضبط قائم کرلے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اولاد بعض اوقات اپنے ماں باپ کی راہ سے الگ یا مختلف راہ بھی اپنا لیتی ہے اور اس کے لیے کوئی مذہبی، سیاسی یا اخلاقی جواز بھی رکھتی ہے یا تلاش کرلیتی ہے۔بعض ناخلف اپنے والدین سے دشمنی کی حد تک بھی چلے جاتے ہیں لیکن اس مخاصمت کی مثالیں کم ملتی ہیں کہ کوئی دین ہی کی نئی تعبیر کردے یا اسلام اور پیغمبرِ اسلام علیہ السلام کی عزت و ناموس ہی کو داؤ پر لگا دے۔

---

* صدر ایوانِ نعت (رجسٹرڈ)۔ایڈیٹر ماہ نامہ "نعت"، لاہور

ابوالکلام مولانا خیرالدین کی دِین سے محبت وعقیدت سے یوں نفور ہوئے کہ ہندو مسلم اِتحاد سے آگے بڑھ کر متحدہ قومیت کے پرچارک بن گئے۔حضور رسول کریم علیہ التحیۃ و التسلیم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے میرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں اچھے خیالات کا اِظہار کرنے لگے' اس کے جنازے میں شریک ہوئے' قادیان میں ان کے پیچھے نماز پڑھی۔ ہندوؤں کو خوش کرنے کے لیے''رنگیلا رسول'' قسم کی کتابوں کی اِشاعت پر مسلمانوں کو غیرت و حمیت کا مظاہرہ نہ کرنے کی تلقین کی......اور پتا نہیں کیا کیا۔

مولانا خیرالدین تصوف کے داعی تھے' پیر طریقت تھے' ان کی حضورِ پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت واضح ہے' تبلیغ دین میں ان کی کاوشیں سامنے ہیں' انھوں نے حضورِ فخر موجودات باعثِ ظہورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آباء وامہات کے اِیمان پر دلائل وبراہین سے پُر کتاب لکھی' وہابیوں کے خلاف تصنیف وتالیف اور زبان وبیان کے ذریعے آواز اٹھائی' ناموسِ صحابہ اور ناموسِ اہل بیت کی حفاظت کے لیے کارروائیاں کیں' حرمِ کعبہ میں وعظ کرتے رہے،قرآنِ مجید کے معارف و غوامض پر سال ہا سال درس دیا،شاید نقش بندی سلسلے کے مجاز تھے لیکن وحدت الوجود کا پرچار بھی کرتے رہے۔کسی کو ان سے مسلک یا کسی موضوع کے اعتبار سے اختلاف ہو تو اس کا اِظہار کیا جاسکتا ہے،لیکن ان کے تذکرے ہی سے اِغماض کا کیا جواز ہے۔کچھ لوگوں نے ابوالکلام پر لکھتے ہوئے چند سطروں یا چند پیروں میں ان کی بات کی ہے۔اسی طرح جہاں مجبوری آن پڑی ہے' وہاں ابوالکلام نے بھی اچھا یا بُرا' ان کا ذکر کیا ہے،لیکن ان کے کچھ حالات سب سے پہلے پروفیسر سیّد شفقت رضوی نے خاندانِ ابوالکلام کے حوالے سے بیان کیے۔اور اب راقم الحروف نے ان کی نعت گوئی کو سامنے لانے کی نیت سے کام کیا ہے۔ربِ کریم ان کی دین' شعائرِ دین اور سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت کو قبول فرمائے اور ان کی خامیوں' غلطیوں سے درگزر فرمائے۔

ابوالکلام کو جتنی والہانہ محبت ہندوؤں' ہندوازم اور قادیانیوں سے تھی' کاش اس کا دس واں بیس واں حصہ اپنے والد سے ہوتی!!!!

تصانیفِ خیوری ذخیرۂ سیّد نور محمد قادری میں

---محمد عبداللہ قادری ---

مولانا محمد خیرالدین خیوری کی حسب ذیل کتابیں کتب خانۂ ابن عبداللہ میں محفوظ ہیں:

1- البصائر العشرة الجلية لناظرى الجزء الاوّل من العقائد الخيوريّة

2- درج الدرر البهيّة فى ايمان الآباء و الامّهات المصطفويّة

3- السّتة الضروريّة فى المعارف الخيوريّة

4- خير الامصار مدينة الانصار 5- حفظ المتين عن لصوص الدين

یہ کتب سیّد نور محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اُن کے اُستاد مولوی غلامِ نبی صاحب مرحوم چک ۱۰۷ شمالی ضلع سرگودھا کی وساطت سے آئیں۔ مولوی صاحب کتبِ نادرہ کا کاروبار کرتے تھے، جوں ہی انھیں کوئی نایاب نسخہ ملتا تو اپنے جاننے والے اہلِ علم وصاحب ذوق حضرات سے رابطہ کرتے اور خط میں کتاب کی مکمل تفصیل تحریر کرتے تھے۔ اگر کسی کو چاہیے ہو تو لے لے...!!

سیّد نور محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ نے مئی ۱۹۴۵ء میں اِسلامیہ ہائی اسکول واڑہ عالم شاہ ضلع گجرات (قائم شدہ ۱۹۲۰ء) سے میٹرک کیا۔ اُس زمانہ میں مولوی غلامِ نبی مرحوم وہاں مدرّس تھے۔ ویسے بھی مولوی صاحب کی ایک عزیزہ چک ۱۵ شمالی سے کچھ فاصلہ پر مشراں والا میں مقیم تھیں۔ جب کبھی مولوی صاحب انھیں ملنے آتے تو چک ۱۵ شمالی میں سیّد نور محمد شاہ قادری کو بھی ملنے آجاتے۔

والدِ مکرم سیّد نور محمد قادری نے مولوی غلام نبی صاحب سے کئی کتب خریدی تھیں۔ سیّد نور محمد قادری کے ذخیرہ میں بہت سے نایاب، کم یاب قلمی، مطبوعہ نوادرات بھی موجود ہیں۔

مولانا محمد خیرالدین خیوری کی مذکورہ کتب کچھ عرصہ سیّد نور محمد قادری کے علمی ادبی دوست حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری بانی مرکزی مجلس رضا لاہور (قائم شدہ ۱۹۶۸ء) کے پاس اُن کے مطب ۵۵ ریلوے روڈ میں رہیں۔ اِس عرصہ میں کئی صاحب ذوق حضرات دیکھ چکے تھے۔ نامور محقق، علم دوست، محترم محمد عالم مختارِ حق نے بھی مذکورہ کتب کو دیکھا اور اپنے علمی دوست ابو سلمان شاہ جہان پوری کو ان کے بارے بتایا۔ ابوسلمان شاہ جہان پوری صاحب نے محمد عالم مختارِ حق صاحب سے کہا کہ اگر سیّد نور محمد قادری "کتبِ خیوری" فروخت کرنا چاہیں تو میں خرید لوں

گا۔ جناب محمد عالم مختارِ حق نے سیّد نور محمد قادری سے بہ ذریعہ خط رابطہ کیا تو جواباً اُنھیں لکھا:

''ابوالکلام کے والد مولانا خیر الدین خیوری کی پانچ کتابوں کا سیٹ میرے پاس موجود ہے جن میں سے ایک بڑے سائز کے ساڑھے چھ سو صفحات پر مشتمل ہے، لیکن اب مَیں اسے اپنے پاس سے جدا نہیں کرنا چاہتا۔'' ۱۱ مارچ ۱۹۷۷

دوسرے خط کے جواب میں شاہ صاحب نے لکھا:

''گذارش ہے کہ ابوالکلام آزاد کے والد مولانا خیر الدین کی کتابیں میرے ہی پاس ہیں، فروخت نہیں کیں۔ آپ ابوسلمان صاحب کو لکھیں کہ وہ مجھ سے رابطہ قائم کریں۔ ایک تو وہ ابوالکلام پر تازہ چھپی ہوئی کتابوں کی ایک ایک اعزازی کاپی اِرسال کریں۔ دوسرا اگر وہ چاہیں تو مَیں انھیں مولانا خیر الدین پر ایک کتابچہ ترتیب دے دوں جس میں اُن کی تصانیف (جو میرے پاس موجود ہیں) کا تعارف تفصیلی طور پر شامل ہو۔ مولانا خیر الدین عربی زبان کے بلند پایہ نعت گو تھے، کتابچہ کے ساتھ اُن کی ہر ایک کتاب کے سرورق کا فوٹو بھی منسلک کر دیا جائے گا۔'' ۱۸ جون ۱۹۸۹ء

جس زمانے میں پروفیسر محمد اسحٰق قریشی، فیصل آباد اپنا ڈاکٹریٹ کا مقالہ ''برصغیر پاک و ہند کی عربی نعتیہ شاعری'' تحریر کر رہے تھے ان میں مولانا خیوری کی جن کتابوں سے اِستفادہ کیا گیا ہے وہ اِسی کتب خانے سے فراہم ہوئی تھیں۔ اس ضمن میں سیّد نور محمد قادری صاحب نے قریشی صاحب کو مولانا کی عربی نعتوں کا ترجمہ کرنے کا بھی کہا جو چند عوارض کی بنا پر فی الفور ممکن نہیں ہوا، البتہ ڈاکٹر قریشی نے بعد کی کسی فرصت میں ترجمہ کرنے کی ہامی بھری تھی۔ بل کہ راقم سے لاہور کی حضرت مجدد الف ثانی کانفرنس میں ملاقات کے دوران اُنھوں نے کہا کہ مولانا خیر الدین خیوری والی کتب آپ مجھے بھیج دیں، مَیں فیصل آباد سے شائع کروانے کی کوشش کروں گا۔

لیکن یہ سعادت عظمیٰ اللہ نے ''دار الاسلام، لاہور'' کے حصے میں لکھی تھی۔ 21 مارچ 2010ء کو حافظ محمد رضاء الحسن قادری لاہور سے واہ کینٹ تشریف لائے۔ اُنھوں نے حضرت مولانا خیر الدین خیوری رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کیا اور کہنے لگے: ''مَیں خاص ان کتابوں کے لیے آپ کے پاس آیا ہوں، آپ مجھے یہ عنایت کر دیں، مَیں انھیں اپنے اِدارے کی جانب سے شائع کرنا چاہتا ہوں۔'' چناں چہ تب سے عملاً ان کی اِشاعت کا کام شروع تھا اور بحمد اللہ 3 سال 2 ماہ بعد مئی 2013ء میں یہ چھپ کر آپ قارئین کے سامنے ہیں۔ اللہ کریم ان کی یہ سعی مشکور فرمائے۔

این چہ روحیت کہ از روح خدا آوردم	این چہ روحیت کہ از روح لقا آوردم
ہان دل غمزدہ را مژدہ ایمان باشد	بلبل دل شدہ را چہ بہار ثنا آوردم

الحمد للہ الملک الغفار کہ این رسالہ جالیۃ الانوار و رسالہ حجبیۃ الاسرار

خیر الامصار
مدینۃ الانصار

بتصحیح انیق رشیق الاصابع منشی محمد ہدایت اللہ مالک ہادی المطابع طبع شد

این چہ لعلیت کہ از خیبر بدخشان آوردم	گنجے بے رنج الطاف لقا آوردم
ہیچ کالا و رد خیبری ... آوردم	این چہ جنسیت کہ از عجز و وفا آوردم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قیمتِ خاکِ مدینہ جانِ عثمان پر عیان
کیا قدر مروان کو جو دشمنِ اہلِ جنان

جانِ صدیقؓ فدا طاہا پہ دائم با سرور
کیا قدر بوجہل کو جو پیشوائے مشرکان

ہے عروجِ جانِ مومن پنجگانہ جو نماز
کیا قدر جانے ولیدی جو کہ مجنونِ جنان

لولو و مرجان عزیزِ جانِ زہرا بالضرور
کیا یزیدی کو قدر وہ کور چشمی ہر زمان

حاملِ لولو و مرجان مصطفٰے اہلِ بصر
کیا قدر بعدِ یشمر کو جو پہ لعنتِ انس و جان

اعتقادِ بوہریرہؓ حسن ربی ضرور
کیا قدر جانے ولیدی جو زنیمی بدگمان

ہے خیور کیا قدر نزدِ خیوری بالیقین
کیا وہابی کو قدر جو منکرِ شاہِ شہان

اس رسالہ کا قدر اہلِ رسالت پر منیر
کیا قدر اہلِ ضلالت کو جو وہ از منکران

اس گل و ودی پہ شیدا بلبلانِ باغِ عشق
یا محمدؐ ہے ترنم اوسکا با دردِ روان

ذکرِ شہرِ مصطفٰےؐ جو قوتِ ایمانِ دل
جس مکان میں ہو بیان اوس پر ہو فدیان فدان میں

ہو وہ مجلس مجمعِ انوار و رحمتِ کردگار
پھر ثنا و آفرین جبریل گویدِ شادمان

جو عقیدہ اس حمیدہ میں سدیدہ آشکار
مستقیم اوس پر رہیں یا رب جمیع اوسکے ناظران

وہ بلاد اللہ میں افضل ویسے جانیں بالیقین
اس مدینہ باسکینہ کو جو منظرِ عرشیان

تب تو ہوں وہ افضل الایمان عند اللہ ضرور
نیز نزدِ مصطفٰےؐ وہ افضلِ جملہ جہان

افضل الایمان بھی صدقے سے افضل ہو ضرور
یہ خیوری در حضورِ بیشہ کون و مکان

افضلِ صلوات ہم تسلیم اکمل ذاتِ حق
افضلِ جملہ ورا پر یا مستقل الفرقدان

لا اقسم بهذا البلد وانت حل بهذا البلد

صد ہزاران ہزار شکر خالق نور و نار کہ این رسالۂ سلالہ پر انوار موسومہ بہ

خیر الامصار منبت الانصار

از تالیف حسیف وضین بندۂ مسکین محمد خیر الدین صانہ اللہ عن شر الحاسدین

در مطبع ہادی المطابع بحسن الاصابع مطبوع گردید

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد افضلِ جملہ خلائق
محمد معدنِ جملہ حقائق
کیا پیدا خدا نے جو عوالم
تو افضل اونمین جو نزدِ خدا ہے
ہوا اول سب سے افضل اور اجمل
تو اوسے اصلِ احمد برملا ہے
وہ سِرِّ کُنتُ کنزًا دلربا ہے
وہ باطن احدیت سے مصطفےٰ ہے
وہی ہے برزخِ کبریٰ بلاریب
وہ حُبّ اللہ حبیب اللہ بنا ہے
وہ ظلماتِ توسط سے مُبرّا

مدینہ ہے بلاد اللہ پہ فائق
مدینہ مخزنِ اہلِ دقائق
ز فوق و تحت دیگر جو آوادِم
وہی مخصوص بہرِ مصطفا ہے
وہ ہے نورِ قدم نزدیک اکمل
احد بے میم فیضِ کبریا ہے
وہ فیضِ احدیت بے امترا ہے
وہی بندہ حقیقت مین خدا ہے
اودھر خالق اِدھر مخلوق بےعیب
خُتم جسپر خدا نے حُب کیا ہے
مُجسّم نور شرکت سے مُعرّا

وہی نورِ قدیمی ذاتِ ابدی
وہ افضل سب سے مستغنی وصمدی

وہ اوّل آخر ظاہر وہ باطن
وہ ناظر حاضرِ کلّ المواطن ہے

وہی ہے شاہدِ جملہ خلائق
کہ وہ اُمّی وہی اصلِ حقائق

ہوا ہے اور جو ہوتا قیامت
زخیر و شر بھی ذلت کرامت

وہ سب اونپر عیان ہے چون کفِ دست
کہ ہستی کو اوسیکی ذات سے ہست

یہ مضمونِ حدیثِ مصطفا ہے
جو از ابنِ عمر وہ پُر صفا ہے

قال اخرج الطبرانی عن ابن عمر علیہم رضوان اللہ الاکبر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ

نہ سایہ اونکا ہمسایہ خدایا
کہ پتلی مین وہ سایہ ہے سمایا

وہ صفحاتِ کلام اللہ پہ آیا
تو آکر اوسنے یہ معنی بتایا

بشر ہوتا اگر وہ در حقیقت
تو سایہ کیون نہوتا در طریقت

تو وہ عبدِ خدا ہے در شریعت
وہی واللہ خدا ہے در حقیقت

تو افضل اور اجمل سب کے سزاوار
وہی یکتا اوسی سے جملہ سرشار

جو وہ بلدِ امین شہرِ خدا ہے
تو اوسمین مولدِ خیر الوریٰ ہے

وہ گرچہ شہر ایزد پُر لطافت
ولے احمد سے اوسکو ہے شرافت

جو ہین خلعاتِ درگاہِ خداوند
تو اونمین جو کہ افضل اور دلبند

محبت کا وہ خلعت ہے مؤبد
تو وہ مخصوص ہے بہرِ محمد

جو اسماء اونمین ہین اسمائے افضل
سبھی افضل مین جو اجمل اور اکمل

محمد اور احمد وہ عیان ہے
وہ از اسرار ایزد بگمان ہے

وہ ہین مخصوص بہرِ ذاتِ امجد
آحد بامیم ہے جو نورِ ایزد

وہ ہے بے میم ہم بامیم لاریب
منزّہ قیدِ میمی سے نہ کچھ عیب

بناتِ جملہ عالم مین جو افضل
وہ ہے زہرائے اطہر اور اکمل

وہ لختِ سیّدِ خیر الوریٰ ہے
ورا مین وہ ورائے ماورا ہے

رضا اونکی رضائے کبریا ہے
رضائے مصطفیٰ بے اِمترا ہے

غضب اونکا کسی پر ہو نہ ظاہر
کہ وہ غضبِ خدا ہے نزدِ ماہر

اذیت جسنے ہو خیر النسا کو
تو ہوا وسنے اذیت مصطفیٰ کو

جو ایسی ذات مقبولِ خدا ہے
تو وہ مخصوص بہرِ مصطفیٰ ہے

جو ذریات درجملہ عوالم
تو ہین حسنین اونمین ذی مکارم

وہ سردارِ جوانانِ جنان ہین
جنان مین سب سے افضل وہ عیان ہین

جو حُب اونکی وہی لاریب ایمان
وہی ایمان رضائے خالقِ جان

وہی ایمان رضائے مصطفیٰ ہے
نہ اوس ایمان سوا ہرگز وفا ہے

اِہانت اونکی بس کفر و جفا ہے
یقیناً وہ جفا بر مصطفیٰ ہے

جو اہلِ بیت کا موذی نہان ہے
وہ ملعونِ خدائے دوجہان ہے

ہوا اونکی شہادت سے جو منکر
شریعت مین وہ ہے لاریب کافر

محبت اونکی ہے انسانِ ایمان
نہ انسان ہو تو کیا ایمانِ انسان

تو وہ حسنین جو نورِ خدا ہین
تو وہ مخصوص بہرِ مصطفیٰ ہین

علی الاطلاق سیّدۃ النسا جو
وہ ہے کبریٰ اخدیجہ ذاتِ خوشخو

نسا جملہ جو افضل در جہان ہین — تو افضل اونسے وہ کبریٰ عیان ہین
سلام اللہ سے دائم وہ معظم — کہ وہ مخصوص بہرِ ذاتِ اعظم
نسائے مصطفےٰ دیگر جو عظمیٰ — فضیلت ہین وہ بیشک بعدِ کبریٰ
وہ امّ المومنین ہین در مقامات — کہ وہ ازواجِ ذاتِ اصلِ ہر ذات
وہ جملہ طیّبہ از نصِّ اطہر — کہ وہ مخصوص بہرِ ذاتِ اطہر
جو خادتہا سے افضل بیگمان ہے — وہ فوقِ عرش خلوت لامکان ہے
خلیل اللہ جو ہین وہ قطبِ توحید — وہ جدِّ انبیا ہین اہلِ تجرید
سرافیل و دگر میکال و جبریل — ملائک ہین جو ہین وہ اہلِ تبجیل
تو اوس خلوت سے وہ ماہر نہ زنہار — نہ اوس دربار مین اونکو ہے بار
کہ اوس خلوت کے اسرارِ نہانی — مکانی کے نہ لائق لامکانی
وہ ہین بیشک منزّہ از نشانی — کہ سرِّ احدیت سے ہین وہ شانی
وہ سرِّ سر کے اسرارِ جانی — نہ جانکو اونسے کچھ حاصل نشانی
وہ میمِ احمدی معدوم اوسجا — محمدؐ بھی محمدؐ سے مبرّا
کہ سرِّ احدیت سے جو احد ہے — وہی قائل وہی سامع صمد ہے
نہ اوسجا کام ساجد اور مسجود — نہ اوسجا نامِ عابد اور معبود
نہ مین توکی وہانپر کچھ جدائی — وہی یکتا وہان جسکی خدائی
نہ ابراہیم کی جسجا رسائی — نہ جبرائیل کو اوسجا رہائی
تو کیا اسکے سوا قولِ بیانی — وہی سبحان ربّی لامکانی
بگوشِ ہوش بشنو رازِ جانا — نشانِ بے نشانی سرِّ او ادنا

صفت پر ذات جب ہو نور افشان | تو ہو جملہ صفت در ذات پنہان
اوٹھی دوئی عدد سے لامکان مین | رہا یک بے عدد ستر نہان مین
ملے دو قوس جب اوس لا مکانمین | تو آو ادنیٰ رہا پھر بے نشان مین
بنا یک دائرہ اوس بے نشانمین | تو روئے وصل تب آیا عیان مین
تو سرِّ کُنتُ کَنزاً جو نہانی | وہ اَحبَبتُ سے یکتا نشانی
وہ حُبِّ ذات یکتا جاودانی | وہی محبوبِ اقدس لامکانی
جو آبِ بحر ہو دریا مین زخّار | تو ہے وہ بحر واللہ نزدِ ہشیار
تو دریا سے نہ ہرگز وہ جدا ہے | تو نورِ حق نہ کیونکر اب خدا ہے
رہا جب میم بر عرشِ مقدّس | احد کیونکر نہو یکتائے اقدس
ہوا جبکہ احد بے میم مُستنیر | تو یکتا وہ سمیعٌ بھی بصیرٌ
وہی قائل وہی سامع یکے دان | وہی رائی وہی مرئی یکے جان
بیانِ لامکان سِرِّ نہانی | نہ ماہر اوسکے جملہ آسمانی

نہ جبرائیل پر وہ سِرّ پیدا
خیوری عاشقون پر وہ ہویدا

تو اوس خلوت سے ہے مخصوص طٰہٰ | کہ وہ شرکت سے دائم ہے مُبرّا
مراتب مین جو رتبہ بسکہ اَمجد | وہ ہے کلّی شفاعت نزدِ ایزد
علی الاطلاق اوسمین جو مُشفَّع | تو اوسکا جو مقالہ ہے وہ تُسمع
وہی اصلی شفیع المذنبین ہین | طفیلی اونکے دیگر شافعین ہین
شفاعت کے جو ہین انواع و اقسام | تو سب مین وہ اصیلی اہلِ انعام

جو در روزِ قیامت شافعین ہین
تو اول سب کے شاہِ مرسلین ہے
تو وہ جملہ شفاعت نزدِ ایزد
بھی عظمیٰ جو شفاعت نزدِ غفّار
کہ توزانِ غضب ہوا وتنے مسدود
تو وہ رتبہ ہُوا مخصوص لاریب
وہ خلفا جو کہ بعد از انبیا ہین
نبوت کا نہوتا گر ختم کار
تو وہ وزرائے شاہِ دوجہان ہین
خصائص اونکے از قرآن ہویدا
تو وہ مخصوص بہرِ ذاتِ احمد
جو اخوان الصفا در جملہ عالم
شمار اونکا شمارِ انبیا ہے
مظاہر انبیا کے وہ عیان ہین
علومِ انبیا سے وہ مکرم
اگرچہ وہ طفیلی بیگمان ہین
وہی ہین حاملانِ دینِ اسلام
چو پروانہ وہ بر شمعِ خدا ہین
وہ جان ومال سے احمد پہ قربان

وہ بارہ قسم جملہ بالیقین ہین
بھی آخر سب کے وہ نورِ مبین ہے
ہوئی ہے بالاصالہ بہرِ احمد
نہ ہوا اونکے سوا دیگر سے زنہار
کرے جملہ خلائق حمدِ محمود
برائے ذاتِ احمد جو کہ بے عیب
صحابہ ہین وہ افضل اصفیا ہین
تو ہوتے وہ نبی ہین الورا چار
وہ ممدوحانِ خلّاقِ جنان ہین
کہ اوس شمعِ خدائی پر وہ شیدا
کہ ورد اونکا محمد یا محمد
تو اصحابِ مکرم سے نہ اکرم
شمار اونکا شمارِ اولیا ہے
مناظر کبریا کے بیگمان ہین
نہین بل اونسے فائق وہ معظم
ولے برتر اصیلونسے عیان ہین
وہی ہین دینِ اسلامی کے اعلام
خدا کے خلق پر وہ سب فدا ہین
کہ صد جان اونکو اوس جانانسے ہر آن

وہ سب مخصوص یارِ مصطفا ہین
جو در جملہ عوالم اولیا ہین
تو افضل اولیائے مصطفا ہین
قلوب اونکے چو قلبِ انبیا ہین
اگرچہ وہ طفیلی در مقامات
جو جملہ معجزاتِ انبیا ہین
تو اونسے ہے یہ ولیونکی کرامات
کرامت کے جو منکر اشقیا ہین
جو منکرِ معجزاتِ انبیا ہین
تو جملہ اولیائے مصطفا جو
تو وہ چون انبیا ہین در مقامات
نبوت کا نہوتا گر ختم کام
وہ مخصوصانِ امتِ مصطفا ہین
کیا پیدا خدانے جب اُمم کو
تو کنتم خیر اُمت اونمین افضل
ہوئی نورِ محمد سے یہ پیدا
ہوئین دیگر اُمم پیدا جہان مین
ز نورِ انبیائے خویش لاریب
تو احمد اور اونمین بالیقین ہے

وہ خاصانِ دیارِ اجتبا ہین
بھی در جملہ اُمم جو اصفیا ہین
جو اس امت مین جملہ اتقیا ہین
علوم اونکے ز علمِ مصطفا ہین
اَصیاون سے وہ برتر در کرامات
ز آدم تا بسیّدِ اصفیا ہین
جو اس امت مین وہ عالی مقامات
وہ منکرِ معجزاتِ انبیا ہین
وہ ملعونِ جنابِ کبریا ہین
وہ اس اُمت مین دائم خوب خوشخو
بجائے معجزہ اونکی کرامات
تو ہوتے وہ نبی در دینِ اسلام
وہ اُمت مین بسے اہلِ وفا ہین
کیا تقسیم پھر اونپر ہمم کو
ہوئی برتر ہمم سے بسکہ اکمل
تو چون پروانہ یہ ہے اونپہ شیدا
ز آدم تا بعیسیٰ درمیان ہین
حدیثون سے یہی روشن بلا عیب
توسط انبیا و مرسلین ہے

نِعَم جملہ سے فائق دیدِ یزدان	وہ احمد کے لیے مخصوص ہر آن
اُمم بھی انبیائے پاک اطوار	طفیلی اوسکے ہین در دیدِ غفار
تو یہ امت اُمم سے جو کہ اکرم	تو بیشک دیدِ ایزد مین مُقدم
یہ مثلِ انبیا اوسے مکرّم	کہ تابع ذاتِ احمد ہے یہ ہر دم
طفیلی کے طفیلی وہ امم ہین	کہ اس امت سے وہ پسترِ ہمہ ہین
تو یہ اُمت جو افضل برملا ہے	تو یہ مخصوص بہرِ مصطفا ہے
عبادت کے لئے جو روز افضل	وہ روزِ جمعہ اجمل اور اکمل
تو یہ امت ہوئی اوسے مکرّم	طفیلِ صاحبِ خُلقِ معظم
ولے روزِ دوشنبہ اوسے افضل	کہ ہے اوسمین ظہورِ ذاتِ اجمل
لیالی مین جو لیلُ القدر افضل	تو افضل اوسے بیشک نزدِ اکمل
جو لیلِ مولدِ خیرالورا ہے	کہ رحمت اِسمین بس بے انتہا ہے
تو وہ دونو لیالی جو کہ منصوص	محمدؐ اور احمد سے وہ مخصوص
مہینو مین جو افضل ماہِ رمضان	تو مولد شہر افضل اوسے ایجان
وہ دونو ماہ جو مذکورہ بالا	وہ ہین مخصوص بہرِ شاہِ طاہا
کتابو نمین جو افضل ہے وہ قرآن	تو وہ مخصوص بہرِ ذاتِ فرقان
علومو نمین جو افضل علمِ باطن	کہ وہ چون روح در جملہ مواطن
تو وہ مخصوص بہرِ ذاتِ احمد	محمد علمِ ظاہر سے وہ امجد
نہ ہر دو علم سے مخصوص زنہار	کوئی از انبیا نزدیکِ غفار
کہ ظاہر اور باطن سے وہ جامع	شریعت بھی حقیقت سے وہ لامع

سوا ذاتِ حبیب اللہ انور — کہ علم اوسپر ختم اللہ اکبر
وہی وارِ علومِ کبریا ہے — وہی علمِ علومِ انبیا ہے
وہ سیع بحرِ علمِ پُرصفا ہے — کہ قطرہ اوستے علمِ انبیا ہے
تو اون علمونسے وارث ہین یہ علما — یہ مثلِ انبیا ہادیٔ کُملا
شریعت بھی حقیقت اونپہ ظاہر — نہین جیسے کلیم اللہ ماہر
نہ موسے پر علومِ خضر ظاہر — نہ علمِ اولیا سے خضر ماہر
اگرچہ خضر بھی از انبیا ہے — ولے اِن اولیا پر وہ فدا ہے
علومِ غوثِ ایزد بحرِ زخّار — ولے پیدا نہ ساحل اوسکا زنہار
وہ بیشک از علومِ مصطفا ہے — خبر اونکی وہ از سرِّ خدا ہے
نہووے خضر کو اوسمجا رسائی — کہ ہے وہ مرکزِ دورِ خدائی
لدنّی علم خضری جوکہ ظاہر — وہ ہے ہر آن اِن ولیونپہ ظاہر
یہ خضری مصطفائی مشربان ہین — کہ زیرِ پائے شہ گردن نہان ہین
غرض جو چیز افضل ہے جہانمین — مکانمین ہو و یا کہ لامکان مین
وہ سب مخصوص بہرِ مصطفا ہے — کہ وہ لاریب محبوبِ خدا ہے
جو مطلوبِ خدا اونکی رضا ہے — کہ وہ نورِ قدم نورِ خدا ہے

تو کیون کر اب خیوری سے ادا ہو
ثنا اوسکی کہ جسکا حق رضا جو

تو شہرون مین جو افضل ہے مدینہ — مدینہ معدنِ جملہ سکینہ
تو وہ مخصوص بہرِ مرقدِ پاک — کہ ہے جیسے ہویدا سرِّ لولاک

کہ خلقِ خلق سے یکتا وہ مقصود ۔۔۔ وہی ساجد وہی ہے ذاتِ مسجود

شفیعِ خلق اوس مرقد مین دائم ۔۔۔ وہی روحِ خدا ہے زندہ قائم

وہی روحِ عوالم بالیقین ہے ۔۔۔ اوسی سے زندہ یہ کون و مکین ہے

اوسیکی خاکپا فرشِ زمین ہے ۔۔۔ اوسیکے فیض سے عرشِ برین ہے

وہی لاریب ہے ربّ العوالم ۔۔۔ مفیضِ فیض بر جملہ اوادم

وہ مرقد افضلِ عرشِ برین ہے ۔۔۔ وہ کعبے سے بھی افضل بالیقین ہے

جو ہمسایہ ہے اوسکا وہ مدینہ ۔۔۔ مدینے مین وہ مرقد چون نگینہ

تو کیونکر ہو نہ مکے سے وہ افضل ۔۔۔ کہ وہ لاریب عنداللہ اجل

اگر ہوتا بلاد اللہ مین افضل ۔۔۔ مدینے سے کوئی بھی شہر اکمل

تو ہوتا اوسمین لابد مرقدِ پاک ۔۔۔ کہ لائق وہ برائے ذاتِ لولاک

تو اب ثابت ہوا نزدیکِ اکمل ۔۔۔ مدینہ ہے بلاد اللہ مین افضل

وہ لابد منظرِ ذاتِ خدا ہے ۔۔۔ کہ واللہ اوسمین مرقدِ مصطفا ہے

وہ لابد مظہرِ نورِ خدا ہے ۔۔۔ خدا کا نور جسمین مصطفا ہے

خدا اوس مصطفا سے کب جدا ہے ۔۔۔ کہ وہ اوس مصطفائی سے خدا ہے

خیوری کا جہان یکتا خدا ہے
وہی افضل اوسی پر دل فدا ہے

عقیدہ ہے یہی جو کچھ کہ مذکور ۔۔۔ مدینہ سب سے افضل جائے پُر نور

دلیلونکا نہ اوسمین کچھ گذر ہے ۔۔۔ دلیلون پر نہ کچھ میری نظر ہے

کہ لابد یہ محبت کا اثر ہے ۔۔۔ کہ کوئے یار افضل بے خطر ہے

کہ وہ جس شہر مین مسند نشین ہے
تو وہ اِس دلمین چون نقشِ نگین ہے

اوسی مین نورِ ایمان اور دین ہے
یہی ایمان میرا بالیقین ہے

کہ وہ پیشِ نظر ہر دم عیان ہے
کہ اوسکا مردِ مک پر بھی مکان ہے

اوسیکے نقش کا یہ دل نگینہ
کہے ہر دم مدینہ با سکینہ

جو گوشِ ہوش مین اوسکی ندا ہے
تو واللہ دلسے دلبر کب جدا ہے

کبھی مین شرق مین با سینہ بریان
کبھی مین غرب مین با چشم گریان

کہے چون باد در مُلکِ شمالی
جنوبی سو مین چون آبِ زُلالی

پریشان خاطر و حیران پھرون مین
کبھی نالان کبھی چُپ ہو رہو مین

شرابِ خون کبابِ دل غذا ہے
تنِ طنبور سے تیری صدا ہے

یہی ہے وِردِ ہر دم اِس زبان سے
یہی ہے دردِ ہر دم اِس جنان سے

کہ ہووے میرا مدفن وہ مدینہ
کہ جسمین آمنہ کا ہے خزینہ

مدینے کی زمین ہووے نہ خُرسند
کہ یہ تن اوسمین ہووے ایخداوند

تو صحرائے مدینے کے درندان
کرین اوس لاش کو وہ نُقلِ شادان

تو جسم و جان مدینے پر فدا ہو
تو شجرِ روضہ پر جانکی سدا ہو

توئی ربّی توئی مقصودِ ایمان
توئی حسبی توئی مسجود ہر آن

تو روزِ حشر لابد یہ مقالی
اَغِثْنِیْ احمدا اُمْدُدْ بِحالی

شفیعِ رُسل عنداللہ لاریب
توئی یکتا مشفع ہے بلاعیب

خیوری کو تو واللہ یہ یقین ہے
کہ احمد ہی شفیع المذنبین ہے

اعلموا أيّها الصفی والمحبّ الوفی ان قبر نبینا الکریم علیه الصلوٰة والتسلیم
افضل البقاع بالاجماع وسید القبور بلا نزاع حتی من العرش والکعبة الشریفة
لانه محل الاعضاء المنیفه والخلاف الواقع بین الائمة الکرام فیما عداه
وماوراء بیت الله العلام کما هو مصرح فی کتاب بحر المبین من زبر المهرة المحققین

یعنی قبر شفیع الانام علیه الصلوٰة والسلام کعبہ اور عرش سے فضل علی الاطلاق ہے
یہ فضیلت نزدِ ائمہ کبار ثابت بالاتفاق ہے اسمین کسیکا ہرگز نہین نزاع ہے
کیونکہ ثبوت اسکا بالاجماع ہے اور ماورائے قبر جنابِ رسول کریم علیه الصلوٰة
والتسلیم اور سوائے بیت الله العظیم دونو شہرونکی فضلیت مین اختلاف مشہور ہے
بعض علما ظواہر کے نزدیک شہر مکہ شہر مدینہ سے افضل بعض امور مین ہے اور اکثر کملاء نے
فرمایا کہ شہر مدینہ باسکینہ شہر مکہ مکرمہ سے افضل بالضرور ہے اور یہی فرمان واجب الاذعان
نزدِ عاشقین صادقین ازبسکہ متحقق و پُرنور ہے اور یہی اعتقاد پُر سداد
معدنِ وداد علامتِ کمالِ ایمان و نوالِ عرفان بلا فتور ہے اور یہی امر براہین
قاطعہ اور مضامین ساطعہ سے ازبسکہ ہویدا او پیدا موجب سرور و موفور ہے۔ **شعر**

وَمِنْ مَذْهَبِیْ حُبُّ الدِّیَارِ لِاَهْلِهَا	وَلِلنَّاسِ فِیْمَا یَعْشِقُوْنَ مَذَاهِبُ

ای عزیز و اقرِ تمیز اولٰہ حضرات علما خوب جماعت مین لائق نامذہب عاشقین اور مشرب محبین پر عمل
ع جانب عشق عزیزت فرومگذارش قال علیه الصلوٰة والسلام وعلٰی اٰله واصحابه الکرام
ان المدینة خیر من مکة رواه الطبرانی فی معجمه الکبیر وغیره من الخیار علیهم رضوان الله القدیر
یعنی مدینہ منورہ افضل البلاد ہے مکہ معظمہ سے افضل نزدِ اہلِ وداد ہے مکہ مکرمہ مظہر انوار جلال لا اله الا الله
آشکار ہے مدینہ معظمہ منظر اسرار محمد رسول الله بلا انکار ہے اور تصدیق محمد رسول الله پر ایمان کا مدار ہے

اور اسی امر پر اتفاق جماہیر ائمہ کبار ہے۔ چنانچہ کتب معتبرہ دینیہ سے یہ مسئلہ مفصلاً انجام المبین
مین نگارش ہے اور اگرچہ بمقتضائے آیت وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ تقدیم کلمہ محمد رسول اللہ ہی درکار
ہے ؛ اور تاخیر کلمہ لا الٰہ الا اللہ جائز نزدِ علمائے ذوی الاقتدار ہے ؛ اور تقدیم کلمہ محمد
رسول اللہ مثبتِ ایمان مزیلِ کفرِ کفار ہے ؛ اما تقدیم کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کلمہ محمد رسول اللہ پر
اسلیے سزاوار ہے ؛ کہ قطع وادیٔ محمد رسول اللہ بغیر طے وادیٔ لا الٰہ الا اللہ از بسکہ دشوار ہے ؛ یعنی
جب تک نہ مدد کرے توحید پروردگار ؛ تو تصدیق رسالتِ محمدی کی نہایت سخت ہے گرانبار اور جبتک
دلمین نور نہ بخشے خالقِ آسمان و زمین ؛ تو بندہ کیونکر پہچانے حبیب رب العالمین جب تک اپنے دوست
کو نہ دکھلاوے عروسہ پُر انوار ؛ تو اوس عروسہ کو کیونکر دیکھے مخلص بیدار ؛ یعنی جب تک
حق تعالیٰ اپنے بندون کو نہ دکھلاوے اولیائے کبار ؛ تو اونکو نہ دیکھ سکین کسیطور سے وہ
زینہار ؛ کہ اَوْلِيَائِيْ تَحْتَ قَبَائِيْ لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِيْ حدیث قدسی ہے آشکار ؛ تو کب
اونکی تصدیق بجالاوین باصدق جنان اور کب اونکے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ
سے زبان سے عذب البیان ؛ چہ جائیکہ سید الانبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کی دلسے تصدیق
بجالاوین ؛ اور بغیر دیکھے جان و مال سے اوس ذات سید الکائنات پر فدا ہو جاوین
آیتِ پُر ہدایت يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ سے حظِ کثیر و وفیر اوٹھاوین ؛ آیا نہین سنا تو نے
حالِ ابلیس رجیم کہ جب نہ مددگار ہوا اوسکا خدائے قدیم ؛ تو نہ دیکھا اوسنے نور کامل [illegible]
جناب رسول کریم ؛ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ؛ کیونکہ نہ قطع کیا اوسنے وادیٔ لا الٰہ الا اللہ
کو باقلب سلیم ؛ تو نہ قطع ہوئی اوس سے وادیٔ محمد رسول اللہ بالتصدیق فخیم ؛ تو طوق
لعنت سے مشرف ہوا وہ موحد لئیم ؛ آہ آہ ثم آہ جو قافلہ مال و منال سے حافلہ محروم
و خوار ہوا۔ تو اوسی وادیٔ محمد رسول اللہ مین برباد و خون بار ہوا ؛ اور

جو کاروان شہر سلامت وکرامت مین نامدار ہوا ؛ تو اوسی وادیئے محمد رسول اللہ
سے اوسکا عبور بامن پروردگار ہوا ؛ الحمد للہ والمنۃ ومنہ النعم والجنۃ
کہ تصدیق خاتمیت حبیب قدیم علیہ اطیب الصلوۃ والتسلیم سے دل وجان نہایت
شاد ہے ؛ ہر لحظ وہر آن ہر حال وہر مکان مین صدق جنان ولسان سے
اوسی حبیب مجیب کی ہمیشہ یاد ہے ؛ اوسی اعتقاد پر سداد سے دائم خانہ
ایمان وعرفان آباد ہے ؛ وللہ الملک الغفار در ما فی ہذہ الاشعار

سَکَنَ الْفُؤادُ فَعِشْ هَنِيئًا يَا جَسَدْ ... ذَاكَ النَّعِيمُ هُوَ الْمُقِيمُ إِلَى الْأَبَدْ
أَصْبَحْتَ فِي كَنَفِ الْحَبِيبِ وَمَنْ يَكُنْ ... جَارَ الْكَرِيمِ فَعَيْشُهُ الْعَيْشُ الرَّغَدْ
عِشْ فِي أَمَانِ اللّٰهِ تَحْتَ لِوَائِهِ ... لَا خَوْفَ فِي هٰذَا الْجَنَابِ وَلَا نَكَدْ
رَبُّ الْجَمَالِ وَمُرْسِلُ الْجَدْوِي وَمَنْ ... هُوَ فِي الْمَحَاسِنِ كُلِّهَا فَرْدٌ أَحَدْ
رُوحُ الْوُجُودِ حَيَاةُ مَنْ هُوَ وَاجِدٌ ... لَوْلَاهُ مَا تَمَّ الْوُجُودُ لِمَنْ وَجَدْ
عِيسٰى وَآدَمُ وَالصُّدُورُ جَمِيعُهُمْ ... هُمْ أَعْيُنٌ هُوَ نُورُهَا نُورُ الصَّمَدْ
لَوْ أَبْصَرَ الشَّيْطَانُ طَلْعَةَ نُورِهِ ... فِي وَجْهِ آدَمَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَجَدْ
أَوْ لَوْ رَأَى النَّمْرُودُ نُورَ جَمَالِهِ ... عَبَدَ الْجَلِيلَ مَعَ الْخَلِيلِ وَلَا عَنَدْ
لٰكِنْ جَمَالُ اللّٰهِ جَلَّ فَلَا يُرٰى ... إِلَّا بِتَخْصِيصٍ مِنَ اللّٰهِ الصَّمَدْ
فَابْشِرْ بِمَنْ سَكَنَ الْجَوَانِحَ مِنْكَ يَا ... أَنَا قَدْ مَلَأْتُ مِنَ الْمُنٰى عَيْنًا وَيَدْ
عَيْنُ الْوَفَا مَعْنَى الصَّفَا سِرُّ النَّدٰى ... نُورُ الْهُدٰى رُوحُ النُّهٰى جَسَدُ الرَّشَدْ
هُوَ لِلصَّلٰوةِ مِنَ السَّلَامِ الْمُرْتَضٰى ... الْجَامِعُ الْمَخْصُوصُ مَا دَامَ الْأَبَدْ

ای منصب مقبول ؛ وے محب رسول ؛ بعد خلیلے قدیم رتبہ صاحب خلق عظیم ؛

علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بیچون وچرا ہے ؛ کیا فرشیات کیا عرشیات کیا ملکیات کیا ملکوتیات سب اوسیکی خاکپا ہے ؛ ہمہ مکونات علویات اور جملہ کائنات سفلیات اوسیکے فیض نور سے موجود ہے ؛ اوّل وآخر ظاہر و باطن مین وہی مربیء عالمین سب پر اوسیکا مدار جود معہود ہے ؛ کیونکہ فیض احدیت بلا توسط وحدت واحدیت کو حاصل نہین ؛ روشنائیء دوات سے بغیر واسطہ قلم عبارات کو وجود نقوش و اصل نہین ؛ ہر ورّہ و ہر ذرہ مین اوسی ذات قدسی صفات کی تجلیٔ انوار کا ظہور ہے ؛ ہر زمان و ہر آن ہر جہت و ہر مکان مین اوسیکے نام و اکرام کا ورد زبان اور حرز جان باسرور ہے ؛ ہمہ کائنات عوالم کیا ملائک کیا جن و بنی آدم سب کا اوسی سے برگ و نوا ہے ؛ ہمہ اولین و آخرین کا وہی مقصود و محمود سب پر اوسیکا حمد و لوا ہے ؛ وَلِلّٰہِ دَرُّ مَا اَفَادَ ؛

فِی الْفَارِسِیِّ وَاَجَادَ ؛

در ہیچ ذرہ نیست کہ نور محمدی	از ظلمت وجود اضافی نہ طالعست
دریائے فیض جود الہی وجود اوست	انہار کائنات بوی جملہ راجعست
نسر سپہر طائر ز انفاس فیض اوست	این نکتہ پیش اہل نظر امر واقعست
فرد الوائے حمد بدست محمدست	متبوع اوست جملہ جہانش متابعست

قال اللہ عزّ برہانہ تبارک وتعالیٰ شانہ فی کتابہ الامجد لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ قال فی المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة قولہ تعالیٰ وانت حل هو من الحلول ضد الظعن یعنی من الاقامة ضد الارتحال فانّہ سبحانہ قید الاقسام بحلولہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ اظہارًا لافضلیۃ

واشعاراً بان شرف المکان باھلہ قال الشارح الزرقانی علیہ الرضوان الربانی اقام البلد الظاھر مقام المضمر فلم یقل وانت حل بہ استعظاماً للحاول فیہ فالمعنی اقسم بھذا البلد والحال انک مقیم بہ فلا اقسام بہ شرفک وعظمتک عندی قال فی المواھب وھذا متضمن للقسم ببلدہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یخفی ما فیہ من زیادۃ التعظیم حیث اقسم بقید کونہ فیہ دفعاً للتوھم بان المکان اشرف وان شرفہ صلی اللہ علیہ وسلم مکتسب منہ وقد روی ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بابی انت وامی یا رسول اللہ لقد بلغ من فضیلتک عند اللہ ان اقسم بتراب قدمیک فقال لا اقسم بھذا البلد وانت حل بھذا البلد وھذا القسم ادخل فی تعظیمہ من القسم بذاتہ وبحیاتہ صلی اللہ علیہ وسلم انتھی قال فی التحبیر وروح البیان وغیرھما من زبراھل الاتقان ان الکعبۃ صورۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحجر الاسود صورۃ یدہ الکریمۃ واما حقیقۃ سر الکعبۃ فذاتہ الشریفۃ ویمینہ المبارکۃ صلی اللہ علیہ وسلم ومن ھنا تعرف ان الانسان الکامل افضل من الکعبۃ وکذا یدہ اولی من الحجر الاسود ولما انتقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی دار البقاء خلفہ ورثتہ بعدہ فھم مظاھر ھذین السرین فلا بد من تقبیل الحجر فی الشریعۃ ومن تقبیل ید الانسان الکامل فانہ المبایعۃ الحقیقۃ وھی عین المبایعۃ مع اللہ ورسولہ وقد قال علیہ الصلوۃ والسلام ان للہ عباداً تطوف بھم الکعبۃ یعنی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کچھ بکتے ہیں منکرین ؛ تیری شان رفیع البیان میں ای سید المرسلین ؛ وہ سب خرافات وہفوات باطل و عاطل ہے بالیقین ؛ اس مدعا پر قسم کھاتے ہیں ہم اس شہر کی اسلیے

کہ تو اوسمین مقیم ہے۔ تیری اقامت سے وہ شہر لائق قسم خدائے کریم ہے۔ نے نے بلکہ اوس خاک پُر انوار کوچہ و بازار کی بھی قسم ہے آشکار ۔ کہ جسکو تیرے قدمین شریفین نے مس کیا لیل و نہار ۔ اگر اقامت نہ فرماتا تو اوس شہر مین اے میرے حبیب مختار ۔ تو اپنی کلامِ قدیم مین نہ قسم کہاتا مین اوس شہر کی زنہار ۔ چہ جائیکہ اوس خاکِ مذکور کی قسم یاد فرماوے حضرتِ ایزدِ غفار ۔ قسمِ ذات و حیات سے قسم خاک پا نہایت عظیم و فخیم ہے عند اولی الابصار ۔ شعر

قسم بجانِ تو خوردن طریق غیرت نیست	بخاکپائے تو آن ہم عظیم سوگندست

مواہب لدنیہ اور زرقانی مین مسطور ہے ۔ تفسیر تحبیر وغیرہا مین بھی مذکور ہے ۔ کہ قیدِ حلولِ نزول مین جنابِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی نہایت تعظیم ہے ۔ اور اس قیدِ اقامت مین اس امر کا غایت اظہار و اشعار نزد ہر ایک فہیم ہے ۔ کہ شرف المکان بالمکین ۔ یعنے مکان کو شرافت اہلِ مکان سے ہے بالیقین ۔ جیساکہ صاحب مکان شریف ہے ۔ ویسا ہی وہ مکان لابد منیف ہے ۔ مکان و زمان ملائک و انسان سبکو جنابِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے شرافت حاصل ہے ۔ جملہ فرشیات و عرشیات جناب سید الکائنات کے فیض و برکات سے علی قدرِ مراتب واصل ہے ۔ کہ یہ ذات قدسی صفات رحمۃ للعالمین ہے ۔ مربیئے ظاہر و باطن مفیضِ اولین و آخرین ہے ۔ وہ سب سے مستغنی سب کے دائم وہی ہین مددگار ۔ سوائے خدائے قدیم صاحبِ فضلِ عظیم کسی کے وہ محتاج نہین زنہار ۔ قال الامام الغزالی قدس اللہ سرہ العالی فی شرح اسماء اللہ الحسنیٰ

بھذا التعبیر الاسنیٰ ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ ذوی الکرم
ھو الغنی بمولاہ عن کل ما سواہ والغوث الذی یستغاث بہ فی الشدائد
والملمات ویستعان بہ فی النوازل والمھمات وتفصیلہ فی کتابی نجم المبین
واللہ یھدی بالمتقین ۔ اور شہر مذکور سے مراد مکہ معظمہ اور مدینہ مفخمہ ہے
آشکار ۔ کہ جنابِ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے قدمین شریفین سے
اونکو شرافت حاصل ہوئی بلا انکار ۔ اور جبکہ مدینہ منورہ مین آپکی اقامت
باکرامت ہے تا روزِ شمار ۔ تو مدینہ رحمت خزینہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے
عند اولی الابصار ۔ تفسیر تحبیر و روح البیان مین مذکور ہے ۔ اور دیگر کتب
معتبرہ مین بھی مسطور ہے ۔ کہ کعبہ عکس صورتِ محمدیہ ہے ۔ اور حجر اسود
عکسِ دست حق پرست احمدیہ ہے ۔ اور حقیقتِ سِرّ کعبہ ذات سید الکائنات
ہے ۔ اونپر صلوٰۃ وسلام ربّ البرکات ہے ۔ اور اسی مقام سے یہ سِرّ آشکار
ہے ۔ کہ انسان کامل خانہ کعبہ سے افضل بلا انکار ہے ۔ اور ایسا ہی
ہاتھ اوسکا حجر اسود سے افضل ہے ۔ کیونکہ ولی اللہ کعبۃ اللہ سے اکمل ہے
جبکہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے دارِ دنیا سے انتقال فرمایا ۔ تو اپنے
وارثین حضراتِ علما کو دونو سِرّ مذکور کا حامل ٹھہرایا ۔ مظاہر سِرّین مسطورین
تا روزِ شمار ۔ ورثۃ الانبیا ہین حضراتِ اولیائے کبار ۔ پس چومنا حجرِ اسود
کو شرع شریف مین ضرور ہے ۔ اور چومنا دست حق پرستِ عالم ربانی کو
شرع منیف مین بھی لابد نورٌ علیٰ نور ہے ۔ کہ یہ چومنا بیعتِ حقیقی بلا انکار
ہے ۔ یہ چومنا بیعت ہمراہ خدا وحبیب پروردگار ہے ۔ اور تحقیق فرمایا جناب

رسولِ کریم نے علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ؛ کہ تحقیق خدائے تعالیٰ کے ایسے بندے ہین اہلِ قلبِ سلیم ؛ کہ طواف کرتا ہے اونکا کعبۂ خدائے کریم ؛ یعنے اولیاء اللہ کعبۂ حقیقی ہین مطافِ اسرار پروردگار ؛ اور یہ کعبہ مجازی ہے عکسِ مقبولانِ کردگار ؛ چنانچہ حق تعالیٰ حدیثِ قدسی مین فرماتا ہے اے مؤمن ؛ کہ لَا یَسَعُنِی اَرْضِی وَلَا سَمَائِی وَلٰکِن یَسَعُنِی قَلْبُ عَبْدِیَ الْمُؤمِن ؛ یعنی نہ گنجایش دیا مجکو میری زمین اور میرے آسمان نے زینہار ؛ ولکن گنجایش دیا مجکو میرے بندے کے دل نے جو ہے ایمان شعار ؛ وللہ القوی درہا فی المثنوی ؛

من نہ گنجم در زمین و آسمان ‌ ‌ بلکہ گنجم در دلِ بشکستگان

در دلِ مومن بگنجم اے عجب ‌ ‌ گر مرا جوئی دران دلہا طلب

ابلہان تعظیمِ مسجد میکنند ‌ ‌ در جفائے اہلِ دل جد میکنند

آن مجاز ست این حقیقت ایخران ‌ ‌ نیست قبلہ جز درونِ سروران

مسجدی کان اندرونِ اولیاست ‌ ‌ سجدہ گاہِ جملہ است آنجا خداست

کعبہ ہر چندی کہ خانہ برِ اوست ‌ ‌ خلقتِ او نیز خانہ سرِ اوست

چون وزا دیدی خدا را دیدۂ ‌ ‌ گردِ کعبۂ صدق برگردیدۂ

خدمتِ او طاعت و حمدِ خداست ‌ ‌ تا نہ پنداری کہ حق ازوی جداست

تا دلِ مردِ خدا نامد بدرد ‌ ‌ ہیچ قومی را خدا رسوا نکرد

یہ فرمانِ عتابِ پروردگار ‌ ‌ کہ ای باعثِ خلقِ ہر نور و نار

قسم مجکو اس شہر کی اے رسول ‌ ‌ کہ جسمین کیا تو نے لا بہ حلول

یہ تیرے قدم سے ہوا بس امین ‌ ‌ یہ ہے آمنا اوس سے اے نازنین

جو ہے خاکِ نعلین خیرُالورا
نہ غیرت کا ہرگز یہ ہے اِقتضا
بعمرِ حبیبی براسِ حبیب
کہ جس طور باخاکِ نعلین ہے
لہذا قسم کھائے ربُّ العُلا
جو قدمین تیرے سے حرمین ہین
ملا تیرے قدمون سے اونکو نصیب
صفا کو دیا تونے صد ہا صفا
جو ہے چاہِ زمزم مین تیری وہ چاہ
نہ ہوتا وہان آمنہ کا ظہور
تو ہرگز نہوتی دعائے خلیل
نہ اوسطرف ہوتا وہ شدُّالرحال
نہین بلکہ اوسکا نہوتا نشان
نہوتا مدینہ جو ہجرت کی جا
تو ہوتا نہ وہ منظرِ کردگار
جو ہے جائے روضہ زفرشِ زمین
جو ہے خاکِ پاکِ مدینہ حبیب
وہ کحلُ البصیرت برائے ضریر
دوائے دلِ دردمندان سدا

قسم کھائے اوسکی خدائے سما
کہ دائم قسم کھائے تیری خدا
نہ ہے اِسمین تعظیم ایسی نصیب
کہ نعلین افضل زرکونین ہے
بخاکِ کفِ پائے خیرالورا
وہ دونو جہانمین تشریفین ہین
ہوا کعبِ کعبہ زکعبتِ کعیب
بھی تیری مروّت سے مروہ ہوا
تو وہ چاہ تیری سے ہے اہلِ جاہ
نہ مولد کا ہوتا وہان پر سرور
کہ یہ شہر ہوا مِنًا اے جلیل
نہ جاتے اوسیطرف لاکھون رجال
چہ جائیکہ ہو شہر دارالامان
نہوتا وہان روضۂ مُصطفا
نہوتے ملائک وہان جان نثار
نہوتی وہ افضل زعرشِ برین
وہ کامل شفا ہے اگر ہو نصیب
وہ کحلُ الجواہر برائے بصیر
وہی جملہ امراض کی ہے شفا

وہ تیرے قدم سے مشرف مکان — کہ ہے لامکانین قدم کا نشان

نہ تجکو کسی چیز سے افتخار — ولے اوسے جو لامکانین نگاہ

وہ فرمائے اسطور سے دمبدم — کہ با خاک پائے تو بار قسم

خدا کو اوسی خاکپا کی قسم — حبیبی کو اوسکی قسم وسبادم

نہ ماہر کوئی اس مین اہل حکم — یہ کسکی قسم کیا وہ سر قسم

خیوری محمد کی تجکو قسم
زکشف حقیقت تو کر اب رقم

نہ ماہر مین اوسکے وہ سر خدا — خدا جانے اونکو جو ہین مصطفا

محمد حقیقت مین سر قدم — قدم کی قسم ہے یہ سر قسم

وہ کعبہ جو ہے عکس خیر الورا — یہی سر اوسکا یہ سر خدا

اسی سر کو ساجدین کا سجود — یہی سر مسجود جملہ وجود

جو ہے دست محبوب خیر الورا — ید اللہ وہی ہے بلا امترا

جو ہے عکس اوسکا وہ بین الانام — کہین حجر اسود اوسنے خاص و عام

وہ جائے جو ہے مسکن مصطفا — وہ کعبے سے افضل بلا امترا

یہ کعبہ خلیلی وہ کعبہ جلیل — وہ ساجد یہ مسجود رب الخلیل

کیا اوسکی تعمیر لابد خلیل — کیا اسکی تخمیر بیشک جلیل

قال اللہ تعالیٰ فی حق آدم استفلحاً خمرت طینة آدم بیدی اربعین صباحا هکذا فی التحبیر

گدائے محمد جو در کائنات — وہ کعبے سے افضل بصد بینات

کہا اوسکو بیتی خدا الجبار
کہ ہو پاک بہرِ طوافِ کبار

کہا اوسکو یا عبدی ہفتاد بار
کہ یہ مسکنِ ذاتِ پروردگار

یہی خانہ بزمِ ابرار ہے
وہی خانہ سیرِ اسرار ہے

یہی خانہ ہے کعبۂ اتقیا
وہی خانہ ہے کعبۂ کبریا

اگرچہ یہ کعبہ مطافِ کبار
ولے اوسکا طائف وہ لیل و نہار

ہمہ حجرِ اسود کو چومیں مدام
یہ چومے قدم اوسکا با احترام

وہ قبلہ نما ہے یہ قبلہ ضرور
مطافِ الٰہی وہ سیرِ سرور

جو ہے دید اوسکی وہ دیدِ خدا
خدا دید اوسکی سے ہو کب جدا

خیوری وہ ہے دیدۂ مصطفا
تو دیدۂ خدا ہے وہ دیدہ خدا

جو ہے شہرِ مکہ میں کعبہ عیان
تو لابد وہ افضل نہ اسمیں گمان

مدینے میں ہیں جب شفیع الوریٰ
تو افضل وہ لاریب نزدِ خدا

جہاں مصطفا ہے وہاں ہے خدا
جہاں ہے خدا ہے وہاں مصطفا

خدا مصطفا سے نہووے جدا
جدا مجتبیٰ سے نہووے خدا

یہاں مصطفا اور خود وہ خدا
وہاں کعبہ انکی جو ہے خاکپا

وہ کعبہ جو ہے مظہرِ فیض وجود
تو جودِ محمد سے اوسکا وجود

تو کیونکر نہ افضل ہو شہرِ حبیب
کہ ہے جسنے کعبے کو عزت نصیب

یہ لاریب اظہر دلیلِ مبین
کہ شرف المکان زشرف المکین

ہوئی شرفِ کعبہ وعرشِ برین
زپائے حبیبی شہِ مرسلین

مدینہ جو انگشتری ہے عیان ــــ تو اوسمین نگینہ شہِ دو جہان
معنبر نگینے سے انگشتری ــــ جو اہلِ نظر اوسکا ہے مشتری
جو افضل ہمہ چیز نزدِ خدا ــــ جو اوسکے خزانے مین اجل سدا
حبیبِ خدا پر وہ جملہ نثار ــــ کہ وہ افضلِ خلقِ پروردگار
تو جو سب سے افضل بھی مختار ہے ــــ وہی اوسکو بیشک سزاوار ہے
تو افضل مدینے سے ہوتا اگر ــــ کوئی شہر اے حاذقِ نامور
تو ہوتا وہی مسکنِ مصطفا ــــ ملائک بھی ہوتے اوسی پر فدا
بھی ہوتا وہی منظرِ کردگار ــــ ہمہ وقت تا روزِ روزِ شمار

خضوری یہ مقبول نزدِ غفور
کہ مکے سے افضل مدینہ ضرور

اے عاشقِ صادق و اے محبِ حاذق اگرچہ مکہ مکرمہ مین ایک نیکی کا ثواب صد ہزار ہے اما مدینہ مشرفہ مین قرب و جوارِ سیدِ مختار ہے اور اوسکے قرب و جوار مین ایک نیکی کا ثواب لاکھ نیکی سے بسیار ہے اور مدینہ مطہرہ مین ایک نیکی کا ثواب جو حدیث شریف مین ہزار ہے تو وہ کمیت مین کم کیفیت مین زیادہ بیشمار ہے لاکھ نیکیون سے مکہ مکرمہ سے افضل و اکمل عند اولی الابصار ہے کیونکہ مدینہ اعداد مین فضیلات منحصر نہین زینہار آیا نہین دیکھتا تو بعینِ عنایت پروردگار ہے کہ مکہ معظمہ سے مسجدِ حرام مین عبادت کا اعداد مدینہ علی الاطلاق ہے اور حجاج متوجہین عرفات کو پانچ نماز منا مین

پڑھنا مسجد حرام سے افضل بالاتفاق ہے ؛ کیونکہ اسمین اتباع سُنّت رسول کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم آشکار ہے + اور اتّباع سُنّت پر لاریب افضلیت کا مدار ہے + اور مسجد الحرام مین سوائے کثرتِ عدد اور کسی امر کا نہین اعتبار ہے + اور اتّباعِ سنت کے مقابل کثرتِ عدد از بسکہ ناپایدار ہے + پس اس سے معلوم ہوا کہ ثوابِ عمل اگرچہ از روئے عدد قلیل ہو + اما ممکن کہ بحسب کیفیت و عظمت وہ عمل افضل بعدیل ہو + اور یہ امر بھی ثابت نزدِ علمائے حذّاق سے ہے ؛ کہ داخلِ کعبہ مسجد الحرام سے افضل بالاتفاق ہے + اور حال یہ کہ صحتِ نماز فرض مین اندرون کعبہ اختلاف ہے ؛ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک عدم جواز نماز فرض صاف صاف ہے ؛ چہ جائیکہ اوس نماز کا مزید ثواب ہو + اور اوس نماز پر حکم فضلیت مآب ہو ؛ پس اس سے یہ امر ہویدا ہوا + دلِ اہلِ انصاف اسیر شیدا ہوا + کہ فضلیّت کثرتِ اعداد پر موقوف نہین + بسیاری تعدادِ اجر پر معروف نہین + بلکہ سببِ فضلیّت کا قبولیّتِ درگاہ پروردگار ہے ؛ اور قربِ حبیبِ خدا اور نزولِ رحمتِ بے انتہا آشکار ہے + اور جبکہ وجودِ پُر جودِ رسولِ کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم اوس بقعہ شریفہ اور روضہ منیفہ مین زندگانی جاودانی اور حیاتِ نورانی صمدانی سے دائم قائم موجود ہے + اور وہ محلِ اجل اور منزلِ اجمل تنزلاتِ رحماتِ ابدیہ اور خیراتِ برکاتِ سرمدیہ سے علی الدوام محمود ہے + اور اوس مقام پُر انعام کا تمام اُمّت عالی ہمت کو شامل ہے + اور ہر ایک عاصی پُر معاصی کو اوس منبعِ حسنات اور مرجعِ برکات سے حصول فیض کامل ہے + اور وہ فیضِ عام اور انعام تام غیر متناہی عند اولی الابصار

ہے ۔ کیونکہ دائم نزدِ خدا ترقیاتِ مراتب سید پناہی آشکار ہے ۔ اور قرآن مجید فرقان حمید مین حق سبحانہ تعالیٰ شانہ ایسا فرماتا ہے قولا کریما۔ ولو اَنَّھُم اِذ ظَلَمُوا اَنفُسَھُم جَآءُوكَ فَاستَغفَرُوا اللهَ وَاستَغفَرَ لَھُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِیمًا ۔ یعنے ۔

شعر

خدا فرما چکا قرآن مین لاریب
گنہگارانِ اُمت ہین جو پُرعیب

وہ آوین پاس تیرے چشم گریان
طلب غفران کرین باسینہ بریان

وہ استغفار پر ہون جبکہ شیدا
مدد اونکی کرین تو بھی ہویدا

کرین اونکے لیئے تو جب شفاعت
تو بخشے پھر خدا اونکی شناعت

کَمَا ھُوَ قَائِلٌ قَولًا کَرِیمًا
لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِیمًا

وہ تینو امر ہو وین جبکہ موجود
تو بخشے اونکی عصیان ربِّ محمود

وہ ہون مقبولِ توبہ نزدِ رحمان
کرے اونپر ہمیشہ رحم یزدان

یہ فیضِ مصطفا ہے جبکہ دائم
شفاعت پر ہمیشہ ہین وہ قائم

وہ مقبولِ شفاعت نزدِ ایزد
کہ ہووے جسّے عاصی پاک اسعد

یہ جاری فیض اونکا ہے شب و روز
قیامت تک بصد امدادِ پرسوز

تواب کیونکر نہو کیسے فضل
مدینہ پر سکینہ شہر اجمل

خیوری کا یہی لاریب القان
مدینہ باسکینہ عین ایمان

ای لبیبِ صفی وے اریبِ وفی آنا اُتّت کا نزدِ قبرِ سیّد الکائنات علیہ اطیب الصّلوۃ والتسلیمات ۔ اور استغفار سیّدِ مختار واسطے اونکے

نزد رب البریات + اور شفاعت کرنا جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم کا واسطے تمام امت کے لیل و نہار + اور قبول فرمانا حق تعالیٰ کا
اوس شفاعت کو اور نزول رحمت حسب استغفار + اور مشرف ہونا امت
کا زیارت روضہ مطہرہ سے جو افضل القربات ہے + اور حصول شفاعت
و استمداد جناب رسالت مآب سے جو اکمل وسیلہ نجات ہے + اور حصول
فیض قرب و جوار سید مختار اور نیل خیرات و برکات مجاورت مدینہ
باسکینہ پرانوار جو موجب رضائے خدائے ارضین و سماوات ہے +
اور وہ قرب و جوار منظر پروردگار جل جلالہ واسطہ قبولیت دعوات ہے
مزید انداد عبادات مکہ مکرمہ سے نہایت و بغایت افضل و اجمل بلا
انکار ہے + اور منافع خیرات مذکورات کا تمام امت کے لیئے علی الدوام
تا یوم القیام از بسکہ بسیار و بیشمار ہے + اور حصول مبرات مسطورات کا
وہی ذات سید الکائنات وسیلہ ہے بالیقین + پس مدینہ منورہ کیونکہ افضل
نہو کہ معظمہ سے نزد منصفین + مکہ مکرمہ مین اگر کعبہ مفخمہ مخزن انوار جلال
ہے + تو مدینہ منورہ مین وہ روضہ حبیب خدا معدن اسرار جمال ہے +
کہ کعبہ طائفین اور عرش برین سے افضل ہے + سارے امکنہ سماوات و
ارضین سے اکمل ہے + اور فضیلت مجاورت جلد قران شریف سے اظہر
من الشمس ہے + کہ حرمت جلد فرقان منیف مثل قرآن آیتین من الامر
ہے + جیسا کہ تعظیم مس مصحف آیت لا یمسہ الا المطہرون سے
آشکار ہے + ویسا ہی تکریم جلد مصحف عدم مس محدث وغیرہ سے ہویدا

بلا انکار ہے + مکۂ مشرفہ مین اگر مقام تولدِ سیّد الانام ہے + تو مدینۂ پرسکینہ مین جائے تخمیر وجودِ پرجود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ہے + مکۂ مکرمہ مین اگر نزولِ رحمت یکصد ۱۲۰ و بست ہر روز بلا انکار ہے + تو مدینۂ لطف خزینہ مین روضۂ مطہرہ پر نزولِ رحمت و رضوان و ملائکۃ الرحمان بے حدّ و عد لیل و نہار ہے + کیونکہ وہ روضۂ شریفہ بقعۂ منیفہ لاریب دائم منظرِ پروردگار ہے + مظہرِ ہوالرفیق الاعلیٰ عند اولی الابصار ہے + ای عزیزِ وافر تمیز محلِّ قبرِ حبیبِ خدا علیہ الصّلوٰۃ والثّناء و فضیلت سے معمور ہے + ایک تو اوس دُرِّ نورانی سلالۂ کعبۂ ربّانی سے پُرنور ہے + جو خطابِ ایزدِ منان طرفِ زمین و آسمان آیت ائتیا طوعاً او کرھاً مین وہ مجیب بالاتفاق ہے + زمین سے وہی دُرِ کعبۂ معظّمہ اور سماوات سے اوسیکے محاذی بقعۂ مفخمہ عند الحذّاق ہے + دوسرا حقیقتِ محمّدیّہ جو دت وجودِ علویّہ و سفلیّہ جو باطنِ احدیتِ مبدا و احدیت برزخِ کبریٰ علی الاطلاق ہے + اوسی حقیقت کی شان مین فرقان قاطع برہان ناطق ہے یہ کلامِ قدیم +

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

وہ اول وہ آخر رؤف و رحیم — وہ ظاہر وہ باطن وہ بیشک علیم
وہ میمی نقابِ رُخِ دلربا — حدوث و قِدم مین وہ برزخ سدا
وہ سلما حدوثی جو ہے مہ جبین — وہ لیلیٰ قِدم جو ہے نازنین
وہ ہر دو نمودار از یک حجاب — کہین جسکو احمدؐ رسالت مآب
وہ ہے اُمِّ اُمّ اور اُمّی لقب — وہی آدم و آدمی کا نسب
وہ ہے روحِ اعظم وہ حُبِّ قدیم — وہ ہے پدرِ ارواح خُلقِ عظیم

وہ رُوحِ خدا ہے وہ رَوحِ اِلٰہ وہ ہے سِرّ مطلق وہ شانِ عجیب	وہ خلقِ خدا کی ہمیشہ پناہ مقیّد نہ ہرگز وہ نزدِ لبیب

وہ سِرِّ عوالم وہ مقصود ہے
خیوری کا ہر دم وہ مسجود ہے

قال اللہ سبحانہ فی کلام المبین ؛ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ؛ قال سید العارفین سند الواصلین ابو محمد صاحب روزبہان فی تفسیرہ عرائس البیان قدس اللہ سرّہ وافاض علینا برّہ ثم اعلم ان الارواح کلھا خلقت من روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان روحہ اصل الارواح ولھذا سُمّیَ اُمّیًّا ای انہ ام الارواح فکما کان ادم علیہ السّلام ابا للبشر وامّہ حوی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الہ واصحابہ ذوی الحکم ابا للارواح وامّھا وذالک لان اللہ تعالی لما خلق روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اللہ ولم یکن معہ شیئ اٰخر حتی ینیب روحہ الیہ او یضاف الیہ غیر اللہ فلما کان روحہ اوّل شیئ تعلق بہ القدرۃ شرفہ بتشریف اضافتہ الی نفسہ فسماہ روحی ثم حین اراد ان یخلق ادم فسوّاہ ونفخ فیہ من الروح المضاف الی نفسہ وھو روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما قال فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فکان روح ادم من روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم وکذالک ارواح اولادہ لقولہ تعالی ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ثُمَّ سَوّٰىهُ

وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وقال تعالیٰ فی حق مریم علیہا السلام فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا فکان جبرائیل علیہ السلام و روحہما من روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم المضاف الی حضرتہ تعالیٰ وھذا احد اسرار من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ انتہیٰ ﴿یعنے حق تعالیٰ کا اسطور فرمان واجب الاذعان ہے ✦ فرقان لامع البرہان مین خوش تبیان ہے ✦ کہ یاد کر تو اے میرے حبیب مختار ✦ کہ جسوقت تیرے ربنے فرشتونپر کیا آشکار ✦ کہ تحقیق پیدا کرنے والا ہون مین آدم کو آب و گل سے بالضرور ✦ پس جسوقت راست و درست کیا مینے اوسکو بے فتور ✦ اور داخل کیا مینے بیچ اوسکے میرے روح کو بصد سرور پس واسطے اوسکے سجدہ کیا سب فرشتون نے حسب فرمان رب غفور ✦ اور تفسیر عرائس البیان مین اسطور ہے مذکور ✦ اور یہ تفسیر زبدۃ العارفین عمدۃ الواصلین ابو محمد صاحب روزبہان قدس اللہ سرہ بغایت الرضوان کی ہے مشہور ✦ کہ حق تعالیٰ نے روح پُرفتوح جناب رسول کریم علیہ اطیب الصلوۃ والتسلیم سے سب روحون کو پیدا کیا ✦ وہی روح پُرفتوح ابو الارواح ہے اوسی سے سب کو ہویدا کیا ✦ وہی اُمّ ارواح ہے وہی اصل اشباح ہے ✦ لہذا آپکا نام نامی اسم گرامی اُمّی مشہور ہے ✦ کہ اُم کا معنے لغت عرب مین اصل اصول مذکور ہے ✦ جیسا کہ آدم علیہ السلام ابو البشر ہین آشکار ✦ اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُم البشر ہین بلا انکار ✦ ویسا ہی جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم پدر ارواح اور مادر اشباح ہین حسب فرمان پروردگار اور تفصیل اس اجمال کی ✦ اور دلیل اس مقال کی ✦ یہ ہے کہ جب حق تعالیٰ

نے روحِ پُر فتوح سید الانام علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا + اپنے نور کامل لستر ورت سے اوس ذات سند الکائنات کو ہویدا کیا + تو اوس وقت ایک ہی تھا پروردگار + دوسری کوئی چیز نہ تھی زینہار + کہ اوس چیز کے طرف اوس روح کی نسبت کرے آشکار + پس جبکہ حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ او حکمت شاملہ سے سب چیزون کے پہلے پیدا کیا روح سید الانام + تو اوسکو اپنی ذات قدیم الصفات کی طرف نسبت کیا بصد احترام + تا کہ اوس روح پر فتوح کی لطافت و شرافت سے ماہر ہون ہمہ خواص و عوام + کہ یہ روح خدا کی ذات کے طرف منسوب ہے + خلعتِ ہمہ صفات قدیمات سے محبوب ہے + پس فرمایا کہ یہ روحِ خدا ہے + ہمہ خدائی مین یکتا مصطفا ہے + ہمہی مالکِ مُلک الہ ہے + اسی سے ظہورِ خدا بلا اشتباہ ہے + اسی کی رضا جوئی حق تعالےٰ کی رضا ہے + اسیکی طاعت طاعت رب العلا ہے +

شعر

محمد سرِ وحدت ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے — شریعت مین تو بندہ ہے حقیقت مین خدا جانے
خدا و مصطفا کی کنہ مین ادراک عاجز ہے — محمد کو خدا جانے خدا کو مصطفا جانے
احد نے صورتِ احمد مین اپنا جلوہ دکھلایا — بھلا پھر کس طرح سے کوئی او نکا مرتبا جانے
ہُو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن — اوسیکو ابتدا جانے اوسیکو انتہا جانے
وہی ہے ایک دریا اور دو عالم اوسکی موجین ہین — غریقِ بحرِ عرفان ہو تو پھر یہ ماجرا جانے
محمد فی الحقیقت آفتابِ لا یزالی ہے — اوسیکے نور کا دونو جہان مین پرتوا جانے

پھر جب وجودِ پُر جود آدم علیہ السلام کو آراستہ کیا + تو اوسکو حق تعالیٰ نے اپنے روحِ پُر فتوح سے پیراستہ کیا + پس روح آدم علیہ السلام روحِ محمدی سے

سے پیدا ہوا + ابو البشر ابو الارواح سے ہویدا ہوا + پس باطن مین آدم علیہ السلام فرزندِ رسولِ کریم ہے + اگرچہ ظاہر مین اونکا فرزند صاحبِ خُلقِ عظیم ہے +

شعر
وَلِلّٰہِ رَبُّ الْبَرِیَّۃِ دَرُّمَا فِی التَّآئِیَّۃِ

وَاِنِّیْ وَاِنْ کُنْتُ ابْنَ آدَمَ صُوْرَۃً	وَلِیْ فِیْہِ مَعْنًی شَاھِدٌ بِاُبُوَّتِیْ

شعر
وَلِلّٰہِ مَا اَفَادَ فِی الْفَارِسِیِّ وَ اَجَادَ +

گر بصورت من ز آدم زادہ ام	در حقیقت جدِّ جدِّ اُفتادہ ام

اور ایسا ہی ارواح اولادِ آدم علیہ السلام + اور سائر ارواحِ علویات وسفلیات بالتمام + فرزندِ جناب رسولِ کریم ہین علیہ الصلوۃ والسلام لہذا فرمایا جناب رسول کریم نے علیہ الصلوۃ الملک العلام + کہ آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیام + یعنے حضرت آدم اور سائر خلائق بالضرور + میرے لوا کے زیر سایہ ہونگے یوم النشور + پس حقیقت روح سے کیونکر ماہر نہون جناب رسول الکریم ولاعبرۃ لما یخرصہ المنکر الاثیم + کیونکہ اس مدعا پر خود ناطق ہے کتاب مستطاب قدیم + کہ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ اَیُّھَا الْفَھِیْمُ + یعنے قوم یہود ایسا پہچانتی ہے رسولِ کریم کو آشکار + جیسا کہ وہ پہچانتے ہین اپنے بیٹونکو بلا انکار + بلکہ ولی اللہ بھی حقیقت روحانی سے ماہر ہے + ہر طور سے سِرّ روحانی اوسپر ظاہر ہے + اور یہ امر حدیث مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ سے خود باہر ہے + کیونکہ معرفتِ نفس مین معرفتِ روحانی داخل ہے + اور معرفتِ نفس سے معرفتِ خدا حاصل ہے + اور جب ولی کو معرفتِ خدا حاصل ہوئی جو غیب الغیب ہے + تو ولی کو معرفتِ روحانی حاصل ہونے مین کیا ریب ہے +

واللہ الھادی وعلیہ اعتمادی ۔ اے عزیز پُر تمیز اگر مکہ معظمہ میں ادائے حج وعمرہ آشکار ہے ۔ تو مدینہ منورہ بھی اس عبادت سے پُر انوار ہے۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ لہ واصحابہ الکرام من خرج علی طھر لا یرید الا مسجدی ھذا لیصلی فیہ کانت بمنزلۃ حجۃ رواہ البیہقی وغیرہ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ لہ واصحابہ البررۃ العظام من تطھر فی بیتہ ثم اتی مسجد قباء فصلی فیہ صلوٰۃ کان کاجر عمرۃ رواہ ابن ماجہ وغیرہ بسند جید عن سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ وروی الامام احمد والحاکم وقال صحیح الاسناد ورواہ غیرھم ایضاً رضی اللہ عنہم بلفظ من توضأ فاحسن وضوئہ ثم جاء مسجد قباء فرکع فیہ رکعتین کان لہ کعدل عمرۃ وروی ابن شبۃ عن سعید بن الرقیش الاسدی قال جاءنا انس بن مالک رضی اللہ عنہم الی المسجد قباء فصلی فیہ رکعتین الی بعض ھذہ السواری ثم سلم وجلس وجلسنا حولہ فقال سبحان اللہ ما اعظم حق ھذا المسجد لو کان علی مسیرۃ شھر کان اھلاً ان یوتی فمن خرج من بیتہ یریدہ متعمداً الیہ لیصلی فیہ رکعتین اقبلہ اللہ باجر عمرۃ قال ابو غسان ومما یقوی ھذہ الاخبار ویدل علی تظاھرھا فی العامۃ والخاصۃ قول عبدالرحمٰن ابن الحکم ۔

شعر

وایم اللہ قد اقررت عینا
من المتعمّرات الی قبائی

ملخص الکلام فی ھذا المرام یہ کہ جو شخص اپنے گھر سے باطہارت کاملہ مسجد

نبوی مین اِس قصد سے آوے ✦ کہ اوسمین نماز پُر نیاز باشوق و ذوقِ جان و جنان بجالاوے ✦ تو حق سُبحانہ تعالیٰ شانہ ثواب حج کامل کا اوسکو عطا فرماوے ✦ اور جو شخص باوضوئے تام اِس ارادے سے مسجدِ قبا مین جاوے ✦ کہ بامدادِ آلہی ادائے دو رکعت یا چار رکعت نماز اوسنے ظہور مین آوے ✦ تو حق تعالیٰ ثواب عمرۂ کامل کا اوسکے نامۂ اعمال مین تحریر فرماوے ✦ اس باب مین احادیث قویّہ اور اخبار و آثار مرضیہ بسیار ہین ✦ اور اونکی صحت پر متفق حضرات مُحدّثینِ کبار ہین ✦ اور یہ امر بھی ازبسکہ ظاہر و عیان ہے ✦ ہر خاص و عام پر ہویدا بیگمان ہے ✦ کہ ادائے حج ایکسال مین ایک مرتبہ سے زیادہ نہین ہوتا زینہار ✦ اور ادائے نماز مسجدِ نبوی مین ہر روز چند بار حاصل ہونا ممکن ہے بلاانکار ✦ اور ہزارہا نمازی اوس نعمتِ عظمیٰ سے مشرّف ہوتے ہین لیل و نہار ✦ پس مدینہ منوّرہ کیونکر افضل نہو مکہ معظمہ سے عند اولی الابصار ✦ مگر جس شخص کا نورِ فطرت مفقود ہوا اور اصل مین وہ ہے اہلِ نار ✦ تو وہ کیونکر دیکھے مدینۃ السّلام قبۃ الاسلام کے انوارِ پُر اسرار ✦ اور کیونکر منکشف ہون اوسپر مقرِّ حبیبِ قدیم منظرِ محبوبِ عظیم کے اسرار پُر انوار ✦ کہ وہ کنزِ مخفی سے ہویدا ہین باطن اونکا احدیت ہے عند اولی الابصار ـ شعر

بیا تا در مدینہ نورِ احمد	بہ بینی از در و دیوار لامع
جمالِ مُصطفا بے پردہ بینی	چو خورشیدی کہ بے ابرست طالع
بیا ای کورِ چشمِ تیرہ باطن	بہ بین ہر گوشہ صد برہان ساطع
بروقِ شبہ سوز آنجا لوایح	بدورِ دین فروز آنجا سواطع

نجوم ابتدا آنجا فروزان	شموس اصطفا آنجا طوالع
چو از ناری کجا تو نوربینی	بود ہر کس باصل خویش راجع
چرا با خویش دشمن گشتہ تو	چہ خود را میزنی بر سیف قاطع
ولیکن کے توانی دید آن نور	چو نور فطرتت گردید ضائع
نصیحت کردمت دیگر توادانی	فان الدین عند اللہ واقع

قال فی منهل الصفا والتحبیر والجامع الکبیر وغیرها من زبر النحاریر ان الامام مالکؒ نبراس الوداد والمسالک، قدس اللہ سرہ، وافاض علینا برّہ کان یقول حجی زیارۃ قبر حبیب الرحمٰن، وصلاتی فی جوار طبیب العصیان، افضل من حج بیت اللہ المنان، وکان لا یتوجہ الی بیت اللہ المتعال، مع کونہ صاحب المروّۃ والاموال، وکان یصرّح فی اکثر الاحوال، بانہ فی قبرہ علیہ الصلوۃ والسلام، وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام، کعبۃ اللہ الملک العلام، وسرّ اسرار الاحدیّۃ علی الدوام، وھو الحقیقۃ المحمدیّۃ والمادۃ الاحمدیّۃ، واصل الحقائق السرمدیّۃ، وحیاۃ الارواح الابدیّۃ، ولا یخفی ان وجود الکعبۃ من وجودہ، وتنزل الرحمۃ علیها من جودہ وکان یخشی من بعد جوار سیّد الثقلین، ویبکی حتی یتقاطر لحیتہ من دموع العینین، ویذکر اختیار سیّدنا عثمان بن عفان، شهادۃ نفسہ النفیسۃ علی الهجران، ودعائہ اللّٰھمّ ارزقنا شهادۃ فی سبیلک وامتنا فی جوار حبیبک فلما وعدنا اللہ اماما مالک منجی الخلائق عن المهالک بان لا یقبض روحہ اللطیفۃ الا فی جوار حبیبہ فی المدینۃ الشریفۃ

وامرهٔ بالحج مرۃ باداء المناسک وفعلی عدۃ اللہ حج مرۃ اما منا المالک
رضی اللہ عنہ بلطفہ القدیم وعنا بود ادہ مع الحبیب الکریم علیہ افضل الصلوات
واکمل التسلیم یعنی کتاب منہل الصفا اور تفسیر تجبیر مین مذکور ہے جامع کبیر وغیرہا
کتب معتبرہ مین بھی مسطور ہے کہ تحقیق حضرت امام مالک عاشق صادق ہادی السالک
قدس اللہ سرہٗ وافاض علینا برہٗ دائم اسطور فرماتے تھے محبین صادقین کو
افضلیت مدینہ منورہ سناتے تھے کہ حج میرا زیارتِ روضۂ جناب رسول
کریم ہے اور نیز ہر زمان و ہر آن صلوات و تسلیمات خدائے قدیم ہے
اور نماز پڑھنا میرا مسجدِ نبوی مین بالسرور حج بیت اللہ سے افضل واکمل
ہے بالضرور اور باوجود ثروت کثیرہ وحصولِ اموال وغیرہ متوجہ نہین ہوتے
تھے طرف بیت اللہ العلام اور قصدِ حج کعبہ نہین فرماتے تھے علی الدوام
اور اکثر احوال ایسا بیانِ صحیح فرماتے تھے محبین حاذقین کو مژدۂ جان بخش
سناتے تھے کہ تحقیق قبر شریف جناب رسول کریم علیہ اطیب الصلوٰۃ والتسلیم
مین لاکلام دو چیز مسعود موجود ہے نزدِ محققان آئمہ اسلام ایک تو
لبّ لبابِ ارض کعبۂ زکیّہ اور دوسرا سرّ اسرار حضرتِ احدیّہ اور وہی
ہے سرِّ حقیقتِ محمدیّہ اصلِ فیوض حضرتِ احمدیّہ وہی سرِّ ساجد و مسجود
ہے وہی حقیقتِ عابد و معبود ہے اوسی سے وجودِ ہمہ موجود ہے
لابدا اوسی سے بقاء ہر وجود ہے اوسکی جود سے کعبہ حضرتِ ودود ہے
اوسکی رحمت سے رحماتِ کعبۂ محسوب ہے اوسی سے تنزل رحمت صباح و
رواح ہے اوسی سے حیاتِ ابد الاباد ارواح ہے اوسیکا شمۂ فیض عرضیات

وفرشیات ہے اور سیکا کرشمہ جنات و مزین سماوات ہے و للہ العفار

درِّ ما فی ھذہ الاشعار

شمس علی قطب الکمال مضیئة ۔۔۔ بدر علی فلک العلا سیرانه

اوج التعاظم مرکز العز الذی ۔۔۔ لرحی العلاء من حوله دورانه

فالخلق تحت سماء علاه کخردل ۔۔۔ والامر یبرمه هناک لسانه

والکون اجمعه لدیه کخاتم ۔۔۔ فی اصبع منه اجل اکوانه

وتطیعه الاملاک من فوق السما ۔۔۔ واللوح ینفذ ما قضاه بنانه

وله المقام وذلک المحمود ما ۔۔۔ لم یدره من شان تعالی شانه

هو در بحر الوهة وخضمها ۔۔۔ هو سیف ارض عبودة ومعانه

هو ماؤه هو واوه هو باؤه ۔۔۔ هو سینه والعین بل انسانه

هو قافه هو نونه هو طاؤه ۔۔۔ هو نوره هو ناره هو رانه

عقد اللواء محمد وثنائه ۔۔۔ فالحمد هو والاکوان اوانه

والعرش والکرسی ثم المنتهی ۔۔۔ مجلاه ثم محله ومکانه

وطوی السموات العلا بعروجه ۔۔۔ طی السجل کمثل لج کتبانه

انبا عن الماضی وعن مستقبل ۔۔۔ کشف القناع وکم اصاب برهانه

انبا عن الاسرار اعلانا ولم ۔۔۔ یفش السریرة لو اراد اعلانه

حاشاه لم تدر فی لاحمد غایة ۔۔۔ اذ کل غایات النهایة آنه

صلی علیه الله مهما زمزمت ۔۔۔ کلم علی معنی یروج بیانه

اور دائم ہراسان ولرزان ہوتے تھے مہجور رہنے قبر جناب رسول کریم سے +
اور ہمیشہ روتے تھے دور رہنے ہمسائگیئے نورِ قدیم سے + یہان تک کہ دونو
چشمون سے ایسی دو نہرِ اشک جاری ہوتی + کہ اوسنے آپکی ریش مبارک
سیراب ہوکر ایک لڑی موتیونکی زمین پر ساری ہوتی + اور اوس حالت سے
ایک ایسی حالت آپکے دلِ نورانی پر طاری ہوتی + کہ آپکی زبان فیض عنوان سے
ذکرِ شہادت حضرت عثمان علیہ الرضوان ایسا ظہور مین آتا + کہ دلِ محبین صادقین
اوسنے نہایت و بغایت سرور مین آتا + اور وہ یہ ہے کہ حضرت عثمان ابن
عفان نے قبول کیا شہادت اپنے نفس کی بصد اختیار + اور نہ ترک کیا
شہر مدینہ باسکینہ کو بسبب حصولِ جوار سیّدِ مختار + اور حق سبحانہ تعالی شانہ
سے اسطور دعا مانگتے تھے لیل و نہار + کہ ہمکو شہادت نصیب کر تیرے لئے خالصا
مخلصا اے پروردگار + اور موت نصیب کر ہمکو تیرے حبیب کے ہمسائگی مین اے
کردگار + پس جبکہ امام مالک سے وعدہ کیا حق تعالی نے بالطفِ بسیار + کہ نہ
قبض کرینگے ہم روح پُر فتوح کو تیرے جسم طاہر سے زینہار + مگر قُربِ حبیبِ خدا
علیہ الصلوٰۃ والثنا مین اے پروانۂ شمع انوار + تیرا اور تیرے حبیب کا اسی
مدینہ دلِ عشّاق کے نگینہ سے حشر کرینگے روزِ شمار + پس اسی وعدے
پر حق تعالی نے امام موصوف کو امر کیا کہ حج بیت اللہ ادا کرین ایک بار + پھر
حضرت امام مالک نے ایک مرتبہ حج بیت اللہ کیا حسب وعدۂ ایزدِ غفار +
اے اللہ راضی ہوا اوس امام ہمام سے علی الدوام + اور ہم گنہگارون
شرمسارون سے بالطفِ تام + طفیل و دادِ امام موصوف کے مع سیّد الانام

علیہ وعلی آلہ واصحابہ الکرام + افضل الصلوات واکمل التسلیمات الی مرورالیالی والایام + اور وہ جو رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے وقت ہجرت مکہ معظمہ کو خطاب فرمایا کہ ای بلد امین + تو میرے نزدیک محبوب ترین بلاد ہے بالیقین + اور ایک روایت مین مکہ خیر بلاد اللہ مذکور ہے + اور احب ارض اللہ بھی مسطور ہے + تو اوسمین اسرار بسیار ہین + اہل سر سر نکتہ کا ہین + ازانجملہ یہ کہ وہ قول پیش از اظہار افضلیت مدینہ منورہ بوحئے پروردگار ہے + اور بعد اوس وقت کے اظہار افضلیت مذکورہ نہ مخالف اخبار وآثار ہے + کیونکہ مکہ معظمہ کا ظہور احب ارض اللہ اوس وقت مین ہونا ثابت بلاانکار ہے + اور بعد اوسکے اظہار احب ارض اللہ مدینہ منورہ کی شان مین مقصود کردگار ہے + اوس وقت مین مکہ معظمہ کا خیر بلاد اللہ ہونا مشہور ہوا + اور اسوقت مین مدینہ منورہ کا افضل ہونا ہی مذکور ہوا + اوس وقت اوسی کی خیریت کا اشتہار ہوا + اور اسوقت مین اسی کی افضلیت کا اظہار ہوا + اگرچہ علم آلہی مین مدینہ منورہ ہی افضل بلاد اللہ تھا + اما اوس وقت شہرت مین مکہ معظمہ ہی اجل بلاد اللہ تھا + اوس وقت مین اوسیکا افضل ہونا بہر خدا ضرور تھا + اور اسوقت مین اسیکا اجل واکمل ہونا برائے مصطفا منظور تھا + نہ وہ اشتہار اس اظہار کو مانع ہے + نہ یہ اظہار اوس اشتہار کو سامع ہے + ہر ایک اشتہار و اظہار اپنے وقت پر لامع ہے + پس کیونکر اس امر مین منکر اعتراض کا طامع ہے + آیا نہین دیکھتا تو وہ فرمان واجب الاذعان پروردگار + جو قرآن مجید فرقان حمید مین ایسا ہے نگار + جو بنی اسرائیل اور بنی مریم کے حق مین ہوا ہے آشکار + یابنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین

یعنے ای بنی اسرائیل یاد کرو تم ہماری اُن نعمتون کو جو اِنعام کیا ہمنے تمہارے
آبا وَاجداد پر بالیقین + مثل انزال مَن وسلویٰ اور تظلیلِ غمام + اور جاری کرنا
پانی دوازدہ چشمے کا ایک پتھر سے وادیئے تیہ مین لاکلام + اور سوا انکے دیگر عطیات
مرضیات واکرام + اور فضیلت دیا ہمنے تمارے آبا وَاجداد کو اے یہود + اوپر
اوس اہلِ عوالم کے جو اوسوقت مین تھے موجود + پس عالمین سے اونکے زمانے
کا اہل عوالم ہے معہود + نہ اہل عوالم مطلق تا روز پر سوز موعود + اور ایسا ہی
بی بی مریم کے حق مین یہ فرمانِ مُبین + وَاصْطَفَاكِ عَلٰى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ + یعنے
تیرے زمانے کی عورتون مین تو پسندیدہ ہے + اون سب پر تجھے فضیلت اونسے
تو ہی برگزیدہ ہے + پس دونو عالمین مین استغراق عرفی معہود ہے + نہ استغراق
حقیقی مقصود ہے + یعنے تخصیص اونکے زمانے کی وہان مراد ہے + اور مراد مُطلق
زمانہ ہر دو جاے مین نامراد ہے + کیونکہ اُمّتِ محمدیہ کو سائر اُمم پر فضیلت
آشکار ہے + چنانچہ کلام قدیم قرآن کریم مین یہ آیت پُر ہدایت نگار ہے + کُنْتُمْ
خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ + اور ایسا ہی
اخبار وآثار واجماعِ اُمت سے روشن ہے اور اَظہر + اور بی بی مریم سے خدیجہ کُبریٰ افضل
علی الاطلاق ہین + اور بی بی مریم سے حضرت عائشہ صدیقہ اور فاطمہ زہرا افضل
بالاتفاق ہین + رضی اللہ عنہا وعنا بحرمتہا + قال فی روح البیان + وغیرہ من
تفاسیر القران + یا بنی اسرائیل اذکروا ای اشکروا نعمتی التی انعمت بہا علیکم بانزال المن
والسلوی وتظلیل الغمام وتفجیر الماء من الحجر وغیرہا و ذکر النعم علی الآباء الزام الشکر
علی الابناء فانہم یتشرفون بتشرفہم ولذلک خاطبہم فقال تعالٰی فضلتکم ولم یقل فضلت اٰباءکم

لان فی فضل ابائهم فضلهم وقوله تعالیٰ وانی فضلتکم علی العالمین من عطف الخاص
علی العام للتشریف ای فضلت اباءکم علی عالمی زمانهم بما منحتهم من العلم والایمان
والعمل الصالح وجعلتهم انبیاء وملوکا مقسطین وهم اباؤهم الذین کانوا فی عصر
موسیٰ علیه السلام وبعده قبل ان یغیروا وهذا کما قال فی حق مریم واصطفاكِ
علی نساء العالمین ای نساء زمانكِ فان خدیجة وعائشة وفاطمة رضی الله عنهن
افضل منها فلم یکن لهم فضل علی امة سیدنا محمد صلی الله علیه وآله وسلم قال الله تعالیٰ
فی حقهم کنتم خیر امة اخرجت للناس فالاستغراق فی العالمین عرفی لا حقیقی

اے لبیبِ ذکی و اے اریب صفی سببِ افضلیتِ مدینہ منورہ حلولِ رسولِ مقبول
اوس شہرِ شریف مین بلا انکار ہے + اور موجبِ اجملیت و اکملیتِ مدینہ طیبہ
دوام قیام سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام اوس بلدِ منیف مین تا روزِ شمار ہے +
اور ظہورِ و فورِ نصرتِ دینِ متین اوس بلدِ حبیبِ ارحم الراحمین سے ازبسکہ
بسیار ہے + اور کثرتِ نزولِ احکامِ رب العالمین اور اکمل دینِ سید المرسلین
صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین بھی اوسی شہرِ شہیر اور بلدِ منیر سے آشکار ہے + اور وقت
ہجرت جملہ امورِ مذکور اوس شہرِ پُرنور مین مفقود و معدوم تھے + اگرچہ علمِ الٰہی و فراست
سیدِ بیناہی مین وہ ہمہ اسبابِ فضیلت موجود و معلوم تھے + پس اوس وقت
مین مکہ معظمہ کا خیر بلاد اللہ ہونا ہی مشہور تھا + اگرچہ حقیقت مین مدینہ منورہ کا
افضل بلاد اللہ ہونا ہی بالضرور تھا + پس وقتِ ہجرت مکہ مکرمہ کے حق مین
فرمان خیر بلاد اللہ مدینہ منورہ کی افضلیت کو مانع نہین + بہ سبب فرمانِ مذکور
مکہ مکرمہ مدینہ معظمہ سے افضل ہو سکو عاقل ہرگز سامع نہین + کیونکہ بعد فرمانِ

مسطور جناب حبیبِ غفور نے مدینہ منور مین حلول پُر نور فرمایا + اور ورودِ دوام
قیام سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تا یوم القیام اوسی شہر مین ظہور پایا + اور
حصولِ خیراتِ کثیرہ اور وصول برکات وغیرہ اور اعلا مراتبِ دینیہ اور اسنے
مآربِ دنیویہ نے مدینۂ پُر سکینہ مین چہرہ دکھلایا + اور طولِ اقامتِ ذاتِ
سید الکائنات علیہ اطیب الصلوٰۃ والتسلیمات جو معدنِ جمیع فضائل و شمائل
اظہر من الشمس ہے اوسی شہر سے ہویدا ہے + اور ہمہ اقسامِ فضیلتِ دینیہ اور
جملہ انواعِ خیریتِ دنیویہ کا مرجع جو وہی ذات قدسی صفات اَبْيَنَ مِنَ الْاَمْسِ
ہے وہ سب مثلِ پروانہ اوسی شمع پر شیدا ہے + اور جب وقتِ معہود بہ افضلیتِ
مقصود نے اوس شہرِ محمود کے لیے جلوۂ موعود دکھلایا + تب جنابِ رسولِ کریم
علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے برکت و محبت اور خیر و مودت مکہ معظمہ سے اکثر و اوفر مدینہ
منورہ کے لیے استدعا فرمایا + کہ اللّٰھم حبب الینا المدینۃ کحبنا مکۃ بل اشد
اور اس دعوت نے لاریب نزدِ خدائے جل جلالہ و عم نوالہ خلعتِ قبولیت پایا
لہٰذا احادیثِ نفیس مین جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے ایسا بیان
صدق عنوان آیا + کہ ما علی الارض بقعۃ احبُّ الیّ من ان یکون قبری
بھا منھا اور حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے + اور حضرت سیدنا
ابو بکر الصدیق سے بھی مسطور ہے + اور یہی اصل اجماع تفضیلِ مدینہ منورہ بالضرور
ہے + کہ لیس فی الارض بقعۃ اکرم علی اللہ من بقعۃ قبض فیھا نفس نبیہ
صلی اللہ علیہ وسلم + اور ابو یعلی اپنی اسناد سے ایسی روایت لایا ہے + کہ جناب
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ سمعتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یقول لایبغض النبی الا فی احب الاماکن الیہ اور جو زمین محبوب سیدِ مختار ہے ÷ لاریب وہی زمین محبوب پروردگار ہے ÷ کیونکہ حُبِ خدا ئے عظیم تصدیق بر حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہے اون دونو حُبّون مین کمال اتحاد ہے ÷ دوئی اور اتحاد مین تضاد ہے ÷ پس دوئی دور کر وہی ایک مراد ہے ÷ اوسی ایک مراد کی وداد سے دل شاد ہے ÷ اوسی دل شاد پُرسداد سے سبکی یاد ہے۔

شعر

	شد مراد رہر دو عالم اوست دوست دوستی با دیگران بر بوئے اوست	

اور مستدرکِ حاکم مین ایسا مسطور ہے ÷ شرطِ صحیحین پہ مذکور ہے ÷ کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اسطور کیا استدعا ÷ پس حق سبحانہ تعالیٰ شانہٗ نے قبول کیا اوسکو بلا امترا ÷ کہ اللھم انک اخرجتنی من احب البقاع الیّ فاسکنّی فی احب البقاع الیک ای فی موضع تصیرہ کذلک فیجتمع فیہ الحبان ÷ حبّ اللہ وحبّ حبیب الرحمٰن فظھر اجابۃ الدعوۃ وصیرورتھا احب مطلقا من ذلک الزمان حتی کان حبیب الملک الودود الحنان ÷ بجرث دابتہ اذا راٰھا من حبھا فی الجنان ÷ وما کان احب الی اللہ ورسولہ المختار ÷ کیف لایکون افضل عند اولی الابصار ÷ ولھذا افترض اللہ العزیز العلام ÷ علی حبیبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ÷ الاقامۃ بھا الی ان یحشر من ذلک المقام ÷ وحث ھو علی الاقتداء بہ سائر اھل الاسلام ÷ فی سکناھا والموت بھا الی یوم القیام ÷ ھذا ما اتفق علیہ الائمۃ الاعلام ÷ لاجماع الصحابۃ علی افضلیۃ دار السلام ÷ علی مکۃ المکرمۃ

ایها المومنون الفهام + ولا عبرة بما یخرصه الضریر الطغام + اللهم آمنا علی ذالک
الاعتقاد التام هذا من التحبیر و التحریر والله یهدی به البصیر + ملخص
چارون احادیثِ مذکورہ کا جو تجبیر سے ہوئین ہین نگار + یہ ہے کہ دعا کیا
جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کہ اے پروردگار + محبوب کر
ہمارے نزدیک مدینہ مکرمہ کو باصدعز و وقار + جیسا کہ محبوب ہے ہمارے
نزدیک مکہ معظمہ بلکہ اوسّے نہایت بسیار + پس حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے
دعائے مذکور کو قبول فرمایا + اور محبوبیت و فضیلت مدینہ منورہ کی
اظہار مین لایا + تو مدینہ باسکینہ محبوب ترین بلاد اللہ ہوا نزدِ سید الانام
صلی اللہ وسلم علیہ وعلیٰ آلہ البررۃ الکرام + یہانتک کہ مدینہ رحمتِ خزینہ
کی فضلیت کا آپنے اِسطور کیا اشتہار + کہ روئے زمین پر اوس شہر
سے کوئی جائے میرے نزدیک محبوب تر نہین زینہار + اور نہ محبوب تر ہے
اوسّے کوئی جائے نزدِ پروردگار + کہ جس شہر مین میری قبر ہو بفرمانِ
ایزدِ غفّار + اور اِسطور بھی دعا کیا رسول مقبول نے علیہ الصلوٰۃ والسلام +
کہ اوس شہر سے ہجرت کیا مینے تیرے امر سے اے ملکِ علّام + جو تمام
شہرون سے محبوب تر تھا میرے نزدیک لاکلام + اب سکونت دے تو
مجکو اوس شہر مین جو محبوب تر ہے تیرے نزدیک علی الدوام + یعنے ایسے
شہر مین جو تیرے اور میرے نزدیک محبوب ترین سائر بلاد ہو + جامع
عُبتینِ حبیبین و معدنِ وداد ہو + جسّے میری اُمت عالی ہمت کو دین و دنیا
کا حصول سداد ہو + وہ حصولِ وداد کہ جسّے دارین کا ہمہ وصول مراد

ہو + اوس وصول مراد سے میرا دل نہایت شاد ہو + ۵

ہوا فرمانِ ایزد جب ہویدا	کہ اے محبوبِ دلہا تجھپہ شیدا
تو کر مکّے سے ہجرت اب نمودار	کہ ہون خلقت مین ظاہر اوسکے اسرار
رہین خواری و ذلّت مین یہ کفّار	کرین تجھپر فدا دل جملہ انصار
خدایا تب ہوا مین رخت بردار	زسوزِ دل بعزمِ ہجرتِ دار
تو لدگاہ میرا ہے جو پُرنور	دلِ خلقِ عوالِم جسکے مسرور
ہوا رحمت کا چشمہ جس سے فوّار	ہوئے اوسپر ملائک بسکہ دوّار
جو ہے مکّے مین کعبہ تیرا خانہ	وُہ طیرِ دل کا دائم آشیانہ
سماعیلی خلیلی وہ بنا ہے	جلیلی ذات کی اوسپر ثنا ہے
جو بندے خاص تیرے تجھپہ قربان	وہ طائف اونکا دائم بادل وجان
وہ لابد مجھپہ دائم بسکہ شیدا	تیرے انوار اوس گھر سے ہویدا
وہ ہے بلدِ امینِ آمنہ جب	تو ہے وہ آمنًا لاریب یارب
جو وہ بلدِ امین دلپر نگین ہے	تو وہ محبوبتر بس نازنین ہے
جدائی اوسکی مجھپر ناگوارا	ولے اوسنے کیا ہجرت خدارا
وہ ہے نزدیک میرے بسکہ محبوب	وہ محبوبِ ترین ہے بسکہ مرغوب
جو ہو نزدیک تیرے ایخداوند	ہمہ شہرون سے افضل شہر دلبند
وہ ہو خیرِ بلاد اللہ خدایا	احبُّ الارضِ حق نزدِ برایا
وہ ہو محبوبتر چون شمع پیدا	تو دلہا اوسپہ چون پروانہ شیدا
وہ ہووے جامعِ حُبّین لاریب	وہ سب شہرون سے افضل ہو بلاعیب

وہ ہو محبوبتر نزدیکِ غفّار — ہمہ شہرون سے اجمل در ہمہ کار
وہ ہو محبوبتر نزدیک احمد — ہمہ شہرون سے اکمل اور امجد
تو دے اوسمین سکونت مجکو دائم — دل و جان سے رہون مین اوسمین قائم
حیاتِ دنیوی وسمین رہے شاد — کہ نصر اللہ سے ہووے دین آباد
کرون مین فتح اوس بلدِ امین کو — تو ہو حاصل ترقی میرے دین کو
تولدگاہ میرا جسمین پُر نور — وہ دین اللہ سے دائم ہووے مسرور
کرون مین پاک کعبہ مشرکین سے — وہ ہو آباد دائم مُومنین سے
طوافِ خاص بندون سے وہ مسرور — وہ انکے ذکر سے معمور و پُر نور
خدایا جو کہ اسرار نہانی — عیان تجپر توئی یکتائے جانی
جو درد و سوز اُمت کا جنان مین — عیان تجپر نہ ظاہر ہو بیان مین
اگر بخشین تو اونکو تیرے لایق — کہ ہے رحمت غضب پر بسکہ فائق
مُلوّث جبکہ آوین وہ گنہگار — تو مغفورین جاوین بادلِ زار
وہ جاوین چشم گریان سینہ بریان — وہ ایمان سے نہون زنہار عریان
وہ تیرے پاس با ایمان آوین — وہ تیری دید سے پھر دید پاوین
کہ وہ میری شفاعت کے سزاوار — تو ایمان پر وہ گذرین جملہ زوّار

خیوری بھی طفیلِ جملہ زوّار
رہے دیدارِ احمد سے وہ سرشار

قال نبیّنا علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ البررۃ الکرام من زار قبری و
وجبت لہ شفاعتی وفی روایۃ حلت لہ شفاعتی رواہ الدارقطنی وابو الشیخ

وابن ابی الدنیا عن ابن عمر علیہم رضوان اللہ الاکبر قال العلامہ والحبر الفہامہ محمد بن الزرقانی فی شرح المواہب للقسطلانی علیہم الرضوان الصمدانی و فائدۃ البشری بموتہ علی الاسلام واضافۃ الشفاعۃ الی ذاتہ الشریفۃ لافادۃ انہا عظیمۃ اذ ہی تعظم بعظم الشافع ولا اعظم منہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا اعظم من شفاعتہ کما صرح بہ العلماء الاعلام کالسبکی وغیرہ رحمہ اللہ العلام

من زار قبر محمدٍ ۔۔۔ نال الشفاعۃ فی غدِ
باللہِ کرر ذکرہ ۔۔۔ وحدیثہ یا منشدِ
وجعل صلاتک دائما ۔۔۔ جہرا علیہ تہتدی
فہو الرسول المصطفا ۔۔۔ ذو الجود والکف الندی
وہو المشفع فی الوری ۔۔۔ من ہول یوم الموعدِ
والحوض مخصوص بہ ۔۔۔ فی الحشر عذب المورد

صلی علیہ ربنا
ما لاح نجم الفرقدِ

کیا مقبول حق نے اوس دعا کو ۔۔۔ کیا مبذول احمد پر عطا کو
ہوا فرمانِ حق یا نورِ نوری ۔۔۔ دلِ خلقت ہوا جس سے سروری
وہ ہے شہرِ مدینہ باسکینہ ۔۔۔ وہ ہے لاریب رحمت کا خزینہ
کرون مین اوس سے نصرت کا دفینہ ۔۔۔ عیان اوس پر جو ہین زمرِ آمینہ
کرون مین فتح مکہ جو ہے متینہ ۔۔۔ مدینے سے جو ہے از بس رصینہ
جو آوین زائرین اہل سفینہ ۔۔۔ مدینے مین وہ ہون باشرح سینہ

جو ہے تیری شفاعت لبس رزینہ
تو ہو وین زائرین اوسے تمینہ

جو ہے دربار تیرا لبس رکینہ
کہ جسکا عرش ادنیٰ ایک زینہ

مشرّف اوسے ہو عینِ اینہ
کہ ہے دل پر محبت کا نگینہ

نہ مانے اسکو جو ارذل کمینہ
ہوا پیدا وہ از نطفۂ لعینہ

وہ ہو نارِ جہنم مین رہینہ
کہ از ابنِ مغیرہ وہ قرینہ

خیوری جسکا ہے نفسِ سمینہ
تو کب مانے وہ کلماتِ مبینہ

محبو کیا ذلیلون سے سروکار
طلب اونکی ذلیلون کو سزاوار

حبیبی کا ہوا مسکن جہان پر
وہی محبوب تر باللہِ اکبر

منزہ ہے خدا اگرچہ مکان سے
زمان سے وہ قدیمی بھی نشان سے

ولے میرا خدا ہے در مدینہ
دلِ انگشتری پر چون نگینہ

خدا کا استوا عرشِ برین پر
مدینے کا ہوا فرشِ زمین پر

نہین بلکہ اوسیکا استوا ہے
وہی دو نو پہ بھی غالب سدا ہے

قدمبوسی سے یہ فرشِ زمین ہے
تصدّق نعل پر عرشِ برین ہے

مدینے مین جو لولاکی امین ہے
وختم الانبیا و مرسلین ہے

وہی اصلِ وجودِ جملہ عالم
وہ اکرم امّ اصلِ روحِ آدم

نہین بلکہ وہی روحِ الٰہ ہے
وہ روحِ روحِ خلقت کی پناہی

محمدؐ سے خدا پیدا ہوا ہے
تو احمد پر خدا شیدا ہوا ہے

نہوتے وہ اگر پیدا زمین پر
تو کب ہوتا خدا عرشِ برین پر

وہ کعب کعبہ ہین زمین پر
وہی عرش متین عرش برین پر

وہی اصل فضیلت سب سے افضل
وہی نور خدا ہے سب سے اجمل

مدینہ جبکہ جار مصطفا ہے
تو مکے سے وہ افضل برملا ہے

ہوئی جب جلد مصحف جار قرآن
تو اوسکو ہے شرافت اتنے ہر آن

تو مس اوسکو کرے الا مطہر
جو ہو غسل و وضو سے پاک اطہر

کہ ہے تعظیم اوسکی عز قرآن
وہ حرمت مین برابر مثل فرقان

ہوئی جب جلد کو تعظیم حاصل
جوار مصحفی سے نزد واصل

تو مکے سے مدینہ کیون نہ افضل
جوار مصطفا سے نزد اکمل

گلستان مین یہ غنچہ ہے شگفتہ
نظفلون پر خیوری وہ نہفتہ

گل خوشبوئے در حمام روزے
رسید از دست محبوبے بدستم

بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری
کہ از بوئے دلاویز تو مستم

بگفتا من گل ناچیز بودم
ولیکن مدتے با گل نشستم

جمال ہمنشین در من اثر کرد
وگرنہ من ہما خاکم کہ ہستم

ہوئی کعبے سے مکے کو شرافت
ملی کعبے کو احمد سے لطافت

شرافت بھی لطافت اونکو لاریب
ملی احمد سے بے نقصان و بے عیب

تو جو اصل شرافت کا ہوا جار
وہی اشرف وہی الطف ازان دار

وہ دار پادشاہ دو جہان ہے
جہان جنکے قدم سے بانشان ہے

وہ دار نور ایمان باامان ہے
امان ایمان اوسی سے درجنان ہے

وہ در جسمِ جہان چون دل ہویدا — تو اہلِ دل ہمہ اوسپر ہین شیدا
مدینہ مسکنِ نورِ خدا ہے — خدا پر جو فدا اوسپر فدا ہے
وہی نورِ زمین و آسمان ہے — وہی یکتا حبیبِ لامکان ہے
اساسِ قبۂ جملہ عوالم — وہی یکتا وہی اصلِ ادادِم
وہی فاتح وہی خاتم بلاریب — وہ شرکت سے منزہ ہے بلاعیب
دُرِ صلوات و تسلیماتِ ایزد — تصدق باد بر نورِ محمد
سبھی اونکی آل پر جو چون سفینہ — دگر او نیر جو ہین اہلِ مدینہ
صحابہ اور ازواجِ نبی پر — نجومِ دین جو ہین وہ جملہ رہبر
نثارِ جملہ اشعارِ خلائق — نثارِ جملہ اسرارِ حقائق
الی ابدالابد ہر لحظہ ہر آن — منور نور بخشے چون زبرقان

خیوری پڑھ تو اپنا وردِ امجد
اغثنی یا محمد یا محمد

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ
تَدُوْمُ بِدَوَامِ مُلْكِ السَّرْمَدِ
وَسَلَامًا بَاقِيًا اِلَى الْاَبَدِ
لَاغَایَةَ لَهٗ وَلَا
اَمَدْ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیانِ فضائلِ مدینہ جنابِ رسولِ کریم علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیم

قال فی منہل الصفا والخصائص الکبریٰ وغیرھما فی زبر الکملاء ان من خصائص بلد الرسول معدن الوداد والقبول ان لا یموت فیہ احد من الامۃ الا علی الایمان بشرط کونہ من اھل السنۃ لشرف جوار حبیب الرحمان وقرب مزار طبیب العصیان علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام واتفق علی تلک الخاصۃ ائمۃ المحدثین الاعلام وحضرات اصحاب الکشف الصحیح التام وما انکرھا احد من الحضرات العظام اللھم ارزقنا قرب مزارہ الکریم واکرمنا بشرف جوارہ الفخیم بجاہ حبیبک صاحب الخُلق العظیم علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیم یعنی منہل الصفا اور خصائصِ کبریٰ میں مذکور ہے اور انکے سوا دیگر کُتب کاملین میں بھی مسطور ہے کہ خصائصِ مدینہ منورہ سے یہ امر متحقق بالضرور ہے کہ نہیں مرتا اوس شہر میں کوئی شخص جو اہلِ سنت بے فتور ہے مگر با تصدیق ایمان کے جو سرمایۂ دولت موفور ہے اور یہ نعمتِ عظمیٰ اور عطیہ کبریٰ بسببِ شرافتِ ہمسائگیٔ جناب

رسولِ کریم ہے + قُربِ مزارِ سیدِ مختار سے یہ چشمۂ فیضِ عمیم ہے + اس خاصہ پر متفق ہوئے ہیں ائمہ محدثینِ کرام + اور اسی طور متفق ہیں اوسپر حضراتِ اولیائے عظام + اور کوئی بزرگ خاصہ مذکورہ کا منکر نہیں ہوا زینہار + کیونکہ لاریب وہ متحقق ہے عند اولی الابصار + اے اللہ نصیب کر ہمکو قُربِ مزارِ صاحبِ خلقِ عظیم + اور مشرف کر ہمکو جوارِ سیدِ مختار سے اے خدائے قدیم + علیہ اطیب الصلوٰۃ وازکی التسلیم قال نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ البررۃ الکرام ان المدینۃ مہاجری وفیہا مضجعی ومنہا مخرجی حق علی امتی حفظ جیرانی فیہا من حفظ وصیتی کنت لہ شفیعاً یوم القیامۃ ومن ضیعہا اوردہ اللہ حوض الخبال قیل ما حوض الخبال یا رسول اللہ قال حوض من صدید اہل النار رواہ العلامۃ السمہودی فی خلاصۃ الوفاء بروایۃ خارجۃ بن زید رضی اللہ عنہما وقال نبینا وشفیعنا الاکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یرید احد اہل المدینۃ بسوء الا اذابہ اللہ فی النار ذوب الرصاص وفی روایۃ کما یذوب الملح فی الماء رواہ مسلم رضی اللہ عنہ وروی ابن زبالۃ عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفع یدیہ وقال اللّٰھم من ارادنی واہل بلدی بسوء فعجل ہلاکہ وروی الطبرانی فی الکبیر علیہ رضوان اللہ القدیر من اذی اہل المدینۃ آذاہ اللہ وعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام اول من اشفع لہ من امتی اہل المدینۃ ثم اہل مکۃ ثم اہل الطائف رواہ العلامۃ السمہودی فی خلاصۃ الوفاء رضی اللہ عنہ

یعنے فرمایا جناب رسول کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم نے آشکار + کہ تحقیق شہر مدینہ
میری ہجرت گاہ ہے بفرمانِ پروردگار + اور اوسی شہر مین میرا بستر اقامت ہے
تا روزِ شمار + مراد اس بسترِ استراحت سے قبر شریف ہے بلا انکار + اور اوسی
شہر سے میری جائے برآمد ہے باملائکہ ستّر ہزار + یعنے روضۂ مطہرہ سے قیامت
کے روز میرا حشر کریگا پروردگار + سب انبیائے عظام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام
کے پہلے باصدعزّ و وقار + پس لازم ہے میری اُمت پر حفاظت میرے ہمسایونکی
لیل و نہار + یعنے ہر طور سے اونکے خیر خواہ ہون سائر مومنانِ سعادت شعار +
اور اونکی تعظیم و تکریم مین حسبِ مقدور صدق دل سے رہین خدمت گذار + تو
قیامت کے روز مین اونکی شفاعت کرونگا نزدِ ایزدِ غفار + اور جس شخص نے ضایع
کیا اوس میری وصیت کو جو بالا ہوئی ہے نگار + تو پلاویگا اوسکو حق تعالیٰ اوس
حوضِ خبال سے کہ جسکا پانی ہے ریم اہل نار + یہ حدیث کتاب خلاصۃ الوفا رمین
مسطور ہے + بروایت خارجہ بن زید مذکور ہے + اور وہ کتاب سیدنا علامہ
سمہودی کی مشہور ہے + اور فرمایا جناب رسول کریم + علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم نے
اے فہیم + کہ نہ ارادہ کریگا بدی کا اہل مدینہ سے کوئی بدکار + مگر کہ گلا ویگا اوسکو
حق تعالیٰ فی النار + مثل گلنے رانگے کے آگ مین اے ہوشیار + یہ حدیث
شریف صحیح مسلم مین مرقوم ہے + اور اسی کتاب و روایت سے یہ حدیث بھی متحقق
و معلوم ہے + کہ جو شخص اہلِ مدینہ سے ارادہ بدی کا کرے کسی طور + تو گلا ویگا اوسکو
حق تعالیٰ جیسا کہ نمک گلتا ہے پانی مین فی الفور + اور روایت کیا ابن زبالہ نے
سعید بن مسیّب سے بالیقین + علیہم رضوان اللہ المتین + کہ جناب رسول کریم

نے دونو دست مبارک اوٹھایا + اور بطور دعا زبان فیض عنوان سے فرمایا +
کہ جو شخص ارادہ بدی کا کرے مجھسے اور اہل مدینہ میرے شہر سے اے پروردگار
تو جلدی ہلاک کر تو اوسکو اور نہایت ذلیل و خوار + اور بطور بھی فرمانِ
رسول کریم ہے + اوپر صلوٰۃ وسلام ربّ رحیم ہے + کہ جو شخص اذیت دے اہلِ
مدینہ کو کسی طور + تو لا بد اذیت دے اوسکو حق تعالیٰ فی الفور + اور اوس پر لعنت
خدا اور فرشتون اور تمام آدمیون کی نثار ہو + فرض اور نفل اوسکا مقبول
نہین وہ مردود پروردگار ہو + یہ حدیث معجم کبیر طبرانی مین مسطور ہے +
رضوان ایزد منّان اوپر موفور ہے + اور یہ بھی فرمان سیّد انس وجان آشکار
ہے + درود ربّ ودود اوپر دائم نثار ہے + کہ اوّل شفاعت کرونگا مین اہل
مدینہ کی لاکلام + کہ وہ میرے ہمسایہ ہین حالتِ رنج وراحت مین علی الدوام
پھر شفاعت کرونگا مین اہلِ مکہ معظمہ کی بالضرور + کہ وہ ہین ہمسایگانِ مالکِ
یوم النشور + پھر شفاعت کرونگا مین اہل طوائف کی نزدِ ایزدِ حنّان + کہ وہ
ہین میرے بھائی عبداللہ بن عباس کے ہمسایگان + یہ حدیث خلاصۃ الوفا
مین مسطور ہے + اور دیگر کُتب معتبرہ مین بھی مذکور ہے + وَلِلّٰہِ الملک

الغفار درہما فی ہذہ الاشعار

یا دار خیر المرسلین ومن بہ	ھدی الانام وخصّ بالآیاتِ
عندی لاجلک لوعۃ وصبابۃ	وتشوق متوقد الجمراتِ
ولاعفرن مصون شیبی بینہا	من کثرۃ التقبیل والرشفاتِ
لولا العوادی والاعادی زرتہا	ابداً ولو سحبا علی الوجناتِ

لکن ساھدی من حفیل تحیتی	لقطین تلک الدار والحجرات
ازکی من المسک المفتق نفحۃ	یغشاہ بالآصال والبکرات

وتخصہ بزواکی الصلوٰت
ونوامی التسلیم والبرکات

بیانِ فضائلِ بلد اللہ الامین مولدِ حبیب ربّ العالمین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین

روی القرشی فی مناسکہ لاھل الحب فی مسالکہ عن وھب بن منبۃ اللبیب علیہ رضوان اللہ المجیب ان اللہ تعالیٰ یقول من امن اھل الحرم استوجب بذلک امانی ومن اخافھم فقد حقرنی ولکل ملک حیازۃ حماحوالیہ وبطن مکۃ حوزنی التی اخترت لنفسی ان اللہ ذو بکۃ اھلھا خیرتی وجیران بیتی وعمارھا وفدے واضیاف وفی کنفی وامانی ضامنون علے وفی ذمتی وجواری

شعر

فقل بلسان عرفک یاخلیلی	اذا شاھدت فی المغنی سناھا
وھا انا جار بیتک یا رجائی	وبالاستار ممتسکٌ عراھا
وللجیران والضیفان حقٌ	علی الجار الکریم اذا دعاھا
الیک شفیعنا الھادی المفدّٰی	ومن قد حلّ جھرا فی حماھا

علیہ من المھیمن کلّ وقتٍ ......

صلوۃ غیر منحصر مداہا

وروی الطبرانی فی التشویق۔ رحمہ اللہ بلطفہ العتیق۔ حدیثاً مرفوعاً بان اللہ تعالیٰ ینظر کل لیلۃ الی اہل الارض فاول من ینظر الیہم بالرحمۃ اہل الحرم فمن راٰہ طائفاً غفرلہ ومن راٰہ مصلیاً غفرلہ ومن راٰہ جالساً مستقبل الکعبۃ غفرلہ فتقول الملائکۃ واللہ اعلم بذلک ربنا لم یبق الا النائمین فیقول اللہ تبارک وتعالیٰ والنائمون حول بیتی الحقوھم بھم وروی الطبرانی فی الکبیر وغیرہ من زبر النحاریر عن ابن عباس علیھم رضوان اللہ سلک الناس انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل علی ھذا البیت کل یوم مائۃ وعشرون رحمۃ ستون للطائفین واربعون للمصلین وعشرون للناظرین یعنی وہب بن منبہ سے مناسک علامہ قرشی مین مسطور ہے + کہ اسطور فرمان حضرت ملک منّان با لطف واحسان پرنور ہے کہ جو شخص اہل مکہ معظمہ کو رکھے باامن وامان + یعنی کسیطور اونکو کچھ اذیت ندے کوئی اہل ایمان + تو لابد اونکے لیئے واجب ہو میرا امن بیکران + وہ میری نگہبانی مین لاریب داخل ہو + اور ہر طور وہ میری حفاظت سے واصل ہو + اور جس شخص نے اہل مکہ مکرمہ کو خائف کیا اور بے امن و امان تو تحقیق اوسنے حقارت کیا میری ذمہ داری کی بیگمان + اور واسطے ہر ایک پادشاہ کے خاص ایک جائے انتظام ہے + حصولِ مرادات رعایا کا وہی مقام ہے + وہی دار السلطنت مرجع خاص و عام ہے + اور وسطِ مکہ معظمہ جو ایک جائے مختار و پسندیدہ ہے + وہی میرے لیئے خاص مقام

برگزیدہ ہے + مظہر نزولِ رحمت و اسرار ہے + منظر حلول عنایت و انوار ہے + مین ہون صاحب بکہ معبودیت میری شان ہے + ہر ایک اہلِ مکہ میرے گھر کا ہمسایہ پسندیدۂ دوجہان ہے + جو اشخاص معمرانِ مکۂ معظمہ دیندار ہین وہ میرے نزدیک مثلِ ایلچیانِ کبار ہین + وہ میرے مہمان خوش عنوان با وقار ہین + وہ میری حفاظت و حمایت مین لیل و نہار ہین + وہ میرے امن و امان مین شکر گذار ہین + وہ میرے ہمسائی رحمت مین سمائے قربت مین سرشار ہین +

وہ ہمسائگانِ خدا بالیقین
وہ امن و حفاظت مین ہین بالیقین

نہ غالب ہوئے اونپہ ہرگز شہان
مگر مصطفائے شہ دوجہان

وہ ہین شہرِ ایزد مین اہلِ جلال
وہ ہین کعبۂ کعبہ سے اہلِ کمال

سماعیل سے تا بروزِ شمار
نہ ماموِرِ حکمِ رُسل وہ کبار

سوا حکمِ احمد شہِ مرسلان
حبیبِ خدا شافعِ اُمتان

جو بلدِ امین کے خصائص مدام
جو اہلِ حرم کے نفائس تمام

وہ ہین بحرِ زخار بس بیکنار
وہ اس مختصر مین نہون آشکار

خیوری یہی قول ہے پُر جمال
وہ دارِ خدا مین خدائے جلال

تشویقِ طبرانی مین مسطور ہے + کہ حدیثِ مرفوع مین اسطور مذکور ہے + کہ تحقیق اہلِ زمین کیطرف ہر شب دیکھتا ہے پروردگار + پس پہلے جنکو دیکھتا ہے نظرِ رحمت سے وہ ہین اہلِ حرم پُر انوار + پس بخشتے

جاتے ہین نمازی اور طائفین + اور وہ لوگ جو مستقبلِ کعبہ ہون جالسین +
پس عرض کرتے ہین فرشتے کہ ای خالقِ آسمان و زمین + کیا حکم ہے اونکا جو
باقی ہین نائمین + پس فرماتا ہے ارحم الراحمین + کہ بخشا مینے اونکو جو گردِ کعبہ
ہین نائمین + یہ سوتے بھی اون جاگتون سے ہوئے ملحقین + اہل مکہ سوتے
اور جاگتے دونو ہین مغفورین + اور یہ حدیث بھی معجم کبیر طبرانی مین مسطور ہے
کہ بطور فرمانِ حبیب ربِ غفور ہے + کہ ہر روز ایک سو بیس رحمتِ پروردگار
کعبہ شریفہ پر ہوتی ہے نثار + اونمین سے ساٹھ رحمت اونکے لیئے جو طائفین
ہین + اور چالیس اونکے لیئے جو نمازِ نفلی پر قائمین ہین + اور بیس اونکے
لیئے جو خانہ کعبہ کے ناظرین ہین + یعنی نہ وہ طواف کرین نہ بطور نفل مصلین
ہین + اپنے کار و بار لین دین مین مشغولین ہین + ساکنانِ کوچہ و بازار
ہین + محض دیدِ خانہ کعبہ سے حظہ بردار ہین + تو بیس رحمت سے ہر روز
وہ بھی سرشار ہین + وَلِلّٰہِ الْمَلِکِ الْعَلَّامِ دَرُّہٗ مَا فِی ھٰذَا الْکَلَامِ

طوبیٰ لمن طاف بالبیت العتیق وقد	لجا الی اللہ فی سرٍ و اجہار
ونال بالسعی کل القصد حین سعیٰ	وطاف جہراً بارکان واستار
ذالک السعید الذی قد نال منزلۃً	علیاء فی دہرہ من کل اوطار
وکل من طاف بالبیت العتیق غداً	بین الوریٰ معتقاً حقاً من النار

بیانِ خوش تبیان + کہ حبِ عرب موجبِ ایمان + اور بغض اونکا موجبِ خسران

روی الترمذی عن سلمان علیہما الرضوان انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان لا تبغضنی یا سلمان فتفارق دینک قال کیف ابغضک وبک
ہدانا اللہ تعالیٰ قال ان تبغض العرب فتبغضنی وروی ابن عساکر عن جابر
علیہم رضوان اللہ القادر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب العرب
من الایمان وبغضہم کفر وروی الحاکم فی مستدرکہ عن انس رضی اللہ
عنہما انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب العرب ایمان وبغضہم
نفاق وروی الطبرانی فی الاوسط مرفوعاً حب قریش ایمان وبغضہم کفر
وحب الانصار من الایمان وبغضہم کفر فمن احب العرب فقد احبنی ومن
ابغضہم فقد ابغضنی وروی البیہقی فی دلائلہ عن ابن عمر علیہم رضوان اللہ
الاکبر مرفوعاً من احب العرب فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم +
یعنی صاحب جامع ترمذی حضرت سلمان فارسی سے روایت لاتے ہین + کہ جناب رسول کریم
علیہ الصلوٰۃ والتسلیم الیسا فرماتے ہین + کہ نہ مبغوض جان تو مجکو ای سلمان + والا مفارقت
کرے تو تیرے دین سے بیگمان + تب عرض کیا حضرت سلمان نے کہ اے سید انس وجان +
کیونکر بغض رکھو نمین آپکی ذات سے جو ہے نور بخش ایمان + پس فرمایا آپ نے کہ اگر
بغض رکھے تو عربون سے اے ذی شعور + تو بغض رکھا تونے مجسے بالضرور +
اور یہ بھی فرمانِ جناب سید الانام ہے + درود ربِ ودود او پر علی الدوام
ہے + کہ محبت حضراتِ عرب کی لاریب موجبِ ایمان ہے + اور بغض رکھنا
اونسے کفر ونفاق بیگمان ہے + یہ حدیث تاریخ ابن عساکر ومستدرکِ
حاکم مین مسطور ہے + بروایت حضرت جابر وانس بن مالک مذکور ہے +

اور یہ بھی فرمان حضرتِ حبیب الرحمان ہے + کہ محبت قریش و انصار کی
لاریب علامتِ ایمان ہے + اور بغض رکھنا اونسے لابد موجبِ کفر و خسران
ہے + محبت رکھنا اونسے عین محبت میری ہے بلا انکار + اور بغض رکھنا
اونسے عین بغض مجھسے ہے آشکار + یہ حدیث اوسط طبرانی مین مسطور ہے +
اور دلائل بیہقی مین بھی مذکور ہے + یقول المولف المسکین اناف اللہ
رحیق المحبین + ان حبہم لیس بموقوف علی کونہم صالحین + وما ہو مشروط
علی بعدہم عن الطالحین + بل ہو مقصود بلا قید الصلاحیۃ فی اعمالہم +
ومعہود بغیر الفلاحیۃ فی احوالہم + نعم ہذا بشرط بقاء الایمان + والاجتناب
عن مذاہب الخسران + کالرفضیۃ والاعتزالیۃ + والوہابیۃ والخارجیۃ
لاسیما حب سکان الحرمین الشریفین + زاد اللہ شرفہما فی الدارین + فاہل
مکۃ جیران رب المشرقین + لہم الضمان والامان الراسخین + واما اہلِ
مدینۃ الاسلام + قبۃ دار السلام + قریۃ الانصار + خیر الامصار +
مقر القبول + حرم الرسول صلی اللہ علیہ وسلم + وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم
فہم فی کنف جوار الحبیب + لہم من قربہ اوفر النصیب + فعظم اہل الحرمین
وفخم سکان البلدین + وقد عرفت فضلہم بحق القرب والجوار + وعظمۃ
الاساءۃ لا یسلب عنہم اسم الجار + وقد قال نبینا وشفیعنا المختار +
صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الاطہار + ما زال جبریل یوصینی بالجار +
ولم یخص جارا دون جار + فان اساء شخص من تلک الکبار + فلا
ینزلک اکرامہ ولا ینقص احترامہ عند اولی الابصار + فانہ لا یخرج

عن حکم الجار، ولو جار، ولا یزول عنہ شرف مساکنۃ فی الدار، کیف ما دار، بل یرجی ان یختم لہ بالحسنی، ذمنحہ بقرب الصورۃ والمعنی واعتبر من صواب جواب المجنون، لاھل الاوھام والظنون،

رای المجنون فی البیداء کلبا	فمد لہ من الاحسان ذیلا
فلاموہ علی ما کان منہ	وقالوا لم مسحت الکلب نیلا
فقال دع الملامۃ ان عینی	رأتہ مرۃ فی حی لیلا

فملخص الکلام فی ھذا المرام یہ کہ محبت قریش وانصار، اور سائر
ترجمۂ مقولۂ مؤلف
عرب ذوی الاقتدار، موقوف نہین صلاحیتِ اعمال پر، اور معہود نہین فلاحیتِ احوال پر، کیونکہ تخصیص محبتِ عرب و قریش وانصار اور خصوصیتِ مودتِ اہلِ حرمین شریفین بلا انکار، اخبار صحیحہ اور آثار نجیحہ سے ثابت ہے عند اولی الابصار، اور حق ہمسایہ بلا قید صلاحیت اعمال اور بغیر عہد فلاحیت احوال حدیث مین مذکور ہے، چنانچہ مواہب لدنیہ اور خلاصۃ الوفا مین مسطور ہے، کہ مسطور ہے فرمان صدق عنوان جناب سید مختار، کہ ماذال جبریل یوصینی بالجار، ولم یخص جار ادون جار یعنی ہمیشہ نصیحت کرتا ہے مجکو جبریل بامر پروردگار، حق ہمسایہ سے مطلقًا بلا صلاحیت و فلاحیتِ کردار، خواہ ہمسایہ نیک اعمال ہو خواہ بداطوار، بہرطور حق ہمسایہ از جہتِ ہمسائگی ثابت ہے بلا انکار، اور محبت صالحین کی علی العموم شرعًا مامور ہے، اور اعزاز واکرام اونکا عمومًا لازم بلا فتور ہے، پھر قید صلاحیت کی محبت عرب و

قریش و انصار مین بے فائدہ ہے + اور تقیید فلاحیت کی مودّتِ اہلِ حرمین شریفین مین بے عائدہ ہے + کیونکہ خصوصیت ان حضرات کی قید مذکور سے باطل ہو + اور قُرب جوار اون ذوات ستودہ صفات کا تقیید مسطور سے عاطل ہو + پس مبادا اگر کسی شخص اہلِ حرمین شریفین سے کوئی کار غیر مشروع ظہور مین آوے + تو اوس جہت سے اوسکے اکرام و احترام مین کچھ نقصان و فتور نہ کیا جاوے + کیونکہ بہ سببِ بعض اعمالِ بدحق ہمسائگی باطل نہین ہوتا زینہار + اور نہ اوسے زائل ہوتا ہے اسمِ جار + بلکہ اُمید قوی یہ ہے کہ بہ سببِ قُربِ ہمسائگی وہ عملِ بد اوسے مغفور ہو + اور اوس ہمسایہ کا خاتمہ طفیلِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم باخیر موفور ہو + اور اِس جواب پُرصوابِ مجنون سے دلِ عاشق مسرور ہو + اور زنگارِ اعتراض مرآتِ قلوبِ مُعترضین سے دور ہو۔ شعر

سنو مجھسے اے دوستانِ کرام	بگوشِ صداقت بہوشِ عظام
کہ یکروز صحرا مین سگ تھا روان	اوسے دیکھ مجنون بصدقِ جنان
اٹھا بہرِ تعظیم باشوقِ جان	کہ اوس پر ہوا سرِّ باطن عیان
دیا بوسہ بر پائے سگ شادمان	تو اوسکو کہا پھر ملامت کُنان
کہ مجنون ہوا تجکو از بس جنون	کہ تو پائے سگ پر فدا ہےکیون
اسی پاؤن سے وہ کرے ہی مساس	شب و روز مقعد کو اے حق شناس
ہمہ سگ سگی مین وہ سرشار ہے	نجاست مین دائم گرفتار ہے
کیا اوسکی از بس مذمت عیان	ہنر سے نہ ماہر ملامت کُنان

تو مجنون نے اوسکو دیا یہ جواب — جوابِ لبیبان ز بسکہ پُر صواب
کہ مجکو ملامت نہ کر زینہار — کہ تو نقشِ ظاہر پہ ہے جان نثار
تو ہے ناظرِ نقشۂ آب و گل — مَین شیدائے جانان بجان و دل
بچشمانِ مجنون تو دیکھی اگر — نہ دیکھی تو شکلے ازان خوبتر
ہوا کوئے لیلا مین اوسکا گذر — تو فوراً پڑی اوسپہ میری نظر
تو اوس پاؤن پر مَین ہوا جان نثار — دیا بوسہ اوسکو بعزّ و وقار
کیا مَس جس پاؤن سے کوئے یار — تو وہ پائے مغفور نزدِ کبار
کہ از مسِّ مغفور مغفور دان — مُصافح مین یہ سِرّ ہے بیگمان
جو اِس دست بوسی سے غُفران ہے — تو اوس پائے بوسی سے رضوان ہے
کہ یہ دست بوسی برائے عوام — وہ تقبیلِ پا ہے برائے کرام
سگِ کوئے دلدار پر ہر زمان — فدا جانِ عُشّاق ہے بیگمان
جو تقبیلِ پا اوسپہ جان ہو نثار — تو خوشنود ہوا اوسسے پروردگار
سگِ کوئے جانان کا جب یہ مقام — تو کیا رُتبہ جارِ خیر الانام
جو عُشّاقِ خیر الورا از عوام — نہ مجنون سے ہرگز وہ در عشق خام
جو ہمسائگانِ رسول و خدا — تو جان اونکے اقدام پر ہے فدا
کوئی کار ہوا اونسے گر آشکار — کہ شرعاً وہ ممنوع نزدِ کبار
تو اوسپہ نہ زنہار کر تو نظر — کہ اونسے نہ ہمسائگی کو خطر
وہ ہمسایہ ایسین نہ ہرگز کلام — وہ جارِ خدا و شفیع الانام
خطا اوسکی بخشے خدا و رسول — وہ لاریب ہمسایہ اہلِ قبول

نہ امید واثق بلطف غفور	کہ با نورِ ایمان وہ گذرے ضرور

طفیلِ سگِ کوئے خیر الورا
خیوری کا ہو خاتمہ باصفا

وَلِلّٰہِ دَرُّ الْقَائِلِ ذِی الْمَجْدِ وَالْفَضَائِل

عَصَیْتُ فَقَالُوْا کَیْفَ تَلْقٰی مُحَمَّدًا	وَوَجْھُکَ بِاَثْوَابِ الْمَعَاصِیْ مُبَرْقَعٌ
عَسَی اللّٰہُ مِنْ اَجْلِ الْحَبِیْبِ وَقُرْبِہٖ	یُدَارِکُنِیْ بِالْعَفْوِ وَالْعَفْوُ وَاسِعٌ

جو شخص نہ پہچانے حق عرب و انصار وہ نطفہ خبیثہ ہے یا نفاق شعار

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام من لم یعرف حق عترتی والانصار والعرب فھو لاحدی ثلاث اما منافق واما ولد زانیۃ واما امرء حملت بہ امہ فی غیر طھر رواہ ابو الشیخ والدیلمی رضی اللہ عنہم

یہ لاریب فرمانِ خیر البشر	درودِ خدا اون پہ شام و سحر
کہ جو خویش میرے و دیگر عرب	مہاجر وہ انصار اہلِ ادب
نہ جانے کوئی دل سے اُنکے حقوق	تو خالی نہ اِن تین سے وہ علوق
منافق وہ ہے یا کہ ابنِ حرام	زنا سے وہ پیدا ہوا لاکلام
و یا حمل اوسکا ہوا باقرار	بلا طُہر درحالتِ خُبث دار
کہ درحالتِ حیض حمل بسر	پلیدی مین لابد ہوا مستقر
تو جب خبثِ باطن سے اُسکی سرشت	وہ ہے لتۂ حیض باخوئے زشت
تو منکر ہوا وہ ز خیر العباد	کہ ہر طور ہے اُس مین خُبثِ نہاد
وہ منکر ز خویشانِ خیر الورا	وہ ہے آلِ طاہر کا دشمن سدا

وہ اہلِ عرب سے رکھے کب وداد
کہ ہے دشمنِ ذاتِ خیر العباد

پہ جاکر کرے وہ ادائے حقوق
کہ ہے خبثِ نطفہ سے اُس کا علوق

جو حرمین ہیں دارِ امن و امان
وہ دارِ حبیبی شہِ دو جہان

جو سکان انہیں خواص و عوام
حبیبِ خدا پہ فدا وہ مدام

وہ ہمسایگانِ خدا و رسول
علی حسبِ رُتبہ وہ اہلِ قبول

مقدم شفاعت میں وہ بالیقین
مراتب میں وہ جملہ ہیں سابقین

مدینہ میں جو سُنّیانِ کرام
تو ہو خاتمہ خیر انکا مدام

نہ گذرے کوئی کفر پر زینہار
جوارِ حبیبی میں نزدِ کبار

جو سُکانِ حرمین ہیں سُنّیان
تو اُن پر کریں منکرین بدگمان

جو اولادِ ابنِ غیرہ عیان
تو انکی مذمت کریں یہ بیان

حقارت کریں اہل حرمین کی
نہ حرمین بل شاہِ ثقلین کی

ہیں اونکو حربی وہ قاسی الان
کہ حرمین ہرگز نہ جائے امان

خدا کا غضب منکرو نپر مدام
وہ ابنِ مغیرہ وہ ابنِ حرام

وہ موذیئے سُکانِ حرمین ہیں
وہ دارین میں بسکہ پُرشین ہیں

وہ موذیئے خیرُ الورا بیگمان
تو ہے اونپہ لعنِ خدائے جہان

وہ ہیں جبکہ ملعونِ ربُّ العباد
تو دائم خیوری سے اونکو عناد

بیانِ زیارۃ الرجال و النساء من اہل السنۃ قبر جناب خاتم الانبیاء والائمۃ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الراجعین الیہ

اعلموا ايها الصادق الصدق، والمحب الحاذق الوفى، ان الذهاب الى مرقد نبينا المعظم
صلى الله عليه وآله وسلم، بقطع المسافة من الامكنة البعيدة، بالانكسار والسكينة
الحميدة، للرجال والنسوان، من اهل الحب والايمان، من اعظم القربات واجمع
الطاعات، والموجب لنيل الدرجات فلا مرية انه من الواجبات، وقد ثبت
ذلك بالكتاب والسنة، والقياس الجلى واجماع الامة، كما هو مشروح
فى الجزء الثامن الرصين، من كتابى نجم المبين لرجم الشياطين، واما الذهاب
الى قبر غيره عليه الصلوة والسلام، وعلى آله واصحابه البررة الكرام، فهو للرجال
مسنون بالاتفاق، وعند اكثر العلماء على الاطلاق، فهى مستحبة للنسوان، لاشك فيه
عند ذوى الايمان، قال حبر الامة سيدنا عبد الله بن عباس، وسيدنا على عليهم
رضوان الله سلالة الناس، كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى كثيرا عن
زيارة القبور ثم رخص فيها مطلقا للرجال والنساء فقال كنت نهيتكم عن
زيارة القبور فزوروها فانها تذكركم الآخرة هكذا فى كشف الغمة وروى
الحاكم عن سيدنا على رضى الله عنه ان فاطمة الزهراء رضى الله عنها كانت تزور
قبر عمها سيدنا حمزة رضى الله عنه كل جمعة فتصلى وتبكى عنده وترمه وتصلحه
وتعلمه بالحجر قال ابن مليكة رضى الله عنه اقبلت عائشة الصديقة رضى الله عنها
يوما من المقابر فقلت يا ام المومنين اليس كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى
عن زيارة القبور فقالت نعم ثم امر بها قال فى البحر الرائق والاصح ان الرخصة ثابتة لهما قال فى جامع
الرموز زيارة القبور مستحبة للرجال وكذا للنساء على الاصح قال فى فتح المنان ان الرخصة فى زيارة القبور
ثابتة للرجال والنساء وهذا هو مذهب الائمة الثلاثة وعن الامام احمد فيها روايتان والمختار عنده الجواز

وفی صحیح مسلم عن عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت کیف اقول یارسول اللہ
فی زیارۃ القبور قال قولی السلام علیکم یا اھل الدیار من المومنین قال الحافظ النووی
فی المنہاج قدس اللہ سرہ الوہاج فیہ دلیل جواز زیارۃ القبور للنساء قال العلامۃ
علی القاری رحمہ اللہ الباری فی شرح المنسک المتوسط ان الرخصۃ فی
زیارۃ القبور ثابتۃ للرجال والنساء جمیعا ھذہ ملتقطۃ من الشہاب
الحسین من کتاب نجم المبین واللہ یھدی بہ المتقین + اے عزیز وافر
تمیز + ملکوں ابعیدہ سے جانا واسطے زیارت مرقد جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم کے + اور قطع مسافت کرنا ساتھ انکساری و محبت قلب سلیم کے + واسطے
مردون کے اعظم قربات ہے + اور واسطے عورتون کے افخم طاعات ہے
اور سبب حصول اعلیٰ درجات ہے + پس لاریب یہ واجب ہے بالاتفاق
ہرایک اہل ایمان پر علی الاطلاق + ہرایک مسلم و مسلمہ کے لیئے اسمین بشارت
سلامتیئے ایمان ہے + حدیث من زار قبری وجبت لہ شفاعتی خوش
بیان ہے + اور ثبوت اس وجوب کا قرآن واحادیث سے آشکار ہے +
اجماع امت اور قیاس ائمہ مجتہدین سے بلا انکار ہے + ادلہ قاطعہ
اور براہین ساطعہ سے یہ بیان آٹھوین جلد نجم المبین مین مفصلاً نگار
ہے + اور سوائے زیارت قبر جناب شفیع الامم + صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم + دیگر
قبور مومنین کی زیارت کو جانا مرد و عورت کے لیئے مسنون ہے + نزدیک
اکثر ائمہ دین کے یہی حکم نہایت میمون ہے + پس عورتون کے لیئے جانا واسطے
زیارات قبور کے مستحب ہے اسمین کچھ کلام نہین نزدیک اہل شعور کے

حضرت عبداللہ بن عباس اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث مذکور ہے
کتاب کشف الغمہ تصنیف عبدالوہاب شعرانی مین مسطور ہے + کہ جناب رسول
کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم زیارت قبور سے منع فرماتے تھے اکثر اوقات + پھر آپنے
رخصت دیا زیارت قبور کی بعد رغبات + واسطے مردون اور عورتون
کے علی الاطلاق + اور یہ رخصت اس فرمان سے ثابت ہے بالاتفاق +
کہ کُنتُ نَہَیتُکُم عَن زِیَارَۃِ القُبُورِ فَزُورُوھَا فَاِنَّھَا تُذَکِّرُکُمُ الاٰخِرَۃَ + یعنے
فرمایا ہے جناب رسول مقبول نے علیہ الصلوٰۃ والتسلیم + کہ اکثر اوقات منع
کرتا تھا مین تمکو زیارت قبور سے اے ارباب حب حمیم + پس اب زیارت
کرو تم قبور کی بہر استفادہ وافادہ باقلب سلیم + کہ بتحقیق وہ زیارت
یاد دلاوے تمکو احوال آخرہ + اور اوسیٰ حاصل ہو تمکو نصیحت وعبرت فاخرہ
زیارت قبور تمہاری موت تمکو یاد دلاوے + ہوا وہوس اور طول امل کو
دلسے محو فرماوے + وساوس شیطانی اور ہواجس نفسانی مطلقاً بھول جاوے +
اور یہ آیت پر ہدایت بصدق جنان سے ورد زبان ہو بلا امترا + کہ مِنھَا
خَلَقنٰکُم وَفِیھَا نُعِیدُکُم وَمِنھَا نُخرِجُکُم تَارَۃً اُخرٰی +

شعر

اے زخاکت آفریدہ خاکیا بیدار باش	خاک بودی خاک گردی ہمچنان ہشیار باش

اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ ایسا فرماتے ہین + بروایت جید حاکم وغیرہ محققین
اپنے کتب مین لاتے ہین + کہ حضرت فاطمۃ الزہرا + رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہر جمعہ کو
مدینہ منورہ سے باصدق وصفا + قریب جبل احد بہر زیارت قبر سید الشہدا + امیر حمزہ
چچا حضرت علی مرتضی کے تشریف لیجاتی تھین + اور بمقتضائے فحوائے صدق اتمائے

فَاِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْاٰخِرَۃَ نماز وگریہ وزاری نزدِ قبر بجالاتی تھین + اور مرمت و اصلاح قبر اور اوسکے گرداگرد پتھرون سے علامت فرماتی تھین + اور کتاب احیاء العلوم مین یہ حدیث مذکور ہے + بروایت ابن ملیکہ رضی اللہ عنہ مسطور ہے + کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا قبرستان کو جاتی تھین + اور زیارت قبور حسب طریق مسرور بجالاتی تھین + ایک روز ابن ملیکہ کی حضرت عائشہ صدیقہ سے اثنائے راہ قبرستان مین ملاقات ہوئی + ابن ملیکہ فرماتے ہین کہ مسئلہ زیارتِ قبور مین عائشہ صدیقہ سے میری یہ مقالات ہوئی + پس عرض کیا مینے کہ اے ام المومنین + کیا نہین منع فرماتے تھے زیارتِ قبور سے سید المرسلین + تو فرمایا عائشہ صدیقہ نے کہ ہان اول منع فرماتے تھے خاتم النبیین + پھر آپنے امر فرمایا زیارتِ قبور کا صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین + اور بحر رائق اور جامع الرموز اور منہاجِ امام نووی اور منسکِ متوسط علی القاری اور فتح المنان مین مذکور ہے + کہ رخصتِ مرقومہ زیارت قبور مرد و عورت دونو کے لیئے بالضرور ہے + اور یہی مذہب ائمہ اربع مجتہدین کا مشہور ہے + اور ایسا ہی صحیح مسلم کی شرح امام نووی مین تحت اس حدیث کے مسطور ہے + کہ عائشہ صدیقہ نے سوال کیا کہ زیارتِ قبور مین کیا پڑھون مین یا شفیع المذنبین + تو فرمایا آپنے کہ پڑھ تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ناظرین جلد کتاب نجم المبین سے یہ روایات چیدہ ہین + حضرات اہل سنت وجماعت کے نزدیک نہایت پسندیدہ ہین + وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ لِلسَّدَادِ

ومنه الهداية والرشاد

واللہ مسکنِ مصطفا وہ مظہرِ روحِ خدا ‏— وہ کنزِ نورِ کبریا جانِ جنان اوسپر فدا

لابد ظہورِ ذوالمنن اوسے ہویدا ہے سخن ‏— وہ نورِ ایمان کا وطن بیشک وہی ہے پیرِ خدا

جملہ زمین و آسمان جملہ مکان و لامکان ‏— اوسے ہمیشہ ہیں عیان وہ نورِ ذاتِ کبریا

جو عرشیان و فرشیان خدام اوسکے ہر زمان ‏— حُبِ محمد حرزِ جان اونکا وظیفہ برملا

ظاہر میں بندہ بالیقین باطن میں ربُ العالمین ‏— ہے نورِ قرآنِ مبین قرآنِ ناطق مصطفا

وہ عابد و معبود ہے وہ ساجد و مسجود ہے ‏— وہ حامد و محمود ہے وہ شافعِ روزِ جزا

احمد مکان میں ہے عیان وہ احد در لامکان ‏— ہے میم برزخ درمیان وہ وحدۃ بین الورا

ولسوف یعطی جو بیان ہے تا رمیت سرِ آن ‏— وہ سرِ مطلق جانِ جاں حُبِ خدا اوسکی رضا

عرش و ہمہ وہ عرشیان کعبہ ہمہ وہ مکیان ‏— یہ وِرد اونکا ہر زمان خاکِ مدینہ کحلِ ما

حُبِ مدینہ ہے جنان ہے وہ شگفتہ جو جنان ‏— انہار چشموں سے روان ہر آن ہر صبح و مسا

اے شافعِ جملہ رسل وے نافعِ ہر جز و کل ‏— وے رافعِ اربابِ ذُل بنما رہِ روضۂ بقا

دردِ دلی کی جو دوا کر لطف سے مجکو عطا ‏— ماہر نہیں تیرے سوا اوس درد کی کوئی شفا

ہجرِ مدینہ سے دلم با آہ و نالہ پُر الم ‏— یا سیدی ربُ الامم بنما وصال جان فدا

اوس آستانے پر یہ جان دائم رہے سجدہ کنان ‏— وہ طائفِ روضہ روان سبحانہٗ ربُ العلا

جسکا تو ہی غمخوار ہے اوسکا تو سب غمخوار ہے ‏— جس دل کا تو دلدار ہے وہ زار کب دربدر پھرا

اے شمعِ کنزِ کردگار دل سوختہ پروانہ وار ‏— پروانہ اوسکو نہار جز رویتِ طالقا

أمدد أغثني يا حبيب ارحم أجب لي المجيب
بہرِ ہمہ آلِ حبیب مسکین جیوری کی دعا

صلوات و تسلیمِ ابد بر فرقِ محبوبِ صمد ‏— باد التصدق بیعدد مع آلِ اہلِ اصطفا

خاتم الطبع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صد ہزاران شکر ذاتِ مظہرِ کون و مکان ‌ ‌ افضلِ جملہ خلائق نورِ یزدان بیگمان

اوّل و آخر وہی ہے فاتح و خاتم ضرور ‌ ‌ ظاہر و باطن وہی ہے مرکزِ دورِ زمان

وہ علیم علمِ ایزد ماہرِ سرِّ خدا ‌ ‌ احدیّت او کی ہے ہویدا اسرِ کون و لامکان

مظہرِ سرِّ ربوبیّت وہی ہے لا کلام ‌ ‌ ظاہر و باطن وہی یکتا مربّیِ جہان

ہے محاسن میں عدیم المثل وہ نورِ خدا ‌ ‌ بے شراکت ہے منزہ وحدہٗ وہ جانِ جان

وہ صفات و ذات قدسی جملہ فعل و قول میں ‌ ‌ بعد حق سبحان ربّی وردِ ہر روح و روان

فرشیان عرشیان او سے مشرف بالیقین ‌ ‌ اشرف جملہ خلائق اوسکے جو ہمسائگان

یہ عقیدہ ہے سدیدہ بس حمیدہ کاملین ‌ ‌ نورِ ایمان ہے یہی واللہ نزدِ عارفان

اس رسالہ میں رسالہ اوسکا ہی ہے آشکار ‌ ‌ ہے یہ مشکاتِ مصابیح الہدیٰ ای مہربان

دُرجِ دُرِّ نورِ ایمان برجِ بدرِ معرفت ‌ ‌ مطلعِ فیض محمدؐ سے یہ طالع ہر شان

مظہرِ جملہ مراتب مُظہرِ اوصافِ حق ‌ ‌ منبرِ نورِ الٰہی نور بخشِ قدسیان

ناطقِ مدحِ مدینہ مسکنِ خیر الورا ‌ ‌ واثقِ جملہ حجج ہم صادقِ جملہ بیان

مطبعِ ہادی المطابع میں چھپا جب نگار ‌ ‌ تب فدا او سپر ہوئے عشاقِ سید الانس و جان

پھر ندا آئی بگوشِ ہوش دل آپ برملا

ہے یہ ایمانِ جمہوری روح دل حبِّ جنان

۱۳۱۵ھ

نورِ صلوات الٰہی لولوئے تسلیم حق ‌ ‌ فرقِ احمدؐ پر تصدق چون نجومِ آسمان

آلِ اطہار و صحابہ پر الیٰ یوم القیام ‌ ‌ نیز سکانِ مدینہ پر جو ہیں وہ محسنان

اعلان خوش بیان

مرآتِ خاطرِ خطیر اور آئینۂ ضمیرِ منیر کافۂ انام ہمہ خواص و عوام پر جلوہ
ظہورِ پُر نور ہو اور گوشِ ہوشِ تجار اور ہر ایک اہلِ مطبع
ہر دیار اس خبر صدق اثر سے خوب ماہر و مسرور ہو کہ الحمد للہ یہ
رسالہ سالہ مسمّٰی بہ خیر الامصار مدینۃ الانصار مطبع
ہادی المطابع واقع شہر کلکتہ میں نور بخش دیدۂ اولی الابصار ہوا
ہریسن روڈ نمبر مکان اکیاون ایکتالیس سے مطبع مزبور کا اظہار ہوا۔ مالکِ مطبع
مذکور منشی محمد ہدایت اللہ سلمہ اللہ مشہور ہے۔ بنابر خوش عنوان
مالکِ مطبع مرقوم سے یہ رسالہ بحالہ مسطور ہے۔ اور موافقِ قانونِ سرکار
نامدار دفتر رجسٹری گورمنٹ میں مندرج حسبِ دستور ہے۔ پس کوئی صاحب
قصد چھاپنے یا چھپوانے اس رسالہ خیر الامصار مدینۃ الانصار کا
ہرگز نہ فرماوے۔ ورنہ بجائے حصولِ نفع بارِ نقصان و مضرت اٹھاوے۔
چرا کارے کند عاقل کہ باز آرد پشیمانی۔ کیونکہ جمیع حقوقِ رسالہ مرقومۃ
الصدر اس مؤلف مسکین کے لئے محفوظ ہیں۔ بہر طور اس مشتہر داعی بالخیر کے
لئے وہ ثابت و ملحوظ ہیں۔ اور جس صاحب کو خرید رسالہ مسطورہ مطلوب
و منظور ہو۔ تو شہر کلکتہ امرتلہ لین مکان نمبر ۹ میں غلام یٰسین
صاحب سے دستیاب بالضرور ہو۔ قیمت رسالۂ مذکورہ (۱۲) بارہ آنہ
ہے۔ یہ درج دُررِ فرائد اس قیمت سے ارزان بلا انکار ہے شعر

قیمتِ خاکِ مدینہ جان عثمان پر عیان
کیا قدر مروان کو جو دشمنِ اہلِ جنان

وھو اللطیف الخبیر و الیہ المرجع و المصیر المشتھر مؤلف مسکین
محمد خیر الدین عصمہ اللہ من شر الحاسدین

سنہ ۱۳۱۵ھ

۷۸۶

این چه دُرجیست که از گنجِ سعود آوردند	این چه دُرّیست که از بحرِ شهود آوردند
وین چه تریست که از لطفِ خدا بنمودند	وان چه خیریست که از دینِ ودود آوردند

الحمد للّٰه که بعینِ عنایتِ فتوحاتِ غیبیه + و بعونِ هدایتِ فیوضاتِ لاریبیه
این صحیفهٔ منیفه دُرّ العرفان مسمیٰ نزدِ اصحابِ ایقان به

الستة الضروریة فی المعارف الخیوریة

از تالیفِ حصیف خادم العارفین + تراب اقدامِ الواصلین + محمد خیر الدین
صانه اللّٰه عن شر الحاسدین + در مطبع کنز معدن الرمز مطبوع گردید بهر سالکین +

این نامه چه نامه است که چون طرهٔ خوبان	صد حلقهٔ خوبیست بهر پیچ و خمِ او
وین تازه رقم از قلمِ کیست که بادا	صد جانِ گرانمایه فدای قلمِ او

خدایا کن ز عرفانت منور ❊ دل و جانِ خیوری ہم معطر
کن از دریائے عرفانِ تو یارب ❊ دل و جانِ مریدانش مطہر

اے طالبِ صادق و اے محبِّ حاذق اس رسالۂ دُرِّ عرفان بہ سلالۂ لآلی و مرجان ہکے دیباچے مین جو یہ حدیثِ خوش عنوان مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ مذکور ہے ❊ اور ہر ایک عالمِ ربانی ماہرِ سرِ جاودانی کی لسان خوش تبیان پر مشہور ہے ❊ تو وہ اصلِ اصولِ جمیع معارف ہے منبعِ حصولِ معارفِ عوارف ہے کیونکہ معرفتِ ہر ایک مُربّی اوسے ہویدا ہے ❊ اور وہ اپنے نفس کی معرفت سے پیدا ہے ❊ او معرفتِ نفس حسب ارشادِ مربیان ہر ایک اہلِ نفس پر عیان ہے ❊ اس اجمال خوش مآل کا بسطو بیان ہے ❊ کہ لفظِ رب حدیث مرقوم الصدر مین مضاف ہے ❊ او ضمیر ہا مضاف الیہ بلا اختلاف ہے ❊ اور اطلاقِ لفظِ رب بحالتِ اضافت مین غیرِ خدا پر جائز نزدِ اہلِ انصاف ہے ❊ پس لفظِ رَبَّهٗ سے ہر ایک مُربّی مراد ہے ❊ اور یہ مراد عند اولی الابصار پُر سداد ہے ❊ مثلاً جو شخص اپنے ضعف و ناتوانیِٔ طفلی سے ماہر ہوا ❊ تو اوسپر لابد عرفانِ حقوقِ والدین ظاہر ہوا ❊ کما قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَوْلاً خَبِیْرًا ❊ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ❊ یعنے دعا مانگ تو تجھے اے بندۂ خاکسار ❊ کہ رحم کر میرے ماں باپ پر اے پروردگار ❊ جیسا کہ رحم سے پرورش کیا اونہون نے مجکو لیل و نہار ❊ اوس حالت مین کہ تھا مین نہایت ضعیف و شیر خوار ❊ پس جیسا کہ اپنی ناتوانی سے معرفت حقوقِ والدینِ طینی آشکار ہے ❊ او سیطور سے اپنی ناتوانیٔ عدمِ علمِ دین سے معرفت حقوقِ والدینِ دینی ثابت بلا انکار ہے ❊ پس جیسا کہ معرفتِ حقوقِ مربیٔ حقیقی معرفتِ نفس سے روشن بلا انکار ہے ❊ پس ویسا ہی معرفتِ نفس سے معرفتِ نبی و ولی متحقق عند اولی الابصار ہے ❊ پس ہر ایک سالکِ طریقِ معرفت کو اپنی ذات کے حالات مین خوب تامل کرنا سزاوار ہے ❊ کہ اوسے معرفتِ جمیعِ مربیانِ دینی و طینی ہویدا کالشمس علے نصف النہار ہے ❊ واللّٰہ الہادی و علیہ اعتمادی

وفی انفسکم افلا تبصرون

الحمد لله والمنه ومنه النعم والجنه که این رساله مسمی به

الضروریه فی المعارف المحمدیه

از تصنیفات فاضل المصنفین تاج القوم الفقیر خیر الدین اناله الله حسن الحسنیین

در مطبع معدن الجواهر مسمی بالنسر طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمدِ احمد ہے بہ محمودِ قدیم — وصف جنکا بالیقین خُلقِ عظیم
اصل اونکا اصل مین نورِ احد — لم یلد ہے وہ احد ہے بیعدد
نورِ مطلق ہے وہی نورِ خدا — ہے خدا ئے خلق وہ بے امترا
وہ اصلی ہے طفیلی کائنات — فیض اوسکے سے ہمہ بالبیّنات
معرفت اوس ذاتِ یکتا کی ضرور — فرضِ عینی ہے بلا شبہ و فتور
ہی رضا جو ئیے خیر المرسلین — فرض ہر انسان پر ہے بالیقین
ایک وہ حاصل نہوا اہلِ ہیش — جز بعرفانِ نفوس و ذاتِ خویش

لما قال امر فرض اللہ علینا حبّہٗ + من عرف نفسہٗ فقد عرف ربّہٗ + ھکذا الی العجم الکبیر

و دواہ الجم الغفیر علیہم رضوان اللہ القدیر

ہے یہ فرمانِ شفیع المذنبین — نورِ ایزد رحمۃ للعالمین
ذات اپنی کا جسے عرفان ہو — اوس کو عرفانِ خدا ہمراہ آن ہو

جو لہ اپنی ذات سے ماہر ہوا — او پہ بھید احمدی ظاہر ہوا
جو نہووے عارفِ ذاتِ حبیب — کور ہے وہ دو جہان مین بی نصیب
ذات اپنی سے نہ جو ماہر بشر — کنزِ مخفی او سپہ دائم مستتر
وہ نہ ماہر ہے سوائے آب وگل — کب عیان ہو اوسپہ سرّ جان ودل
مثنوی ہے مولوی مین یہ نگار — رحمتِ حق اونپہ دائم ہو بشمار
مولوی گشتی و آگہ نیستی — خود کجاؤ از کجاؤ کیستی
تو ہمیدانی یجوز ولا یجوز — خود ندانی تو کہ حوری یا عجوز
این روا آن ناروا دانی تو لیک — تو روا یا ناروائی بین تو نیک
عمر در محمول و در موضوع رفت — بے بصیرت عمر در مسموع رفت
ہر دلیلے بے نتیجہ بے خبر — باطل آمد در نتیجہ خود نگر
جز بمصنوعی ندیدے صانعی — بر قیاسِ اقترانی قانعی
ہر خیالی کے کند در دل وطن — روز محشر صورتے خواہد شدن
اے بسا عالم ز دانش بے نصیب — حافظِ علم است آنکس نے حبیب
صد ہزاران فضل دارد از علوم — جانِ خود را می نداند این ظلوم
داند او خاصیتِ ہر جوہرے — در بیانِ جوہرے خود چون خرے
قیمت ہر کالہ میدانی کہ چیست — قیمتِ خود را ندانی احمقیست
قیمت اپنی ذات کی اے نیکدان — خوب سن مرشد سے با صدقِ جنان
تاکہ ہو وے قیمتِ جملہ جہان — روز زین لاہوت سے تجھپر عیان
پس ہوے جو کہ ستہ بالضرور — اونسے تو ماہر ہو باصدق و سرور

تاکہ ہووے ابتدا و انتہا — تجھپہ ظاہر دائماً سب بے امترا
تب تو عرفانِ خدا و مصطفٰے — معرفت حسنین کی باصد وفا
یعنی ابوبکر و عمر عثمان علی — سب کا عرفان تجکو ہو از بس جلی
یعنی طفیل پنجتن ہو با نصیب — گنز عرفان سے خیوری ای مجیب

بیانِ ستہ ضروریہ

سوالِ اوّل — اے دل تو کیا ہے — جواب
فیضِ نورِ احمدی سے جانِ جان — قولِ مَن تو ہے وہی فیضِ نہان

سوالِ دوم — اے دل تو کہان سے آیا — جواب
قربِ ایزد سے تو آیا پُر حزین — وطنِ اصلی ہے وہی حق الیقین

سوالِ سوم — اے دل تو اپنے ہمراہ کیا لایا — جواب
عہدِ تصدیقِ خدا و مصطفٰے — باخوشی لایا تو از قالوا بلٰی

سوالِ چہارم — دنیا مین تو کس لیے آیا — جواب
اس لیے آیا ہے تو فرحت کنان — دردِ دل حاصل کری از عاشقان

سوالِ پنجم — دنیا سے تو کیا لیجائیگا — جواب
تحفۂ خوشنودیٔ خیرالورا — لیجلے تو پیش ذاتِ کبریا

سوالِ ششم — اس جہان سے تو کہان جائیگا — جواب
طرفِ اصلِ خویش تو ہووی روان — نورِ احمد سے ملے تو شادمان ؎

ای خیوری گر تجھے حبّ الوطن ہو — مثلِ قطرہ بحر مین ہو موج زن
معرفت ہو ذاتِ انسان کی ضرور — کر بیان اوس کو کہ ہو شرحِ صدور

۵

تفصیلِ جوابِ اوّل

یعنی یہ تفصیل ہے سوال اوّل کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہے کہ اوّل تو کیا ہے؟

قَالَ نَبِیُّنَا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْبَرَرَۃِ الْکِرَامِ ۔ اَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ نُّوْرِیْ رَوَاہُ الدَّیْلَمِیُّ فِیْ فِرْدَوْسِ الْاَخْبَارِ ۔ عَلَیْہِ رِضْوَانُ اللّٰہِ الْغَفَّارِ

ہے یہ فرمانِ شہِ خیر الانام ۔ مین خدا کے نور سے ہون لاکلام
نور میرے سے ہوئے ہین مومنان ۔ اہلِ توحیدِ خدا اسے دوجہان
مومنان جو اس خبر مین ہین نگار ۔ وہ شرافت کے لیئے ہین آشکار
کیونکہ وہ اصل عوالم بیگمان ۔ ورنہ اونکے نور سے جملہ جہان
پس یہ دل ہے فیضِ نورِ احمدی ۔ مُستفیضِ ہستِ ذاتِ سرمدی
اصل تیرا نورِ احمد اے فہیم ۔ نورِ احمد اصل مین نورِ قدیم
جو نہ اِس عرفان سے مسعود ہے ۔ اَسفلُ السافلِ وہی مردود ہے
معرفت جو نفس کی اندر خبر ۔ فیضِ نورِ احمدی وہ سربسر
فیضِ نورِ احمدی وہ جانِ جان ۔ نفس انسان ہے وہی سِرِّ نہان
ہے وہی مرآتِ حق فیضِ قدیم ۔ کُنتُ کنزاً کا وہی دُرِّ یتیم
عالمِ صُغریٰ وہ کُبریٰ وہ ضرور ۔ برزخِ عُظمیٰ وہی ہے بے فتور
جو وحدت مین وہ کبریٰ آشکار ۔ جسم سے صُغریٰ اگرچہ دلفگار
جملہ عالم سے وہی مقصود ہے ۔ ہے وہی ساجد وہی مسجود ہے
ہین عوالم مثلِ یک تن بیگمان ۔ اوسمین بیشک ہے وہی مثلِ جنان
جب عوالم کا ہوا دل یہ بصیر ۔ تب ہوا یہ حاملِ نورِ بشیر

نورِ احمد ہے امانت بیگمان | جس کا ہے قرآن مین اظہر بیان

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۔ الآیہ

ہے یہ فرمانِ خدا اے نیک خُو | سورۂ احزاب مین ہے گفتگو
وہ امانت جسکی سبکو جستجو | جستجو اوسکی مین ہے اِبس آبرو
اِس زمین و آسمان پر آشکار | کر دیا ہے ہمنے بطرزِ اختیار
بھی جبال و ارض پر کی وہ عیان | گر یہ چاہین او سکے ہووین حاملان
پس کیا اِنکار سب نے آشکار | حمل او سکے سے بعجز و اِضطرار
حمل اوسکے سے ہوئے یہ خائفین | بل عوالم جملہ بھی عرشِ برین
ہان یہ انسان جو ظلوما بھی جہول | اوس امانت کا ہوا دل سے حمول
جو کہ دنیا مین ہین اشجارِ کلان | ہین ثمر اونکے صغارِ بیکران
جسقدر بالا شجر ہے اے پسر | اوسقدر اوسکا ثمر ہے خورد تر
جسقدر ہووے شجر خورد و حقیر | اوسقدر اوسکا ثمر لا بُد کبیر
بیل کو تو دیکھ جو ہے ناتوان | خربزہ کدّو جو اوسکا پہل عیان
بیر اور شہتوت بھی دیگر ثمر | کسقدر بالا ہوئے اونکے شجر
حاملِ اثمار ہین شجرِ کلان | کیونکہ بیشک ہین قوی وہ بیگمان
بیلِ کدّو خربزہ ہے ناتوان | حمل کی طاقت نہ اوسمین اے جوان
پس زمین حامل ہوئی اوسکی ضرور | تاکہ سمجھین ستر یہ اہلِ شعور
جو کہ خلقت مین حقیر و بس ضعیف | ہے مربّی اوسکا دائم وہ لطیف

ہے خلائق مین یہ خاکی ناتوان — پس مُربّی اوسکا ہے خلّاقِ جان

جب اوٹھایا اِسنے اوسکو باسرور — تب اوٹھایا سب نے اِسکو بالضرور

حق تعالےٰ نے طفیلِ مصطفا — جب کیا آدم کو پیدا باصفا

پھر تو بخشا حُلّۂ جنت کو جاہ — جسمِ آدم سے جو لا بدر رشکِ ماہ

تاجِ کرّمنا سے وہ زینت گزین — تختِ اقدس پر ہوا صدر نشین

پھر ہوئے املاک باصد شوقِ جان — حاملانِ تختِ آدم بیگمان

لیگئے اوس تخت کو وہ حاملین — امرِ حق سے جانبِ عرشِ برین

جب ہوا زیرِ لوائے حمد وو — تب ہوا یہ امرِ حق بے گفتگو

بہرِ آدم اُسْجُدُوا اے قدسیان — کیونکہ ہے وہ حاملِ شاہِ شہان

تب ملائک نے کیا اوسکو سجود — مگر ابلیسِ لعین اہلِ جحود ✣

عرش پر اوسکا ہوا جب اقتدار — پھر کیا بھی فرش پر اوسکو سوار

برّ مین چون شتر استر اسپ و فیل — بحر مین چون ناؤ پر بے قال وقیل

باد و آب و خاک و آتش پر سوار — بھی کیا اوسکو خدا نے نور و نار

جب ضعیف و ناتوان تھے خاکیان — تب تو حامل اونکے وہ افلاکیان

رزق اونکا ہے یقینًا طیّبات — افضلِ خلقت وہی بالبیّنات

خاکیانِ مومنان افضل مدام — جملہ املاکِ خدا سے لاکلام

عام سے ہین عام افضل بالضرور — خاص سے ہین خاص افضل باسرور

اوس امانت کی شرافت سے مدام — حامل اوسکا افضلِ جملہ انام

مدح اوسکی مین زہے قرآن ہے — ناطق و صامت بسے برہان ہے

وہ حملنا ھم اوسیکی شان ہے ۔ سب خلائق مین وہی سلطان ہے
ہے یہی مضمون فرمانِ خدا ۔ اسطرح قرآن مین ہے امترا

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ
وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا ۔ الآیہ

وہ امانت بر عوالم اے فحول ۔ عرض کی حق نے اگر چاہین حمول
حمل اوس کا فرض تھا انسان پر ۔ کیونکہ یہ قلبِ عوالم بے خطر
دل اوٹھاوے بار وہ جو بس گران ۔ تن نہووے حامل اوس کا یک زمان
جب ہوئے عاجز زمین و آسمان ۔ عرش و کرسی و ہمہ کرّوبیان
تب اوٹھایا اوس کو اس انسان نے ۔ اہلِ ہمت تھا سکئے بنیان نے
جب اوٹھایا اوس نے وہ بارِ گران ۔ تب ہوا وہ عینِ عاین کا نشان
اسلئے حق نے کیا دفعِ نظر ۔ ذمّ لفظی تا نہوا اوس کو خطر
آتشِ حسّاد پر اسپند وار ۔ دفع اوس کو وہ کرے لیل و نہار
پس یہ فرمایا خدائے مہربان ۔ وہ ظلوماً ہم جہولاً بیگمان
اس مذمت مین ہے مدحِ خدا ۔ کیونکہ یہ سِرِّ خدا ہے امترا
ذات اوسکی مین خلافت کی سرشت ۔ وہ منزّہ از ہمہ اوصافِ زشت

قال اللہ تبارک وتعالٰی فی کلماتہ اللطیفہ ۔ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ
فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ۔ الآیہ

وہ خلیفہ ہے خدا کا بے مثال ۔ وہ ازل سے تا ابد اہلِ کمال
اوس خلیفے مین دو معنی بالیقین ۔ اس سبب سے وہ ہوا افضل ترین

ایک یہ اوسمین لیاقت بے فتور | جملہ خلقت کی خلافت کی ضرور
عرشیات و فرشیاتِ کائنات | ہے خلیفہ سبکا یہ بالبینات
یہ زمین وآسمان عرشِ برین | کرسی و لوح و قلم روح الامین
ہمچنین دیگر فرشتے اہلِ نور | دوزخ وجنت ہمہ حور وقصور
جو کہ ہے اس ملک ہم ملکوت مین | مظہرِ اسرارِ حق ناسوت مین
اس خلیفے مین وہ جملہ ہین عیان | کیونکہ ہے یہ سرِ اسرارِ جہان
ہے نفخت فیہ من روحی مقال | اوسکے حق مین از خدائے لایزال
کنت کنزا کا وہی سرِ نہان | جو نہان تھا وہ ہوا اوس سے عیان
سب کا مظہر ہے یہی بالبینات | ہو نہ مظہر اوس کا دیگر کائنات
جملہ خلقت مین جو اسرارِ خدا | وہ ہمہ اسمین بلا چون و چرا
اس خلیفے مین جو سرِ کردگار | وہ نہ دیگر خلق مین ہے زینہار
ہے یہی سرِ خلافت دوسرا | یہ کہ ہے وہ نائبِ ذاتِ خدا
ظاہر و باطن مین وہ نائب ضرور | صورت و سیرت مین یکتا بے فتور
ذات اوسکی نائبِ ذاتِ خدا | ہے صفت اوسکی صفاتِ کبریا
جو صفاتِ ہفت ذاتِ کردگار | ہر صفت مین ہے وہ نائب آشکار
جو حیات و علم و قدرت ہم کلام | سمع و بصر و خواہشِ انسان تمام
اسمین ہے وہ نائبِ ذاتِ خدا | ہر صفت کا ہر صفت پر اقتدا
ہے جو وہ لاجہتِ پروردگار | لامکانیئے خدا سے نور و نار
ہے جو یکتائیئے خلاقِ جہان | ہمچنین تنزیہ خلاقِ جنان

انہین نائب بھی وہی سلطان ہے — لاجہت جو لامکانی شان ہے

مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ الآیہ

جسم اوس کا مثلِ مشکاتِ سلیم — اوسمین ہے قندیلِ قلبِ مستقیم

زیت اوسمین ہے زہے روح وروان — نورِ ایزد سے وہ تابان ہر زمان

اوس شجر سے زیت وہ پیدا ہوا — جس پہ قلبِ خلق سب شیدا ہوا

وہ نہ شرقی ہے نہ غربی اے جوان — وہ نہ عربی ہے نہ عجمی درجہان

کنزِ مخفی سے ہوا ہے وہ عیان — وہ مکان مین ہی درخشانِ لامکان

ہے وہ مصباحِ عوالم برملا + — ہے وہی مفتاحِ کنزِ کبریا

ہے ختم اوس پر خلافت کا مقام — وہ ردائے ایزدی ہے لاکلام

اوسکے حق مین ہے یہ فرمانِ خدا — اس سے ظاہر اوسکی بس شانِ علا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی خَمَّرْتُ طِیْنَۃَ آدَمَ بِیَدِیْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا رواہ ابن یعقوب فی الاحادیث القدسیہ رحمہ اللہ یا الالطاف الحنفیہ-

طین آدم کا کیا مین نے خمیر — تاکہ اوسکی ذات ہو اہلِ سریر

اپنے ہاتھون سے کیا مین وہ خمیر — تاکہ اوس تخمیر سے ہو بے نظیر

ہے صباحِ چہل تخمیرِ خدا — یک صباحِ الف سالہ برملا

دو صفت دو ہاتھ سے لابد مراد — یک جلالی یک جمالی باسداد

اوسمین جو چاہا ملا یا کردگار + — سر پنہان مظہرِ ہر نور و نار

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ ای علیٰ صفتہ رواہ الامام احمد رحمہ اللہ الاحد

صورتِ رحمان یہ انسان ہے ۔۔۔ احسن تقویم کی بنیان ہے
شکل اسکی چون محمد آشکار ۔۔۔ دونون صورت سے ہوا یہ برقرار
ہے یہی اہلِ فضیلت نامدار + ۔۔۔ ہے ملائک پر اسی کا اقتدار
تاج کرّمنا سے ہے یہ سرفراز ۔۔۔ کیونکہ ہے یہ فیضِ احمد اہلِ راز
ہے فرشتون کا یہی لابد ادیب ۔۔۔ عالمِ علمِ خدا از بس لبیب
مظہرِ ہر دو صفت وہ ہے امین ۔۔۔ یک جمالی یک جلالی بالیقین
ہے فرشتہ مظہرِ وصفِ جمال ۔۔۔ ذات اوسکی مین نہین ہرگز جلال
پس نہین زنہار اوسمین دردِ آہ ۔۔۔ درد کے لائق یہی مردِ آگہ +
عشق عاشق سے نہین اوس کو خبر ۔۔۔ عشق مین جو عاشقون پر ہے خطر
بے خبر اوس سے فرشتے ہین مدام ۔۔۔ وہ ہمہ گذرے بشر پر صبح و شام
ہان وہ رکھتے ہین محبت کا اثر ۔۔۔ درد دل کا کچھ نہ ہو جسین گذر
پس کیا پیدا خدائے ذی کمال ۔۔۔ مظہرِ وصفِ جمالی و الجلال
تاکہ ہون آباد اوس سے دو جہان ۔۔۔ دو صفت ایزد کی اوس سے ہو عیان
رتبۂ خیر الوریٰ ہو آشکار ۔۔۔ ہو عوالم پر اوسی کا اقتدار
ایک دولہ ہے وہی جملہ برات ۔۔۔ کائناتِ فرشیات و عرشیات
اوسکے ہونے سے خدا پیدا ہوا ۔۔۔ فیض اوسکے پرورا شیدا ہوا
کون و کن کے ہین جو دو عالم عیان ۔۔۔ عالمِ دنیا و اخریٰ بیگمان
فیض انسان سے وہ دو معمور ہین ۔۔۔ نور اوسکے سے ہمہ پر نور ہین
ظاہرِ انسان سے ہی دنیا مدام ۔۔۔ شغل و حرفت سے مزین لاکلام

باطنِ انسان سے ہے آخرہ — زاہرہ ہم باہرہ ہم فاخرہ
فیض اوس کا ملک و ہم ملکوت مین — سیر او جبروت ہم لاہوت مین

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ رواہ ابن النقیب فی الاحادیث القدسیہ رحمہ اللہ بالالطاف الحنفیہ

سرِ ایزد ہے وہی سرِ خدا — سرّ اوس کا ہے خدا بے امترا
ہے وہی شانِ خدا اوس شان مین — شان اوسکی ہے خدا ہر آن مین
لامکانی ہے وہی امکان مین — وہ مکانی ظاہری برہان مین
وصفِ ایزد سے وہی موصوف ہی — نورِ عرفان سے وہی معروف ہے
وصفِ ایزد ہے وہی فیضِ اَحَد — وصف اوس کا ہے وہی ذاتِ صَمَد
ہے صفت موصوف یک ذاتِ سلیم — وصفِ حادث محو ہو پیشِ قدیم
جاودان اعیان ہے پردہ کشان — عاشق و معشوق ہے دامن کشان
چہرۂ زیبا پہ اعیان کا نقاب — دل کو دیتا ہے ہمیشہ پیچ و تاب
ہے حوالِ نفس کا ہر بصیر — دیکھ اوسمین کون ہے اہلِ سریر

وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ الآیہ

نورِ وحدت سے اگر دیکھے فہیم — تب تو دیکھے تختِ دل پر ہے قدیم

قَدْ جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ الْقُدْسِیِّ الْمُؤْمِنُ۔ لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ

حق تعالیٰ کا یہی فرمان ہے — حاملِ ذاتِ خدا انسان ہے
اس زمین و آسمان مین بالیقین — ہو نہ گنجایش میری اے موقنین

قلبِ مومن میں سماؤں میں ضرور ۔۔۔ کیونکہ وسعت میں وہی ہے بے فتور
اوس دلِ مومن میں ہوں میں آشکار ۔۔۔ جو کہ ہے مجھ پر فدا لیل و نہار
یہ زمین و آسمان عرشِ برین ۔۔۔ پیشِ قلبِ مومنانِ صالحین
مثلِ خردل دشت میں بے امترا ۔۔۔ کیونکہ وسعت میں وہ ہے بے انتہا
چون جناحِ پشّہ جملہ کائنات ۔۔۔ پیش اوسکے عرشیات و فرشیات
دل شکستہ خستہ جو انسان ہے ۔۔۔ اوسمین ہی گنجائشِ رحمان ہے
جو ملا چاہے خدا سے با سرور ۔۔۔ اونکی خدمت میں وہ بیٹھے با حضور
دید اونکی دیدِ ذاتِ کبریا ۔۔۔ کیونکہ ایزد سے نہ وہ ہرگز جدا
قلبِ مومن بیگمان قلبِ سلیم ۔۔۔ وہ سریرِ خالقِ عرشِ عظیم
مُلکِ حادث پر وہی سلطان ہے ۔۔۔ یہ اَنَا اَنْتَ اوسی کی شان ہے
احدیت کی ذات وہ بے التباس ۔۔۔ فیضِ نورِ احمدی اوس کا لباس
تاج ہے میمِ محمد بیگمان ؛ ۔۔۔ میمِ احمد کا ہے پٹکا درمیان
خاتمیت کی جو ہے انگشتری ۔۔۔ مشتری جس کا خدا نے مشتری
دستِ قدرت میں وہی ملبوس ہے ۔۔۔ زیب میں یکتا وہی قدوس ہے
صورتِ احمد محمد کا حجاب ۔۔۔ حق تعالیٰ نے کیا بے ارتیاب
ہر طرح سے اوسکے جو اطوار ہین ۔۔۔ ہین وہی محبوبِ حق مختار ہین
ہے اوسی پردے میں ایزد جلوہ گر ۔۔۔ شکلِ احمد سے اَحد میں کر نظر
پردۂ مرآت سے ہے آشکار ۔۔۔ رائی و مرئی وہی یکتا نگار ؛
فیضِ نورِ احمدی مرآت ہے ۔۔۔ رائی و مرئی اَحد یک ذات ہے

ہے یہاں مرآت پردہ یک مثال
ورنہ ہے مرآت ذاتِ ذوالجلال

عاشق و معشوق مصدر سے عیاں
عشق مصدر سے وہ مشتق بگمان

ہر دو مشتق مین کرے تو گر نظر
ہے وہی مصدر بلا خوف و خطر

فعل سے ہرگز نہین فاعل جدا
فاعل و مفعول ہے باہم سدا

فیضِ نورِ احمدی ذاتِ بشر
ہے یہی عرفان اوس کا بے خطر

حق تعالےٰ سے نہ وہ ہرگز جدا
فیض ہے ظاہر مین باطن مین خدا

مثنوئیِ مولوی مین ہے نگار
رحمتِ ایزد زہے اون پر نثار

حق تعالےٰ گفت آدم غیر نیست
کور چشمی و ترا این سیر نیست

دید مین جس طور یہ عرفان ہے
ہمچنان تحریر مین تبیان ہے

اے خیوری قول یہ پرنور ہے
میم احمد سے احد مستور ہے

تفصیل جواب دوم

لعنی یہ تفصیل ہے سوال دوم کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہے کہ "اے دل تو کہان سے آیا"
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًا فَاَحْبَبْتُ عَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ
هٰکَذَا فِی مُعْجَمِ کَبِیْرٍ وَرَوَاہُ جَمٌّ غَفِیْرٌ عَلَیْهِمْ رِضْوَانُ اللّٰہِ الْقَدِیْرُ

ہے یہ فرمانِ خدائے دو جہان
کنزِ مخفی ذات میری تھی نہان

پس ہوا یہ اقتضائے حبِّ ذات
آشکارا مین کرون اپنی صفات

ذات کی جملہ صفت ہو جب عیان
تب تو ہووے جلوۂ حسن نہان

مجکو پہچانین کہ ہے وہ بے نظیر
ذات اوس کی جملہ اشیا پر قدیر

حسن ازلی مین وہی ہے بے مثال وحدہٗ ہے لاشریک و ذوالجلال
خالق و رزاق وہ غفار ہے منعم و معطی وہی ستار ہے
منتقم وہ مقتدر جبار ہے سب پہ غالب یکتا وہ قہار ہے
سبقتِ رحمت سے وہ رحمان ہے زاریئے مذنب پہ وہ حنان ہے
عاصیئے جانی کا وہ غمخوار ہے دردمندون کا وہی دلدار ہے
پس کیا پیدا خدا نے ایک ذات ذات اپنی سے زہے عالی صفات
نور اپنے سے کیا اوس کا ظہور وہ ظہورِ ایزدی ہے بالضرور
وہ قدیمی سے ہوا فیضِ قدیم کنتُ کنزًا کا وہی سرِ عظیم
کنتُ کنزًا مخفیًا مین جو نہان وہ عیان اوس خلق سے ہو بیگمان
پس ہوئے جملہ عوالم آشکار عرش و فرش و اہلِ جنت اہلِ نار
اوس قدیمی فیض سے جو مصطفا تاکہ ہو عرفانِ حق مین اورا
جو کہ ہووین عارفانِ مصطفا صاحبِ لولاک محبوبِ خدا
دید میری سے وہ بس سرشار ہون دید احمد سے زہے مختار ہون
پس وہ اول خلق جو مذکور ہے نورِ ایزد سے وہ یکتا نور ہے
قربِ ایزد مین وہ تھا نورِ خدا فیض اوسکے سے یہ ہے جملہ ورا
فیضِ نورِ احمدی لیل و نہار اس وطن مین ہے مسافر دلفگار
جاودانی ملک سے وہ بے وطن اس وطن مین آگیا بہرِ محن
نالہ و زاری سے وہ رنجور ہے قربِ جانان سے وہ بس مہجور ہے
شن نے اوسکی حکایت روز و شب نالہ و فریاد اوس کا باادب

کب شکایت وہ کرے وردِ زبان
ہجر سے الا بہ پیشِ جانِ جان

وہ جدائیِ خدائی سے حزین
وہ محبت سے ہوا محنت گزین

لامکان سے وہ ہوا اہلِ مکان
کنزِ مخفی سے ہوا اہلِ عیان

قربِ ایزد سے ہوا وہ جب جدا
تب ہوا وہ مظہرِ ذاتِ خدا

مرغ لاہوتی وہ تھا طیران مین
دام ناسوتی مین آیا آن مین ٭

عشق سے وہ سوختہ پروانہ وار
شمعِ نورِ احمدی پر جان نثار

حبّۂ حبِّ محمد دیکھکر
دام مین فوراً پھنسا وہ بیخبر

تب ہوا وہ حاملِ نورِ خدا
اوس امانت پر ہوا دل سے فدا

اوس امانت کی حفاظت مین دوان
اس جہان مین آگیا محنت کشان

اوس لطافت پر ہوا عنصر حجاب
باد و آتش آب ہم چارم تراب

جس طرح سے شمس پر ہووے سحاب
اوس طرح اوس نور پر آیا حجاب

فکرِ خویشان و غمِ روزی مدام
اکل و شرب و زیب و زینت ہم منام

شہوت و غضب و خصومت در نہان
حرصِ دنیا ہم حسد بر منعمان

ہم ہوائے نفس کینہ در جنان
طولِ املی بخل و غفلت بیکران

پستِ ہمت بغضِ اخوان الصفا ٭
عدمِ تعظیمِ ذواتِ اصفیا

ہین یہ اوصافِ بہائم بالیقین
یہ حجابِ دیدِ ربّ العالمین

ہین حجابِ عنصری پر یہ حجاب
تیرگی پر تیرگی بے ارتیاب

جبکہ ان اوصاف سے ہووے نجات
وصفِ پاکیزہ سے ہو موصوف ذات

تب تو دیدِ رب کی وہ مرآت ہو
اوسمین پھر دیدِ خدائے ذات ہو

رائی د مری و ہان ہو یک نگار | پردہ مرآت یسے ہو دید یار
تب تو وطنِ اصل ہو تجھ پر عیان | ہو مکان مین آشکارا لامکان
اِس وطن کی بالیقین یہ شان ہے | حُبِّ وطنِ خویش از ایمان ہے
فیضِ نورِ احمدی کا وہ وطن | حُبِّ اوسکی بحرِ دل مین موج زن

محبّ اوسکی ہے یہ خیوری نورِ جان
کیونکہ جانان کا وہی اصلی مکان

تفصیل جوابِ سوم

یعنی یہ تفصیل ہے سوالِ سوم کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہے کہ ای دل تو اپنے ہمراہ کیا لایا؟ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ بُرْہَانُہٗ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی شَانُہٗ فِیْ کَلَامِہِ الْاَعْلٰی + وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُہُوْرِہِمْ ذُرِّیَّتَہُمْ وَاَشْہَدَہُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی + الآیہ

یاد کر اوس عہد کو اے جانِ جان | جو کیا تو رب سے باصدقِ جنان
جب کیا اولادِ آدم کو عیان + | پشتِ آدم سے خدا نے اے جہان
پشت اونکی سے خدا ظاھر کیا | جو کہ تھی اولاد اونکی اے فتا
ہمچنین اولاد اونکی سے ضرور | حق تعالیٰ نے کیا سب کا ظہور
جس طرح سے دارِ دنیا مین مدام | ایک سے ہو ایک پیدا لاکلام
ایک لحظہ مین کیا سب کو عیان | پھر کیا فی الحال سب کو عاقلان
شیر خواری طفلگی کا جو زمان | صنعِ صانع سے ہوا اون پر عیان
مور چے کے مثل تھا اونکا وجود | عونِ ایزد سے ہوئے اہلِ سجود

پھر ہوا اِس خمسہ جو بہر خطاب ہوگئے وہ اونسے فوراً کامیاب
تب ہوا فرمان ربّ العالمین جملہ ذریات آدم کو چنین
کیا تمہارا مین نہین پروردگار تب کہا قالوا بلیٰ سب نے پکار
ہان ہمارا ہے توئی پروردگار ہے توئی یکتا مربی آشکار
ہے توئی یکتا اے ربّ العالمین عالمین تیرے مظاہر بالیقین
جو ہوا تیرے مربی درجہان ہے مربی اونکا تو دائم عیان
گرچہ ہو تیری مدد اون پر نثار کب وہ ہون پھر مظہر پروردگار
ہے توئی یکتا مربی ہر زمان ہے فدا تجھپر ہمیشہ جسم و جان
ہاین تیری توحید کے ہم معتقد لاشریک لک پہ ہاین ہم معتمد
ذات مین یکتا توئی ہے بے عدد امر تیرا قل ہو اللہ احد
ہے توئی لاریب اللہ الصمد لم یلد ہے فی الازل ہم فی الابد
ہان ہوا احمد سے پیدا تو ضرور میم احمد سے احد پر ہے ستور
کفو نہین کوئی تیری اے کردگار ہان ہوا تجھسے محمد آشکار
احدیت ہے ذات تیری یگان احدیت کے بطن سے احمد عیان
جب کیا یہ عہد سب نے بالیقین وحدہ ہے ذات ربّ العالمین
تب ہوا اِس عہد پر شاہد خدا تاکہ ہون توحید ایزد پر فدا
دار دنیا مین رہین وہ مستقیم قلب اونکا حبّ احمد مین سلیم
اس جہان مین جب وہ آئے مومنین عہد ایمان پر وہ جملہ راسخین
تب ہوا مان باپ کا اونکو اثر عہد ایمان سے ہوئے وہ بےخبر

دین اونکے پر ہوئے وہ معتقد — اونکے مذہب پر ہوئے وہ معتمد
ہے یہی فرمان ذات مصطفا — جو کہ مسلم مین حدیث پرصفا

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام ✣ کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام ثم ابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ رواہ مسلم

فی الصحیح رحمہ اللہ بلطفہ الصبیح

جو کہ ہو مولود پیدا از بشر — ہو تولد فطرت اسلام پر
پھر کرین ماں باپ اپنی دین پر — اونکو نصرانی یہودی اے پسر
جس کا تھا ماں باپ بر دین یہود — وہ یہودی ہوگیا اہل جہود ✣
جس کا نصرانی وہ نصرانی ہوا ✣ — جس کا نیرانی وہ نیرانی ہوا ✣
عبدۃ الاصنام کی اولاد جو ✣ — وہ ہوئی اہل صنم بے گفتگو
جو وہابی خارجی اہل سقر — اونکی بھی اولاد اونکے طور پر
اہل سنت والجماعت جو کرام — نسل انکی انکے دین پر ہے مدام
حب احمد پر رہین یہ برقرار — نام اہلبیت پر یہ جان نثار
حب خلفا و صحابہ پر مدام — جان و دل سے یہ فدا ہر صبح و شام
اصفیا و اولیا پر یہ فدا — اہل حق انکا ہوا پھر رہنما
دل سے مرشد پر ہوئے وہ جان نثار — وہ فدا اوس شمع پر پروانہ وار
صورت مرشد مین وہ اہل فنا — اس فنا سے وہ ہوئے اہل بقا
مثل زندہ وہ چلین اس خاک پر — سیر اونکی روح کا افلاک پر
عہد ایمان سے وہ جملہ ماہرین — ہین اوسی میثاق سے وہ عارفین

وہ نہ ہرگز مو سنان تقلید سے ۔۔۔ وہ اوسی تصدیق ہم تجرید سے
وہ سنین ہر دم الستُ کی ندا ۔۔۔ ہے جواب اونکا وہی قالُوا بَلیٰ
جس طرح سے تھا سوالِ کردگار ۔۔۔ ہے اوسی اطوار پر اب برقرار
بھی جوابِ اولیا اوس طور پر ۔۔۔ دمبدم جاری بلا خوف و خطر
مست ہین وہ از الستُ ربیگان ۔۔۔ ہے بلا اون پر بلا سے ہر زمان
گوش سے گر دور ہو پنبہ حجاب ۔۔۔ ہوش سے مہجور ہو غفلت سحاب
ہمّ دنیا سے ہو فارغ یہ جنان ۔۔۔ ہمّ عُقبیٰ مین رہے روح و روان
تب سُنے تو وہ ندائے ذوالجلال ۔۔۔ جانِ جانان سے جو ہے وہ بے زوال

اس خیُوری کو ندائے مصطفا
از الستُ خوب تر ہبرِ بقا

تفصیل جوابِ چہارم

یعنی یہ تفصیل ہے سوالِ چہارم کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہے کہ "دنیا مین تو کس لیے آیا"
قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ فِی کِتَابِہِ الْمَیْمُوْنِ + وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ +
ای لیعرفون + لان العبادۃ تدل علی کمال العرفان + وبغیر المعرفۃ لا یوجد العمل بالارکان + ھکذا فی التفسیر التیسیر + وغیرہ من زبر النحاریر

ہے یہی فرمانِ خلاقِ جہان ۔۔۔ بہرِ تعلیم دو فرقہ اِنس و جان
مین نہین پیدا کیا یہ اِنس و جان ۔۔۔ ہان مگر بہرِ عبادت بیگمان
جب کرین میری عبادت دمبدم ۔۔۔ تب وہ ہون مقبولِ ایزد لاکلام
جن تابعِ اِنس خلقت مین ضرور ۔۔۔ اِنس کی خاطر ہوا اوس کا ظہور

اِنس مین پیدا ہوئے خیرالانام ‎ ‎ باعث جملہ عوالم لا کلام

نورِ حق وہ صاحبِ لولاک ہین ‎ ‎ فیض اونکے سے ہمہ آفلاک ہین

جملہ خلقت عرشیات و فرشیات ‎ ‎ فیض اونکے سے ہوئی بالبیّنات

کُنتُ کنزاً کے وہی سرِّ نہان ‎ ‎ سِرّ اونکے سے ہوا ایزد عیان

حُبِّ ایزد سے وہی یکتا حبیب ‎ ‎ نورِ حق بے واسطہ ہے وہ مجیب

خَلقِ خَلقت سے وہی مقصود ہے ‎ ‎ ذو جہت وہ عابد و معبود ہے

جب ہوا اِس انس مین اونکا ظہور ‎ ‎ تب تو اصلی خلق ہے انسان ضرور

اسکے تابع خَلق مین کُل عالمین ‎ ‎ یہ طفیلی وہ اصیلی بالیقین

کیونکہ اسمین رحمۃٌ للعالمین ‎ ‎ پس عوالم سے یہ ہے فاضل ترین

ہے یہی قلبِ عوالم بالضرور ‎ ‎ اسکی خاطر جملہ عالَم کا ظہور

پس عبادت اِسکی جو منظور ہے ‎ ‎ عرش کرسی اوس سے ہی پُر نور ہے

کیونکہ اوس سے ذو صفت کا ہے ظہور ‎ ‎ یک جمالی یک جلالی بے فتور

ہے جمالی سے ملائک شادمان ‎ ‎ اوس جلالی سے نہ ماہر وہ جہان

جو حقوقِ اہل و اطفال و زنان ‎ ‎ اکل و شرب و پوششِ جملہ کسان

صِلہ رحمی با عزیزانِ کرام ‎ ‎ حقِّ ہمسایہ و احبابِ فخام

کسب و محنت ہم تجارت روزگار ‎ ‎ درد و بیماریئے تن لیل و نہار

ہمّ فقرا و ارا ہل ہر زمان ‎ ‎ رحم و شفقت بر یتیم و بیکسان

تعبِ جوع و عطش از بہرِ خدا ‎ ‎ دادنِ صدقات بہرِ کسب ہا

ہم بنائے مسجد و مہمان سرا ‎ ‎ چاہ و پل ہو فیض جس سے بر ملا

ہم مدارس حوض بہرِ خاص و عام ✣ ہمچنین تعمیر جو نفعِ انام ✣
اس عبادات جلالی سے مدام ✣ ہے مشرف انس نزدِ خاص و عام
اوس عبادت سے ملائک دور ہین ✣ وہ جمالی ورد سے مسرور ہین
سن ذرا تمثیل مجھ سے اے پسر ✣ تب تجھے ہو اوس عبادت سے خبر

اَلْمَعْرِفَۃُ کَالْبَذْرِ وَالْمَحَبَّۃُ کَالشَّجَرِ وَالطَّاعَۃُ کَالثَّمَرِ وَالْاَثْمَارُ تَتْبَعُ الْاَشْجَارَ

ھٰکذا فی التحبیر و روح البیان + واللہ یھدی بہ اھل الایقان

معرفت ہر چیز کی نزدِ فہام ✣ تخم کے مانند ہے وہ لاکلام
ہے محبت نزد عارف چون شجر ✣ تخم عرفان سے ہوا جو سبز تر
ہے عبادت اوس شجر کی چون ثمر ✣ ضعف قوت مین ثمر طبعِ شجر
تخم عرفان جس طرح سے خوب تر ✣ ہو درختِ حُبّ ویسا بار ور
پس جو آیت مین عبادت با سداد ✣ ہے کمالِ معرفت اوس سے مُراد
جملہ عالم کو کیا پیدا خدا ✣ تاکہ ہو اظہارِ قدرتِ کبریا
قدرتِ ایزد کا بس عرفان ہو ✣ عارفِ قدرت بصد ایقان ہو
ذاتِ انسان کو کیا پیدا خدا ✣ تاکہ اوسکی ذات پر ہو یہ فدا
معرفت ایزد کی ہووے آشکار ✣ آشکارا ہو خدائے نور و نار
ہو فدا ایزد پہ یہ لیل و نہار ✣ عشق احمد مین کرے جان کو نثار
ذاتِ احمد ہے جو شمعِ کردگار ✣ اوسپہ ہو یہ سوختہ پروانہ وار
تا رضا جوئیے احمد مین مدام ✣ جان و دل سے یہ فدا ہو صبح و شام
اونکی طاعت ہے جو طاعت کردگار ✣ قرب اونکا قرب حق جو آشکار

دید اونکی ہے جو دید ایزدی | ذات اونکی ہے جو فیضِ سرمدی
اونکا طالب یہ رہے لیل و نہار | سینہ بریان چشم گریان زار زار
آہ نالہ اِس کا پیشہ ہو مدام | ہو انیسِ المذنبین سے بامرام
پائے بستہ دل شکستہ ہر زمان | آتشِ ہجران سے تفتہ استخوان
خونِ دل سے یون لکھے نزدیکِ یار | مجھپہ ہجران سے قیامت آشکار
ہجر ہی گر آپ کو منظور ہے ✣ | قلبِ اقدس اِس سے ہی مسرور ہے
پھر تو بہتر وصل سے ہے یہ مقام | جانِ جانان پر فدا ہے والسلام
تیغِ ہجران سے ہوا جب مین قتیل | تب تو ہجران وصل کی بیشک دلیل
دردِ دل ہے دردِ جان یہ ہر زمان | یا محمد ہے توہی مقصودِ جہان
آپکی الفت مین جو وردِ جنان | جان فدا اوس پر ہوئی اے جانِ جان
لذتِ دردِ جنان پر ہے فدا | جملہ طاعاتِ ہمہ اہلِ سما
اہلِ دردِ راز دارانِ خدا | اہلِ دردِ ہم نشینِ کبریا
اہلِ دردِ مخزنِ انوارِ حق ✣ | اہلِ دردِ معدنِ اسرارِ حق
اہلِ دردِ مالکِ مُلکِ خدا | ہین فدا ان پر ہمہ اہلِ سما
خلقِ خلقت سے یہی مقصود ہین | پشتِ آدم مین یہی مسجود ہین
ہے یہی فرمانِ ذاتِ کبریا | ہین مخاطب اوس سے جو اہلِ سما

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُوٓا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّيٓ أَعْلَمُ

مَا لَا تَعْلَمُونَ الآیۃ

یاد کر اے عالمِ علمِ نہان
جب کیا رب نے فرشتون پر عیان

مین کرون پیدا خلیفہ در زمین
مستعد ہیں یہ خلافت بالیقین

ذات اوسکی مین خلافت کا اثر
وہ سرشتی ہو خلیفہ بے خطر

تب فرشتون نے کہا اے کردگار
اوس خلیفے کو نہ کر تو آشکار

اوسکی جو اولاد ہووے درزمین
کفر و خونریزی کرین وہ مفسدین

ہم کرین تیری عبادت ابتدا
ذکرِ تسبیح و محامد پر ثنا ✢

پس اگر ہے خواہشِ خلقِ کثیر
کر فرشتون کو تو پیدا اے قدیر

تا کرین تیری عبادت وہ مدام
عصمتِ ذاتی سے بس عالیمقام

خاک و باد و آب آتش سے ضرور
تیرگی و معصیت کا ہو ظہور ✢ ✢

تیرگی سے جب ہوئی اونکی سرشت
تب تو خاصہ اونکا ہے افعالِ زشت

جب کہ ہے منظور عصیان کا ظہور
تب ہلاکت جنیان تھا کیا ضرور

معصیت مین مبتلا تھے جنیان
تب ہوا تیرا غضب اونپر عیان

جب بنی آدم ہوئے اہلِ گناہ
روز و شب ہون وہ گناہون سے تباہ

تب تو اونکی خلق کیون منظور ہے
عقل کا ہرگز نہ یہ دستور ہے

تب یہ فرمایا خدائے کردگار ؛
عالمِ علمِ نہان و آشکار

اے فرشتو شان میری ہے علیم
علم و حکمت سے ہون مین یکتا حکیم

جانتا ہون مین اوسے جو لا کلام
تم نہین ہو جانتے اوس کو مدام

تم مین ہووے اک معلّم آشکار
اہلِ نخوت اہلِ کین لعنت شعار

آتشِ حسّاد سے ہو سوختہ
بے بصیرت عینِ حق اندوختہ

خاکیون مین ہو عیان نورِ قدیم
جس کی خاکِ پا ہوا عرشِ عظیم

خاکیون مین ایک ایسا وہ حبیب
جسکے خاطر تم ہوئے اہلِ نصیب

کنزِ مخفی سے ہوا اوس کا ظہور
فیض اوسکے سے ہوئے تم اہلِ نور

وہ اصیلی اوس سے جملہ نور و نار
ہین طفیلی جملہ عالم آشکار

تم ہوئے طاعت سے اہلِ افتخار
ہین سیادت سے وہ اہلِ انکسار

گرچہ عصیان سے وہ ہین آلودگان
لیک میرے غم مین فرسودہ جنان

تم ہو وردی وہ ہین دردی آشکار
وردی و دردی مین فرقِ بیشمار

دیکھتے ہو اونکو تم اہلِ گناہ
کچھ بھی دیکھو اونکا تم نالہ و آہ

گریہ زاری اونکا پیشہ صبح و شام
وردِ اونکا ہے ظلمنا لا کلام ؎

وہ نہ طاعت سے کرین کچھ افتخار
دائمًا خود کو وہ سمجھین بے وقار

خاک سے وہ خاکیان ہین مثلِ خاک
آب سے وہ اشکباران دردناک

باد سے وہ بادپا در جستجو
ایک لحظ دور فورًا روبرو

نار سے وہ عشق مین ہین بالضرور
سینہ بریان پُرکثافت اہلِ نور

خاک سے افلاک پر وہ ہون دوان
فرش سے وہ عرش پر لا بدرَوان

جسم اونکا ہو مکان مین برقرار
روح اونکا لامکان مین باوقار

گر نہو مقبول طاعت فلکیان
اوس سے کیا ہو منفعت اونکو عیان

گر نہو وین معصیت سے خاکیان
مَوردِ تعذیب ہرگز اے جہان

پھر تو کیا ہوا اون کو عصیان سے ضرر
ہون وہ مقبولانِ ایزد بے خطر

پس غرض طاعت سے ہے تمکو افتخار
بھی نہ عصیان سے ہوا اونکو اضطرار

پس نہ فخر و طعن کچھ درکار ہے ۔ جس کو مین چاہون وہی مختار ہے

حبّ اپنی دیکھتے ہو باخدا ۔ حبّ میری اون سے بھی دیکھو ذرا

مین ہوا محبوبِ جملہ فلکیان ۔ بلکہ ہین محبوب میرے خاکیان

جبکہ وہ محبوب کے محبوب ہین ۔ پھر تو برتر تم سے وہ مرغوب ہین

عمل اپنا دیکھتے ہو باسرور ۔ علم اونکا باعمل دیکھو ضرور

عالمِ علمِ خدا کو ہو سجود ؛ عابدین ہون ساجدین ہر ودود

خاکیان ہون تخت پر مسندنشین ۔ نوریان اوس تخت کے ہون حاملین

لشکر و خدام و غلمان و قصور ۔ پادشاہی کے لیئے ہے بالضرور

عرش و فرش و آسمان جملہ جہان ۔ جملہ املاکِ زمین و آسمان

سائرِ خلقت جو ہے در بحر و بر ۔ ہے لوازم سلطنت وہ بےخطر

ہین فرشتے عسکرِ ربّ العلا ۔ خادمانِ خالقِ ارض و سما

لیک پھر شاہ لازم اہلِ راز ؛ اہلِ رازِ بادشہ ہو سرفراز

عسکری لائق نہ رازِ پادشاہ ۔ لائقِ رازِ شہان ہی اہلِ جاہ

جو وزیرِ خاص و دستور الیمین ۔ رازدارِ پادشہ وہ بالیقین

رازدارِ پادشہ ہے اہلِ خاک ۔ کیونکہ اہلِ خاک بیشک دردناک

عشق و رقت سے یہی ہین ماہران ۔ علم و حکمت سے یہی ہین خوبدان

پس کرون پیدا خلیفہ درجہان ۔ رازدارِ ہین مکان و لامکان

دل شکستہ سینہ خستہ بانیاز ۔ حاملِ ذاتِ خدا وہ اہلِ راز

ہے خدائی کا وہی اسراردان ۔ سرّ اوس کا ہے خدائے دوجہان

گر نہوتا وہ خلیفہ راز دار — تب تو یہ پیدا نہ کرتا نور و نار
اے فرشتو کشت گندم سی عیان — غلہ ہے مقصود نزدِ غافلان
جو سوا غلہ گیاہِ کشت زار — وہ نہین مقصود نزدِ ہوشیار
بہرِ حیوانات وہ مقصود ہے — بعض بہرِ نار وہ معہود ہے
پس بنی آدم سے جو ہین مومنان — ہین وہی مقصود نزدِ عارفان
جو منافق اونسے بھی کفار ہین — چون گیاہ وکاہ اہلِ نار ہین
آخورِ حیوانِ دوزخ بیگمان — ہین منافق اور سائر کافران
اہلِ ایمان سے جو صادر ہے گناہ — حسبِ رتبہ دائما شام وپگاہ
حکمتِ ایزد سے ہے وہ بیگمان — اوسمین ہین اسرار نزدِ عارفان
گرچہ ظاہر مین گناہِ مومنان — ہین سراسر شر نزدِ شرعدان
لیک نزدِ قادرِ قیوم و دو — اقتضائے خیر ہے بے گفتگو
کیونکہ افعالِ خدائے جسم وجان — ہین ہمہ وہ خیر نزدِ عارفان
عزت و ذلت جو ہے بہرِ انام — پادشاہی وگدائیئے عوام
طاعت وعصیانِ جملہ مردمان — خوب و زشت وجو کہ ہوا نسی عیان
نصِّ قطعی سے ہمہ وہ خیر ہے — خیر کا فاعل وہی زغیر ہے
شر کب ہون جملہ افعالِ خدا — شر سے وہ پاک ہے بے امترا
فعلِ بندہ نسبتِ بندہ سے ہے شر — شر کا لابد ہوا ہے یہ مقر
ہے قدم کا خاصہ خیر و کمال — خاصۂ حادث ہوا شر و زوال
نسبتِ افعال دو ہین آشکار — اوسکے جانب خیر شر اپنے پر نثار

ہے یہی فرمانِ ذاتِ کردگار
سن خیوری سے نکر تو اضطرار

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ الآیہ

حق تعالیٰ کا یہ فرمان اے لبیب — کر ثنا اس طور میری اے حبیب
مالکِ مُلکِ زمین و آسمان — ہے تو ہی اے خالقِ ہر جسم و جان
جس کو چاہین اوس کو بخشین تاج و تخت — جس سے چاہین اوس سے لیوین ملک و بخت
جس کو چاہین تو کرین اوس کو عزیز — جس کو ذلت دین وہی ہووے تیز
ضار نافع ہے تو ہی نہ غیر ہے — ہاتھ مین تیرے ہمیشہ خیر ہے
ہے تو ہی لاریب ہر شے پر قدیر — شے سوا کب قدرتِ حق ہو اثیر
گر نہوتا ذاتِ انسان کا خمیر — یاد و وصفِ ذاتِ یزدان ای بصیر
یہ خلیفہ گر نہوتا ذو الجلال — مظہرِ جملہ محسن اہلِ جمال
گر نہوتا اس سے عصیان کا ظہور — دائما طاعت مین ہوتا با سرور
غفلتِ بشری سے ہوتا پاک صاف — چون فرشتہ پاک ہوتا بے خلاف
تب تو بیشک مظہرِ اسمین غفور — مظہرِ غفار بھی اے ذی شعور
مظہرِ رحمان بھی اے نیک دان — مظہرِ اسمین رحیمِ مومنان
مظہرِ ستار ہم ذاتِ حلیم — مظہرِ اسمین صبوری ای فہیم
مظہرِ صفتِ جلالی کردگار — مظہرِ صفتِ کمالی بیشمار
مظہرِ جبار ہم قہار نیز — ہم معز و ہم مذل واے عزیز

مظہرِ شافع شفیع المذنبین ۔ مظہرِ دفعِ ذنوبِ المومنین
نیست و نابود ہوتا یکسان ۔ سبقتِ رحمت بھی ہوتی بے نشان
عزتِ شافع نہ ہوتی آشکار ۔ عظمتِ نافع بھی ہوتی بے وقار
رتبۂ خیر الوریٰ روزِ شمار ۔ کچھ نہ ہوتا نازِ خلقت آشکار
اسلئے ہے یہ حدیثِ کردگار ۔ دریوا قیمتِ جواہر آشکار
ہے یہ طبرانی سے بھی تحبیر مین ۔ عسقلانی سے بھی ہے تحریر مین

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْحَدِیْثِ الْقُدْسِی لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبْتُ بِکُمْ وَخَلَقْتُ خَلْقًا یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ فَاَغْفِرُ لَھُمْ وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْکِرَامِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ آخَرِیْنَ یُذْنِبُوْنَ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ وَیُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ الْمُتَوَکِّلُ النَّاجِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَیْھِمْ رِضْوَانُ اللّٰہِ مَلِکِ النَّاسِ

گر نہ ہووے مومنون سے ای جہان ۔ کچھ گناہ و خالقِ ہر دو جہان
تب کرے پیدا وہ دیگر کائنات ۔ جس سے ہو لاریب ظاہر معصیات
طالبِ غفران وہ ہوں پھر آشکار ۔ تب تو بخشے اونکو وہ آمرزگار
پھر تو جنت مین وہ ہووین داخلین ۔ کیونکہ حق دارانِ جنت مذنبین
ہے روا اخذِ زکوٰۃ اے کامیاب ۔ اوس کو جو مفلس نہین اہلِ نصاب
لائقِ غفران ہین اہلِ گناہ ۔ مستحقِ جنت کے یہ بے اشتباہ
چشم گریان سینہ بریان یہ مدام ۔ درد دل سے ہین یہ سوزان صبح و شام
درد انکا ورد سے فائق ضرور ۔ عشق نازی سے ہوئے یہ اہلِ نور

ہے اَنِیْنُ الْمُذْنِبِیْن تذلیل سے   دوست تر تسبیحِ جبرائیل سے
آہِ مذنب دوست تر نزدِ خدا   زجلِ اسرافیل سے بے امترا
نالۂ دل جب کرے ظاہر اثیم   اوس سے لرزاں ہوئے بس عرشِ عظیم
آہ وزاری سے کرے جب وہ ندا   یاشفیعَ المذنبین یا مصطفےٰ
ابرِ باراں ہے توئی عالم پناہ   من زعصیاں خشک سالی چوں گیاہ
یا مُجیری نَجِّنا مِنْ ہاویہ ✣   نارِ ہجرانِ جہالت حاویہ
رحمۃ للعالمینی یا غفور ✣   یاحبیبی اَنتَ مصباحُ الصّدور
ظلمتِ عصیاں سے ہوں میں پرحزیں   راہ بتا یا شفیعَ المذنبین
دستگیرا اے دستگیرِ بیکساں   اَنتَ عونی انت غوثی ہر زماں
گر ہو امداد تیری ہر زماں   پھر تو ہوں جملہ عوالم مردگاں
تو دوائے دردِ دل ای جانِ جاں   تو شفائے جملہ علتِ عاشقاں

قُل حُبُوری اَنتَ ربّی یا جمیل
اَنتَ حسبی اَنتَ لی نِعْمَ الوکیل

تفصیلِ جوابِ پنجم

یعنی یہ تفصیل ہے سوالِ پنجم کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہے کہ دنیا سے تو کیا لیجائیگا۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اس طرح فرمانِ خلاقِ جہاں   ہے یہ قرآں میں عیاں ای مومناں
یاحبیبی شافعِ جملہ اُمم   نور نوری سترِ اسرارِ قدم
اس طرح غنچۂ دہاں سے کر بیاں   ن والقلم سے لکھ صفحۂ جناں

حُبِّ ایزد پر اگر ہو مستقیم
دعوٰئے حُبِّ خدا اگر ہے سلیم

تب تو میرے امر کے ہو تابعین
پیروی میری کرو تم بالیقین

پیروی میری محبت کا کمال
حُبِّ احمد عین حُبِّ ذو الجلال

پیروی میری یقین اے مومنان
ہے کمالِ حُبِّ ایزد کا نشان

حب میری شرطِ حبِّ کبریا
اوسپہ یہ موقوف ہے بے امترا

جس جنان مین حب میری پائدار
اوس جنان سے حُبِّ ایزد آشکار

حُب میری سے جو ہو خالی جنان
حُبِّ ایزد کا ہو اوسمین نشان

حبِّ احمد ہے یقین حُبِّ خدا
ہے یقین ایمان حُبِّ مصطفا

شرط سے مشروط بس موجود ہو
شرط کے مفقود سے مفقود ہو

پس اگر ہے دعوٰئے حُبِّ خدا
منکرون کے دل مین ہر صبح و مسا

تب تو وہ قدمین احمد پر ضرور
صدق دل سے سر رکھین با صد سرور

پائے احمد کا جہان پر ہو نشان
سر رکھین اوس جائے پر با شوقِ جان

پائے احمد پر نہ ہرگز پا رکھین تا
سر رکھین اوس جائے پر دل سے جھکین

تب تو ہووے دعوٰئے حُبِّ خدا
آشکارا ہر زمان بے امترا

پس وہ ہون محبوبِ ایزد بیگمان
معصیت سے پاک ہون در دو جہان

حق تعالےٰ بخشدے اونکے گناہ
وہ امانِ حق مین ہون شام و پگاہ

کیونکہ بیشک یکتا وہ غفار ہے
سبقتِ رحمت سے وہ ستار ہے

بھی وہ ہون محبوبِ ذاتِ مصطفا
کیونکہ ہے محبوب اونکا مجتبا

دل سے جب وہ مصطفا پر ہین فدا
تا ہین فدا اون پر ہمہ اہلِ سما

ہیں خلیل اللہ خلّت سے مدام
سرفراز و مفتخر بین الانام

خاصۂ خلّت سے وہ پُر نور ہیں
خاصۂ محبوبیت سے دور ہیں

خاصۂ محبوبیت با صد وقار ٭
ذاتِ احمد پر کیا حق نے نثار

بھی طفیل سیّد خیر الانام ٭
صد ہزاران اوس پہ صلوٰۃ و سلام

اُمّتِ خیر الورا کو ہے نصیب
خاصۂ محبوبیت سے اے لبیب

جملہ املاک و رسل ہیں اوس سے دور
لیک اوس سے ہے یہ امّت باسرور

انبیا جس سے نہیں ہیں سربلند
اوس سے یہ امّت ہوئی ہے ارجمند

بہرِ ذاتِ سیّد یکتا حبیب
تابعان تبیع سے ہیں با نصیب

انبیا گرچہ اصیلی ہیں ضرور ٭
وہ طفیلی اپنے برتر باسرور

چاکرانِ مصطفا کو جو نصیب
انبیا اوس سے نہ فائض اے لبیب

پیروئے مصطفا سے اے جہان
ہے رضائے مصطفا مقصودِ جان

ہے رضا اونکی رضائے کردگار
بل رضائے ایزدی اونپر نثار

ہے رضا خواہِ محمّد خود خدا
کیونکہ احمد نورِ ذاتِ کبریا

مذہبِ عشّاق یہ بے اِستِرا
متفق اسپر ہمہ اہلِ صفا

جو کہ ہو محبوبِ معشوقِ جنان
ہے فدا اوسپہ رضائے عاشقان

عاشق و معشوق میں یہ اتّحاد
ہے وہی وہ ہے یہی با صد وداد

پس رضا اوسکی رضائے خویش ہے
پیش اوسکے جو کہ دور اندیش ہے

پس رضائے شافع ہر دو جہان
ہے یہی مقصودِ جملہ مومنان

اس رضا سے ہے رضائے کردگار
بل رضائے ایزدی اِن پر نثار

پس رضائے سیدِ خیر الانام — دارِ دنیا میں تو کر حاصل مرام

پس رضائے احمدی ہمراہ خویش — نزدِ حق لیجا تو باصد درد و ریش

تب تو راضی تجھ سے ہو پروردگار — ہو رضائے ایزدی تجھ پر نثار

تب تو حاصل ہو مرادِ جسم و جان — چشمِ سر سے دیدِ خلاقِ جہان

دیدِ احمد سے یہ دل سرشار ہو — دیدِ جانان سے یہ پُر انوار ہو

تب خیوری کو وہاں دیدار ہو
دیدۂ صدیق سے سرشار ہو

تفصیلِ جوابِ ششم

یعنی یہ تفصیل ہے سوال ششم کے جواب کی اور وہ سوال یہ ہے کہ دنیا سے تو کہاں جائیگا؟ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی قال فی التفسیر التحبیر وغیرہ من زبر النحاریر ٭ ان المحققین العارفین ٭ والمدققین الواصلین ٭ قدس اللہ سرھم المبین ٭ قد اتفقوا علی ان الحقیقۃ المحمدیۃ ٭ والمادۃ الاحمدیۃ ٭ اصل کل حقیقۃ بغیر المرتبہ ٭ ظھرت وتظھر بالارادۃ الازلیہ ومظھرھا جمیع الکائنات العلویۃ والسفلیہ ٭ فکل ما تفرق منہ بالحکمۃ الالھیہ یعود الیہ لا رضاء الحقیقۃ الکلیہ ٭ اذ کل شیٔ یرجع الی اصلہ بالقضیۃ المرضیہ ٭ فاھل الجمال یجتمعون عند الصفۃ الجمالیہ واھل الجلال یجتمعون عند الصفۃ الجلالیہ ٭ واھلھما عندھما بالطریقۃ الکمالیہ ٭ وکل صفۃ تبقی الی الغایۃ الابدیہ ٭ فھذا ایفاء عدۃ اللہ تبارک وتعالی ٭ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی

قولِ ایزد بسکہ عالیشان ہے — والضحیٰ سورہ مین بالبرہان ہے
یا حبیبی جانیئے کون و مکان — بہر تیری شافعِ ہر دو جہان
جو کہ ہین جملہ عوالم بیشمار — عرش و فرش و جملہ اہلِ نور و نار
سب ہوئے تجھ سے ہویدا بیگمان — اصلِ جملہ ہے توئی مقصودِ جہان
اُمِّ جملہ عرشیات و فرشیات — ہے توئی یکتائے ربّ الکائنات
فیض تیرے سے ہوا جو کچھ عیان — اصل تو اور شاخ ہین وہ بیگمان
اُمّ سے اولاد ہووے گر جدا — تب تو مادر غم مین ہووے مبتلا
درد و زاری آہ و نالہ ہو مدام — کارِ مادر سینہ بریان صبح و شام
فرقتِ ہجران سے بے آرام ہو — حرقتِ نیران سے پر آلام ہو
کب اوسے عیش و طرب کا ہو خیال — کیونکہ ہجران سے وہ دائم پُر ملال
پس عطا تجھکو کرون مین عنقریب — تا کہ ہو ضمّ الحبیب الی الحبیب
جو ہوا تجھ سے جدا اے دلربا — وہ ملے تجھ سے بلا چون و چرا
تلخئ ہجرانِ جان سے دور ہو — وصلِ شیرین سے یہ جان مسرور ہو
قُرّۃُ العَینَین سے دل شاد ہو — راحتِ سینہ سے دل آباد ہو
جانِ جانان سے ملے جب شادمان — تب تو ہووے شادمان روح و روان
وصل کی لذت سے ہووے یہ ندا — مَرحَبا اَہلاً وَّ سَہلاً مَرحَبا
جب عوالم تجھ سے ہو وین واصلین — تب تو پوچھے تجھ سے ربّ العالمین
ہل رضیتَ یا محمدؐ مصطفیٰ — مجھکو ہے منظور بس تیری رضا
جب ہوا یہ عہد تجھ سے آشکار — ہے رضا جوئے محمدؐ کردگار

ہر طرح تیری رضا منظور ہے
وہ کرون مین بس ہے تو مسرور ہے

تب تو فرماوین حبیبِ کبریا
کیون نہ راضی ہونین تجھسے ای خدا

فیض میرا جب ملا مجھ سے ضرور
پس نہ کیونکر اوس سے دل ہو باسرور

جو صفت تھی جس صفت سے آشکار
پیش اصلِ خویش ہے وہ پائدار

جو جمالی تھی جمالی سے عیان
اصل سے واصل ہوئی وہ بیگمان

جو جلالی سے جلالی آشکار
اصل اپنے پر ہوا اوس کا قرار

دو صفت سے جو مرکّب ہے ضرور
وہ ہوئی دونو سے واصل باسرور

کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ بے اِمترا
اصل اپنے سے جو ہے قولِ صفا

ہر صفت اپنی صفت سے بارضا
ہوگئی واصل بلا چون وچرا

جب ہوا باطن سے باطن متّصل
پھر نہ کیون خوشنود ہووے اہلِ دل

اصل سے جب شاخ ہووے مستقیم
کیون نہووے مسرور وہ اے فہیم

اصل اپنے سے ملے جب مومنان
کیون نہووین وصل سے وہ شادمان

سورہ واللیل مین رمز نگار ہے
ہے یہی وَلَسَوْفَ یَرْضٰی آشکار

جبکہ تَرْضٰی اور یَرْضٰی ہو عیان
تب تو ہون خوشنود سیدِ انس وجان

غرض اس ایجاد سے بیگمان
ہو رضائے مصطفا لابد عیان

خلق وخالق ہون رضاجوئے حبیب
ہون اُمم بیمار وہ یکتا طبیب

ہو وہی محمودِ جملہ حامدین
بلکہ حامد اوس کا ہو جان آفرین

خلق وخالق جملہ ہون اوسکے مُرید
ہو مرادِ جملہ وہ ذاتِ فرید

خلق وخالق جملہ اوسکے ذاکرین
ہو وہی مذکورِ جملہ بالیقین

خلق وخالق جملہ اوسکے طالبین ہے وہی مطلوب جملہ اے امین
دید اوسکی کے ہمہ ہون شائقان سب سے بہتر شائق خدا ہے دو جہان
جو مراتب اوسکے ہین نزدِ خدا بعض اونسے ہون عیان ہین الورا
جو سزاوارِ ورا وہ ہو عیان جو سزاوارِ خدا وہ ہو نہان

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا مُحَمَّدُ لَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنْیَا وَاَھْلَھَا لِاُعَرِّفَھُمْ کَرَامَتَکَ وَمَنْزِلَتَکَ عِنْدِیْ وَلَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا ۔ رواہ ابن عساکر والعلامۃ الزرقانی کما ھو فی شرح المواھب للقسطلانی علیھم الرضوان الصمدانی ۞

حق تعالیٰ نے یہ فرمایا عیان یا محمد سر یہ تیری بیگمان
مین کیا پیدا یہ دنیا بالضرور بھی جو خلقت اسمین اہلِ نار ونور
اس لیئے تا مین کرون اونکو مدام عارفانِ رتبہ خیر الانام ۞
جو کہ تیرے ہین مراتب بیشمار اونسے ہون وہ ماہرین لیل ونہار
جو کہ تیری ہے کرامت نزدِ رب اوس سے ہو وین ماہرون وہ با ادب
گر نہ تیری ذات کا ہوتا ظہور پھر تو کب ہوتا ظہورِ نار و نور
جن وانس وسائرِ اہلِ زمین جملہ افلاک وملک عرشِ برین
جو سوا انکے عوالم بے شمار کچھ نہ ہوتا اونسے ہرگز آشکار
بلکہ میرا بھی نہ ہوتا کچھ ظہور رب نہ سب کہتے مجھکو اہلِ نار ونور
جو کہ جملہ عرشیات وفرشیات ہے اوسی کی خاکِ پا بالبینات
ہے اصیلی ایک وہ سرِّ خدا ہے خدائے خلق وہ بین الورا
ہے طفیلی جملہ جو شاہ وگدا ہے وہی شاہِ شہان بے امترا

ابتدا و انتہا کا وہ نشان — وہ نشانِ بے نشانی بیگمان
اول و آخر وہی یکتا عظیم — ظاہر و باطن وہی یکتا علیم
کُنتُ کَنزاً کا وہی سِرِّ نہان — اوس نہان سے یہ ہوا جملہ عیان
اوس نہان سے گر نہوتا یہ عیان — تب عیان ہوتا نہ خلّاقِ جہان
گرچہ یکتا لَم یَلِد ہے وہ صَمَد — لیک احمد سے ہوا پیدا اَحَد
حق تعالیٰ سے ہوا یہ مصطفیٰ — مصطفیٰ سے بھی ہوا پیدا خدا
وہ خدا میرے خدا سے آشکار — اوس خدا کا یہ خدا یکتا نگار
ہان وہی یکتا اَحَد ہے لاشریک — وہ منزّہ ہر طرح یکتا مَلیک
ہے رضا جوئی اوسی کی بیگمان — نورِ توحیدِ جنان نزدِ جہان
ہے وہی ایمانِ جملہ عارفین — عارفانِ صادقانِ واصلین
اس رضا جوئی سے جو مہجور ہے — وہ منافق حق سے بیشک دور ہے
گرچہ ایمان کا کرے وہ اِدّعا — اِدّعا سے وہ نہو اہلِ رضا
جو رضا جوئے حبیبِ مُصطفیٰ — ہے وہی محبوبِ ذاتِ کبریا
ہے اوسی کا بس رضا جو کردگار — ہے رضائے ایزدی اوس پر نثار
راضی و مرضی وہی نزدِ خدا — ہے رضائے احمدی پہ وہ فدا
وہ قبائے حق سے بس مستور ہے — وہ رضائے حق سے بس مسرور ہے
وہ لقائے حق سے بس پُر نور ہے — وہ عطائے حق سے بس میسور ہے
اے خدائے خالقِ ہر نور و نار — وے خدائے رازقِ ہر مور و مار
اوس رضا جوئی پہ ہمکو ہر زمان — اِستقامت بخش باصد شوقِ جان

اوس رضاجوئی سے دائم شادمان ۔۔۔ ہو جنان و جانِ جملہ مومنان

اوس رضاجوئی کو جملہ مومنین ۔۔۔ آبِ حیوان دل سے جانین بالیقین

آبِ حیوان جس سے ہو ابدالاباد ۔۔۔ عیشِ ایزد زندہ مومن باسداد

وہ بقائے حق سے باقی ہو مدام ۔۔۔ وہ لقائے ایزدی سے بامرام

قُربِ احمد سے وہ بس سرشار ہو ۔۔۔ دیدِ جانان سے اوسے دیدار ہو

بحر مین وہ محو ہووے قطرہ وار ۔۔۔ تب وہ ہو زخارِ بحرِ بے کنار

سِر سے جب سِر ہووے متصل ۔۔۔ تب تو ہووے جان و جانانا ایک دل

پھر دوئی ہو دور از روے عدد ۔۔۔ تب رہے باقی وہی یکتا احد

میم سے مستور ہے وہ در جہان ۔۔۔ تاج میمی اوسکے سرپر بیگمان

ہے الف سے دائمًا وہ سرفراز ۔۔۔ نامِ احمد حمدِ ایزد بے نیاز

ہے الف اور میم سے اُمّ الوجود ۔۔۔ حمد باقی ہے وہی اہلِ سجود

حمدِ ایزد اوسپہ دائم ہے نثار ۔۔۔ حامد و محمود وہ یکتا نگار

عاشق و معشوق وہ یکتا قدیم ۔۔۔ اوسپہ دائم خلعتِ خُلقِ عظیم

وسعتِ خُلقی سے وہ مستور ہے ۔۔۔ ہے احد ظاہر مین مطلق نور ہے

عرشیات و فرشیاتِ کائنات ۔۔۔ ہے اوسی کے فیض سے بالبیّنات

اصل مین سبحان اوسکی شان ہے ۔۔۔ اِنّمَا اَنَا عَبْدُہٗ تبیان ہے

اصل مین یکتا وہ معبودِ جہان ۔۔۔ ہے شریعت مین وہ عابد بیگمان

ساجد و مسجود وہ یکتا کریم ۔۔۔ عابد و معبود وہ ذاتِ عظیم

ہے مقید وہ شریعت مین ضرور ۔۔۔ عبدہٗ و رسولہٗ اہلِ سرور

لیک مطلق وہ حقیقت مین مدام — نورِ ایزد و خالقِ جملہ انام
کنزِ مخفی سے وہی نورِ مبین — احدیت کا ستر باطن بالیقین
اہلِ وحدت ہے وہی سترِ نہان — واحدیت کا اوسی سے ہے نشان
ہے مفیض و فیض نزدِ عاقلان — نورِ مطلق خالقِ جملہ جہان
ہے شریعت چون لباسِ مردمان — ہم حقیقت مثلِ ذاتِ دلبران
پس شریعت مین جو احمد ہے عیان — ہے حقیقت مین اَحَد وہ بیگمان

قال فی روح البیان والتیسیر والجامع الکبیر عن الامام الواسطی وغیرہ من النحاریر قدس اللہ سرہ المنیر ان اللہ تعالت اسماؤہ وتوالت نعماؤہ قد اخبرنا بالآیۃ الکریمۃ من شان حبیب اللہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ بان البشریۃ فی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام عاریۃ واضافیۃ لا حقیقیۃ فظاہرہ مخلوق وباطنہ حق ولذا تجوز السجدۃ لباطنہ دون ظاہرہ لان ظاہرہ من عالم التقیید وباطنہ من عالم الاطلاق

رتبۂ خیر الورا بے انتہا — نصِ مذکورِ جلی ہے اے فتا
خود یہ فرماتا ہے خلاقِ جہان — یا حبیبی باعثِ کون و مکان
جو کہ تیرے دست پر ہووی مرید — وہ یداللہ سے ہوا بیشک رشید
دست تیرا دست ایزد بیگمان — دست سے وہ پاک ہی نزدِ جہان
نورِ احمد جب ہوا نورِ خدا — تب دوئی کا اوٹھ گیا کل استرا
جب دوئی سے دور ہو ذاتِ عدد — پھر تو باقی ہو وہی یکتا احد

قیدِ اشنائی نہو وے آشکار — قائل و سامع وہی یکتا نگار

پس یہ ہے فرمانِ خلاقِ انام — یا حبیبی نورہٗ نوری لا کلام

جو کہ ظاہر مین ہو تجھ سے فیضیاب — فیض یابِ حق وہی بے ارتیاب

کیونکہ تجھ مین بشریت جو آشکار — وہ حقیقت مین اضافی مستعار

محض بہرِ نام ہے وہ پردہ پوش — اس سے ماہر عارفانِ اہلِ ہوش

کیونکہ ظاہر مین وہ محبوبِ خدا — عبدہٗ مخلوق ہے بے اِمترا

خود خدا باطن مین ہے وہ لا کلام — سِرِّ کنزِ احدیت ربّ الانام

ذو جہت وہ ذات اہلِ سروری — خود خدا و خود کنندہ پیغمبری

اس لئے باطن کو اونکے اے امین — سجدۂ مخلوق جائز بالیقین

بے شبہ باطن مین وہ مسجود ہے — سب خلائق کا وہی مقصود ہے

پس وہی عابد وہی معبود ہے — بے شبہ وہ حامد و محمود ہے

ہے وہ ظاہر مین مقید لا کلام — لیک باطن مین وہ مطلق ای ہمام

روشنائیٔ و قلم داوات جو — در حقیقت ایک ہے بے گفتگو

روشنائیٔ قلم سے جو نگار — روئے کاغذ پر ہوا ہے آشکار

ہے اوسی داوات سے وہ جبرِ تام — وحدتِ ذاتی سے کثرت کا مقام

یہ اوسی اجمال سے تفصیل ہے — صاحبِ وحدت کی یہ تبجیل ہے

بے توسط بالتوسط کا مقام — موجبِ تفضیل ہے یہ لا کلام

بے توسط ہے قلم داوات مین — متحد ہے وصف اونکی ذات مین

روئے کاغذ پر توسط سے حروف — ہے قلم کا فیض وہ جملہ صنوف

جب قلم کل واسطے سے پاک ہے ‏— تب تو اوسکی شان مین لولاک ہے

جو توسط کی ہے ظلمت در اثر — ہے قلم اوس سے منزہ اے پسر

ہے توسط کا جو ظلمات اُلوف — اوس سے ہین مستغرقین جملہ حروف

گرچہ حرفون مین وہی حِبرِ خفی — جو کہ تھی داوات مین بیشک وہی

لیک از روئے مراتب بالضرور — ہے تفاوت اوسمین اے اہلِ شعور

اِسلیئے ہین تین اَسما بالیقین — تین رتبون سے بلاشک مخبرین

احدیت وحدت سوم اے نیکدان — واحدیت ہے نکرا سمین گمان

ہین وہ از روئے مراتب ہرسہ نام — ورنہ بیشک اصل مین یک چیز تام

ہمچنین فرمانِ ایزد بے چگون ہے — ن والقلم سوم مایسطرون

پس حقیقت مین حبیبِ مصطفا — نورِ مطلق خود خود آپ ابتدا

گرچہ ظاہر مین کہین اونکو رسول — از روئے حفظِ مراتب اے فحول

حکم ہر رتبے کا رتبے پر نثار — حکمِ خالق ہے یہی نزدِ کبار

حفظِ رتبہ کا ہر صدّیق سے ہے — جو نہ حافظ اوس کا وہ زندیق ہے

حفظِ رتبہ از روئے قرآن ہے — حفظِ عقلی موجبِ خسران ہے

حفظِ رتبے سے زہے وہ شان ہے — شان جسکی مین زہے فرقان ہے

کنزِ مخفی مین وہ خود رحمان ہے — احدیت کا سِتر وحدت شان ہے

واحدیت کا تملک ہر آن ہے — واحدیت کی وہی بنیان ہے

بائے بسم اللہ سے اوس کا ذکر تام — سین تک والناس کے ہے لاکلام

پس ہوا باسین بس وہ بیگمان — جملہ خلقت کے لیئے در دوجہان

کافی و وافی وہی ہر آن ہے — حلیہ اوس طاہا کا بس قرآن ہے
گر نہ کافی ہو وہ بہر کائنات — تب تو ہو یہ غرق بحر مہلکات
گر نہ ہو وہ دستگیر کائنات — تب تو کب اوس کا بقا ہو در حیات
باعث ایجاد ہے وہ بالیقین — بھی بقا کا واسطہ وہ اے امین
بھی اوسی کے واسطے اعدام کل — سب سے مستغنی وہی ساقیٔ کل
پس نہ کیونکر ہو وہ کاسیٔ ذوات — بہر جملہ عرشیات و فرشیات
بود ہم نابود اوس سے اے امین — جود ہر موجود اوس سے بالیقین
ہے مدد اوسکی سے جملہ کائنات — ہے معین سب کا وہی بالبینات
گر نہو امداد اوسکی یک زمان — تب تو ہون زیر و زبر جملہ جہان
پس مفیض جملہ ہے وہ بالیقین — کیونکہ ہے وہ رحمۃ للعالمین
درحقیقت ہے وہ رب العالمین — گرچہ ظاہر مین وہ سید مرسلین
کنہ ذات مصطفا رب الورا — ہے وہ ادراک بشر سے ماورا
ما عرفنا حق عرفان حبیب — ہے یہی عرفان حق نزد لبیب
گر نہو اس عجز کا وہ معترف — تب تو ہو وہ حق سے لابد منحرف
کب ثنا اوس ذات کی امکان ہے — بعد حق یکتا وہ عالی شان ہے

اس خیوری کا خدا وہ بالیقین
ہے یہی عرفان حق اے مومنین

اونپہ صلوۃ خدا صد با سلام — ہر زمان نازل الا یوم القیام
آل بھی اصحاب پر با احترام — جو نجوم سیر کشتی لا کلام

خاتمۃ الطبع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمدِ ایزد کس زبان سے ہو ادا | نعمتِ عرفان اوسنے کی عطا
معرفتِ احمد کی بالتصدیقِ جان | اوسنے کی ہمکو عطا در ہر زبان
معرفت اپنی کیا اوسنے عیان | اس لبشر کی معرفت پر بیگمان
صد ہزاران شکرِ حق باصد صفا | اوسنے بخشا ہمکو ذاتِ مصطفا
جولاسیئے درودِ کردگار | فرقِ احمد پر وہ ہون دائم نثار
آل سبھی اصحاب پر لیل و نہار | چون نجومِ آسمان وہ در شمار
وہ قدیمی فیض غواصِ قدم | دُرِّ عرفان ہمکو بخشے دمبدم
جُود اوسکے سے ہوا ہمکو عطا | یہ رسالہ دُرِّ عرفان بے بہا
یعنے ستہ ضروری اوسکا نام | وہ خیُوری کے معارف لاکلام
دُرِّ عرفان زیبِ تاجِ اصفیا | مرحبا وہ دُرِّ گنجِ کبریا
یا الٰہی اوس دُرِ عرفان سے | ہادیئے ایمان ہم احسان سے
دُرجِ قلبِ مومنون کو بخش نور | تاکہ اِستے ہون وہ دائم باسرور
دیدِ احمد سے وہ بس سرشار ہون | اوس دُرِ مختار سے مختار ہون
گنجِ مخفی سے ہویدا جب ہوا | وہ دُرِ عرفانِ یکتا بے بہا
تب تو عالم غیب سے آئی ندا | گوشِ اہلِ معرفت مین برملا
ہین کہان وہ جوہری جوہر نما | دُرِ عرفان خیر دین پر ہون فدا
سِترِ دل بے نقدِ جانِ متّصل | اِس دُرِ عرفان پہ قُربان سترِ دل

۱۳۱۵ھ

اعلانِ خوش بیان

مرآتِ خاطرِ خطیر اور آئینۂ ضمیر منیر کافۂ انام ہمہ خواص و عوام پر جلوۂ ظہور پذیر
نور ہو + اور گوشِ ہوشِ نجار اور ہر ایک اہلِ مطبع ہر دیار اس خبر صدق اثر سے
خوب باثمر مسرور ہو + کہ الحمد للہ یہ رسالہ سلالہ مسمی بالستۃ الضروریۃ فی المعارف الحقیۃ مطبع معدن الامرا
مسمی بالکنز واقع شہر کلکتہ مین نور بخش دیدۂ اولی الابصار ہوا + محلہ کولوٹولہ مکان نمبر گیارہ
مطبع مزبور کا اظہار ہوا + مالکِ مطبع مذکور بالا حافظ الٰہی بخش صاحب ہیں۔ اناملِ منشی
تصدق حسین صاحب منیجر مطبع مرقوم سے یہ رسالہ مسطور ہے + اور یہ رسالہ موافق قانونِ سرکارِ نامدار دفترِ رجسٹری
گورنمنٹ مین مندرج حسبِ دستور ہے پس کوئی صاحب قصد چھاپنے یا چھپوانے اس رسالہ
ستۂ ضروریہ کا ہرگز نفرمادے و الّا بجائے حصولِ نفع بارِ نقصان و مضرت اٹھاوی۔ ع
چرا کارے کند عاقل کہ باز آرد پشیمانی + کیونکہ جمیع حقوقِ رسالہ مرقومۃ الصدر اس مؤلف
مسکین کے لیے محفوظ ہین + بہر طور اس مشتہر داعی الخیر کے لیے وہ جملہ ثابت و ملحوظ ہین +
اور جس صاحبکو خرید رسالہ مسطورہ مطلوب منظور ہو تو شہر کلکتہ امر تلہ لین مکان
نمبر ۹ مین غلام یٰسین صاحب سے دستیاب بالضرور ہو + قیمت رسالہ مذکورہ ۵ آنہ
آشکار ہے + یہ دُرِ عرفان اس قیمت سے ارزان بلا انکار ہے + ع
قدرِ گل بلبل بداند قدرِ گوہر جوہری + وھو اللطیف الخبیر والیہ
المرجع والمسیر المشتہر مؤلف مسکین محمد خیر الدین عصمہ اللہ من شر الحاسدین

۲۶ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۵ھ

زہے حفظ المتین از غیب تابان
بامدادِ شہِ جیلانِ ہادی

برآمد عن لصوص الدین ہر آن
بریدہ دست و پائے اہلِ خسران

الحمد للہ رب العالمین حمدا یوافی نعمہ الی یوم الدین کہ این رسالہ نور مبین موسوم بہ

حفظ المتین
عن
لصوص الدین

باہتمام منشی محمد ہدایت اللہ صدق آئین مالک مطبع ہادی المطابع نور آگین مطبوع گردید

بحمد اللہ کہ تحقیقِ انیقی
ندائے ہاتفی آمد بگوشم

نمودہ جلوہ چون آن ماہ کنعان
وزین سرِ خیوری جان ایمان

۱۳۱۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو علمِ غیبِ کبریا وہ چون کفِ دست شہا ‌ ‌ پیشت عیان ہے اِمتر اہر آن ہر صبح و مسا

جو غیب ذاتِ رب تجھ پر عیان ہر روز و شب ‌ ‌ تب غیب جملہ خلق کب کیونکر ہو تجھ پر وہ خفا

مفتاحِ کنزِ ذوالمنن مصباحِ ظلمتِ جان و تن ‌ ‌ اصباحِ دیجورِ محن سبحانہ رب الوریٰ

جو آل تیری طاہرین اوس مین نبی ہو وہ نازنین ‌ ‌ محبوبِ رب العالمین جو شاہِ جیلان ہے بلا

وہ عالمِ ازل و ابد اُم الکتاب عن الاحد ‌ ‌ وہ سرِّ اللہ الصمد وہ حاکمِ قدر و قضا

جو غیبِ مطلق بالیقین اونکی زبان ہی سے مبین ‌ ‌ وہ لوحِ رب العالمین بیشک وہی ام خدا

لوحے جو وہ محفوظ ہے امر اوسکا ملحوظ ہے ‌ ‌ حکم انکا بس محفوظ ہے اوس پر مقدم بے خطا

محبوبِ یزدان غوث ہے استاد ہوویں با سرو ‌ ‌ محمود ایوان مین ضرور باشاہِ سید انبیا

وہ دیدِ حق سے بانیاز ہوویں مشرف و سرفراز ‌ ‌ اوس راز سے ہون اہلِ راز جسنے نہ ماہر اصفیا

وہ اس رسالہ مین بیان برہان اونکی ہے عیان ‌ ‌ حق الیقین وہ بیگمان نزدیک اہلِ نہا

اس بوستان پر بلبلان شیدا بصدقِ شوقِ جان ‌ ‌ یہ ورد اونکا ہر زمان جان شاہِ جیلان پر فدا

استادہ ہر یک پیشِ گل کرتین ہین باہم شور و غل ‌ ‌ ہمکو عطا کر جامِ مُل جسنے محبت کو بقا

یا شیخ عبد القادری حلالِ مشکل ہر دلی ‌ ‌ بہرِ محمد ہم علی بنما لقائے جان فزا

بلّٰہ شیئاً اے صفی ہم بہرِ احمد اے وفی ‌ ‌ بہرِ مرادِ جو خفی از جودِ تو فرما عطا

اے ماہرِ خستہ دلان دردِ دلی تجھ پر عیان ‌ ‌ تو عالمِ علمِ نہان اُمدد بجالی مرشدا

ظاہر مین عبد القادری باطن مین احمد سرورِ نبی ‌ ‌ لا ئید تو خلقت پروری بیشک تو ہی مار الخدا

اے شمعِ انوارِ قدم مسکین جو ہو تیری بجز الم
تجھ پر فدا وہ دمبدم پروانہ کچھ پروانہ سا

صلوٰاتِ ایزد بیکران بر فرقِ احمد و آلِ آن ‌ ‌ با جاہ التصدق ہر زمان بے عد تا روزِ جزا

والله متم نوره ولو كره الكافرون

الحمد لله قديم الاحسان عميم الامتنان کہ این رسالہ جلیلہ و رسالۂ نبیلہ مسمّی بہ

حفظ المتين
عن
لصوص الدين

از تالیف منیف بندہ مسکین محمد خیر الدین ثبتہ اللہ علی قدم الصادقین

در دار المطابع احمدیہ زیور طبع و رونق صحیح پوشید

ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمدِ بیحد خدای را سزد کہ بذاتِ خود آئیندہ اوست ؛ و نعتِ بیعد سرور یرا زیبد کہ خدای ما بندہ اوست ؛ و سطرِ مدیحہ صمد بر آن آلِ اطہار و اصحابِ کبار می بارد کہ بصرِ بصیرتِ اوشان دائم بینندہ اوست ؛ لِاَنَّہٗ شَاہِدٌ قَ مَشْہُوْدٌ وَفِیْ کُلِّ مَشْہَدٍ مَوْجُوْدٌ ۔

شعر

جَمَالُکَ فِیْ عَیْنِیْ وَذِکْرُکَ فِیْ فَمِیْ ۔ وَحُبُّکَ فِیْ قَلْبِیْ فَاَیْنَ تَغِیْبُ

شعر

در راہِ عشق مرحلہ قرب و بُعد نیست
می بینمت عیان و دعا می فرستمت

صَلٰوۃٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ نَحْوَ جَنَابِہٖ ۔ لِاَنَّ صَلٰوتِیْ لَا تَلِیْقُ لِبَابِہٖ

اَمَّا بَعْد پس مرآتِ ضمیرِ منیرِ محبِ صفی اور آئینہ خاطرِ خطیرِ منصف وفی پر آشکار ہو اور رجہانِ اہلِ سنت و جماعت اور جنانِ قلوبِ اربابِ رحمت و طاعت اوسے پُر انوار ہو ؛ کہ رشیدی و خیابان مین مذکور ہے ؛ خانِ آرزو اور غیاث اللغات

مین مسطور ہے ؛ کہ خُدا بالضم بمعنی مالک وصاحبست وچون لفظِ خدا مطلق باشد
بر غیرِ ذاتِ باری تعالیٰ اِطلاق نکنند مگر درصورتیکہ بچیزی مضاف شود چون کدخدا
ودہ خدا وناخدا وگفتہ اند کہ لفظِ خدا بمعنی خود آئیندہ است چہ مرکبست از کلمۂ
خود وکلمۂ آ کہ صیغہ امرِ حاضرست از آمدن وظاہرست کہ امر بترکیبِ اسم معنی اسم
فاعل پیدا میکند وچون حق تعالیٰ بظہورِ خود بدیگرے محتاج نیست لہذا بدین
صفت خوانند ودر سراج اللغات نیز از علامہ دوانی وامام فخر الدین رازی
نقل کردہ ؛ یعنے لفظ خدا کا معنے مالک وصاحب حسب اللغت وعرف مشہور ہے ؛
اور اِطلاق لفظِ خدا بلا اضافت غیرِ خدا پر ممنوع و پُر محظور ہے ؛ اور بحالتِ
اضافت مین اِطلاق اوسکا غیر خدا پر جائز و پُر نور ہے ؛ جیسا کہ کدخدا دہ خدا
ناخدا اور مثل اسکے جہان مضاف ہو مجوّز و مبرور ہے ؛ اور معنی اون الفاظ
کا صاحبِ خانہ مالکِ گاؤن صاحبِ کشتی بلا فتور ہے ؛ اور وجہ منع اطلاق لفظ
خدا بلا اضافت غیر خدا پر یہ ہے آشکار ؛ کہ لفظِ خدا مرکب کلمۂ خود اور آ صیغہ
امرِ حاضر آمدن سے اسمِ فاعل ہے بلا اِنکار ؛ پس معنے اوسکا خود آئیندہ
ہے عند اولی الابصار ؛ اور جبکہ حق تعالےٰ نے اپنی ذات وصفات
کو بلا احتیاج غیر کے ہر طور سے کیا آشکار ؛ تو اوس وصف سے حالتِ
غیر اضافت مین وہی ذات موصوف ہوئی نزدِ آئمہ کبار ؛ اور نہ اِطلاق
لفظِ رب غیر ذاتِ باری پر مثلِ کلمۂ خدا ہے ؛ یعنے حالتِ غیر اضافت مین
وہ لاریب ناروا ہے ؛ اور یہ بیان نجم المبین لرجم الشیاطین کے ہشتاد و سوم
باب مین مفصلاً مسطور ہے ؛ اور درج الدرر البہیۃ فی ایمان الآباء

والامّھاتِ المصطفویّہ ؔ کے تیرہوین صفحہ مین مجملاً مذکور ہے ÷ اَی عزیز دانش تمیز اس توطیئہ کلام اور تمہید مرام سے یہ مقصود ہے ÷ کہ دُرجُ الدررالبہیّہ مین اطلاقِ لفظِ خدا ورب غیرِ ذاتِ باری پر موجود ہے ÷ تو اوس اطلاق کی تحقیق خوانندہ کتابِ مذکور کو خوب دریافت کرنا ضرور ہے ÷ کہ اوس اطلاق سے منکرِ اہلِ ضلالت بہ سبب ابتلائے جہالت نہایت مغرور ہے ÷ چنانچہ اس شعر کے معنی مین وہ منکر مضل نہایت حیران ہے ÷ بہ سبب گمراہی جبلّی اور شقاوتِ ازلی کے وہ معترض پریشان ہے **شعر**

نہ ہے برف سے آب ہرگز جدا	محمدؐ خدا سے محمدؐ خدا

شعرِ مذکور دُرجُ الدررالبہیّہ کے بالوین صفحہ مین مکتوب ہے ÷ اور معنی اوسکا دو طور سے نہایت خوش اسلوب ہے ÷ ایک تو اہلِ ظاہر کے نزدیک اسطور آشکار ہے ÷ کہ محمدؐ خدا اضافتِ مقلوبی ہے مثلِ دِہ خدا بلا انکار ہے ÷ اور بائے قسمیہ لفظِ خدا پہ محذوف ہے ÷ جیسا کہ اس شعر مین پر ظاہر ومعروف ہے ÷ **شعر**

خدا منہ چوم لیتا ہے شہیدِ کس محبت سے	زبان پر میرے جسدم نام آتا ہے محمدؐ کا

پس تقدیرِ عبارت یہ ہوئی بفضلِ خدائے صمد ÷ کہ محمدؐ خدا سے جدا نہین بخدائے محمدؐ ÷ یعنی قسم ہے مجکو خدائے محمدؐ کی لاکلام ÷ کہ محمدؐ خدا سے جدا نہین علیہ الصلوٰۃ والسّلام ÷ اور دوسرا معنے اوسکا یہ ہے نزدِ اہلِ بواطن ÷ اور یہ اظہر من الشمس ہے درجمیعِ مواطن ÷ کہ دوسرا لفظِ محمدؐ محض اسم مفعول مقصود ہے ÷ قطع نظر علم سے وصفِ محمدؐ معہود ہے ÷ یعنی محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم حمد کیا گیا خدا سے خود آپ نیوالا ہے بلا توسط غیر ÷

کیونکہ وہ ذاتِ فیضِ نورِ قدیم ہے کنزِ فخیم ہے جامع جمیعِ خیر ؛ پس اسجائے مغائرت نہین زینہار ؛ مگر اضافتِ خاتمِ فضّہ ہے آشکار ؛ خاتم اور فضہ سے ایک ہی ذات مقصود ہے ؛ ہر طور نام ونشانِ جدائی ذات یہان مفقود ہے ؛ درِ ظلماتِ توسّط ہر وجہ سے مسدود ہے ؛ خانہ اتحاد بصد اعتماد معمور ہے ؛ کیونکہ اوسی نورِ قدیم سے یہ نورِ عظیم کامل السرور ہے ؛ مَین اور تو کا یہان نام نہین وہی کنزِ مخفی ایک نور ہے ؛ اوسی نور سے جملہ عرشیات و فرشیات کا ظہور ہے ؛ ٥

اضافت جو مین کی ز ہے آشکار ۔ وہ ہے خاتم فضّہ نزدیک بار
جو ذاتِ محمّد وہ نورِ خدا ۔ اضافت یہ مین کی بلا امترا
تو نورِ محمّد چو خاتم بدان ۔ وہ از فضّہ کنزِ مخفی عیان
تو ہرگز نہ خاتم سے فضّہ جدا ۔ نہ فضّے سے ہے خاتم جدا اے فتا
کہ فضّے سے خاتم جو پیدا ہوا ۔ تو خاتم سے فضّہ ہویدا ہوا
یہ خاتم وہی فضّہ بے ارتیاب ۔ وہی فضّہ خاتم یہ لُبِ لباب
نہین فرق تمثیل مین کچھ عیان ۔ مگر اصل فضّہ مین نقص و زیان
نہ نورِ قدم ہے وہ نقصان پذیر ۔ کہ پیدا ہوا جس سے نورِ بشیر
وہ فیضِ قدیمی سے پیدا ہوا ۔ وہ صفتِ قدیمی ہویدا ہوا
اسی طور وہ نورِ فیضِ قدیم ۔ نہ ہرگز وہ ناقص ز فیضِ عمیم
ہوا اوس سے جملہ عوالم عیان ۔ ہمہ اہلِ عرش و زمین آسمان
نہ پیدائشِ خلق سے کچھ فتور ۔ ہوا نورِ احمد مین اے ذی شعور

جو ہے شمعِ کنزِ خفی اے بصیر	تو اوسکی شعاعیں سراجِ منیر
نہ ہے شمع سے دور ہرگز شعاع	صفت اور موصوف یک بے نزاع
ز احدیتِ خالقِ کردگار	ہوئی وحدتِ مصطفیٰ آشکار
ز وحدت ہوئی واحدیت عیاں	یہ ہے کنزِ مخفی کا جملہ بیاں

تو کیونکر خدا سے محمد جدا
محمد خدا ئے غیوری خدا

قال نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام * وعلیٰ آلہ واصحابہ البررۃ الکرام * یا جابر ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ * ثم خلق منہ کل خیر وخلق بعدہ کل شیء رواہ البیہقی وعبد الرزاق عن جابر بن عبد اللہ الانصاری * علیہم رضوان اللہ الباری * یعنے جب حضرت جابر نے جناب رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے سوال کیا * تب آپنے اُنکو اِسطور سے جواب باصواب دیا * کہ ای جابر اللہ تعالیٰ نے اول سب مخلوقات کے نور نبی تیرے کا اپنے نور سے ہویدا کیا * پھر اوس نور کامل السرور سے ہمہ خیرات و برکات کو پیدا کیا * اور بعد اوسکے ہمہ عرشیات و فرشیات کو کیا آشکار * پس اوسی نورِ مبرور سے ہمہ کائنات کا ہوا اظہار * اور یہ حدیث سُنن بیہقی اور جامع عبد الرزاق مین ہے نگار * اور بعدِ شعرِ مذکور * یہ دو شعر ہین مسطور *

وہ ظاہر مین لاریب عبدِ خدا	خدا ہے وہ باطن مین بے اِمترا
وہ نورِ حقیقی وہ نورِ اِلٰہ	وہ مسجودِ برحق بلا اشتباہ

تو معنے انکا اِسطور عند اولی الابصار ہے * کہ حقیقتِ محمدیہ لاریب نور

کنزِ احدیّہ بلا انکار ہے ؛ ظاہر آپکا مُقید عبدہٗ و رسولہٗ اور باطن آپکا مُطلق
نورِ انوار ہے ؛ آپکے ظاہرِ مُقید کو سجدہ کرنا سزاوار نہیں ؛ کہ عبدہٗ و رسولہٗ ساجد
ہے مسجودیت اوسے درکار نہیں ؛ اور باطن آپکا حق مُطلق لائق مسجود ہے صفت
قدیمہ احدیتِ حضرتِ ودود ہے ۔ عبدیت آپکی اضافی غیر حقیقی مُستعار ہے ؛
اور یہ مضمون تفسیر تیسیر و جامع کبیر و روح البیان وغیرہا مین نگار ہے ؛ اور اسکی
تائید مزید دُررُ الغوّاص مین بھی آشکار ہے ؛ اور درج الدرر البھیّہ فی
ایمان الاٰباء والامھات المصطفویّہ کے سینتالیسوین صفحہ مین وہ تعبیر پُر انوار
ہے ؛ کہ قال فی روح البیان والتیسیر والجامع الکبیر عن الامام الواسطی
وغیرہ من النحاریر قدس اللہ سرھم المنیر ان اللہ تعالٰی اسماؤہ و توالت نعماؤہ
قد اخبرنا بالاٰیۃ الکریمۃ من شان حبیب اللہ ؛ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا
یُبَایِعُوْنَ اللہَ ؛ بان البشریۃ فی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام ؛ وعلی اٰلہ
واصحابہ البررۃ الکرام ؛ عادیۃ واضافیۃ لا حقیقیۃ فظاھرہ مخلوق و
باطنہ حق ولذا تجوز السجدۃ لباطنہ دون ظاھرہ لان ظاھرہ من
عالم التقیید وباطنہ من عالم الاطلاق قال العارف الاجل الواصل
الاکمل سیدی عبد الوھاب الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی فی
درر الغواص لو اظھر ذرۃ من معجزاتہ التی ھی من خصائصہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی ھذہ الدنیا لتلاشت العالم باسرہ لانھا کلھا تجلیات لیس فیھا
رائحۃ الکون المقید فھی بریئۃ عن المثلیۃ ولھا اطلاق وعدم الانقطاع
انتھی وتفصیل ھذا التبیین فی کتابی نجم المبین لرجم الشیاطین فمن کان شائقا

من الصادقین فلیطالع ذالک بعین المنصفین واللہ یھدی بہ المتقین
یعنے حضرت امام واسطی رضی اللہ عنہ سے مسطور ہے ؛ اور دیگر حضرات محققین
سے بھی مذکور ہے ؛ کہ آگاہ کیا ہمکو حق تعالیٰ نے کہ ایسا عالی ہے رتبہ حبیب اللہ کا
کہ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ ؛ یعنے جو تیرے دست حق پرست
پر ہوتے ہیں مُرید ؛ تو تحقیق وہ اللہ تعالےٰ ہی کے مرید ہوتے ہیں بے نقص و
مزید ؛ اور یہ اسلیئے کہ بشریت جناب رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی عاریت
واضافی ہے ؛ حقیقی عند الفہام ؛ ظاہر آپکا مخلوق اور باطن آپکا حق تعالےٰ
ہے لاکلام ؛ لہذا جائز ہے آپکے باطن کو سجود ؛ اور ظاہر آپکا عبد ہے نہ نہایت
مسجود ؛ کیونکہ ظاہر آپکا عالم تقیید سے ہے ؛ اور باطن آپکا عالمِ اطلاقِ وحید سے
ہے ؛ یعنے یہ مقام عین الجمع متروکِ عبودیّت ہے ؛ باطنِ احدیت لائق مسجودیّت
ہے ؛ اور تمثیل اسکی بطور نزدِ اہل درایات ہے ؛ کہ روشنائیے قلم عین روشنائیے
داوات ہے ؛ اور صفحہ قرطاس پر بتوسط قلم وہی روشنائی بالبیّنات ہے ؛
روشنائیے داوات میں جو حروف بالاجمال موجود ہیں ؛ وہی حروف بتوسّط
قلم صفحات پر بالتفصیل ہمعدود ہیں ؛ پس باطن روشنائیے قلم عین روشنائیے
داوات بالاجمال ہے ؛ اور ظاہر روشنائیے قلم صفحات پر لاریب بالتفصیل
کمال ہے ؛ داوات مفیضِ اوّل بے قال وقیل ہے ؛ قلم مستفیضِ اوّل مفیضِ
ثانی پر تجمیل ہے ؛ اور صفحات مستفیض ثانی مفیض ثالث پر صوف ہیں ؛ داوات
مقامِ اَلِفؔ قلم مقامِ بَاؔ صفحات مقامِ سائر حروف ہیں ؛ یہ بطور روزِ یکشنبہ
مثل اَلِفؔ اور دوشنبہ مثلِ بَاؔ اور سائر ایام مثلِ باقی ہر ایک حرف معروف

ہین ؛ لہذا آغازِ قرآن بائے بسم اللہ سے ہوا کہ اوسمین جمیع علوم باسمہ صنوف الوف
ہین ؛ اور لاریب یہی مقام رتبۂ قلم اقلام ہے ؛ کہ وہ متوسطِ احدیت و واحدیت
علی اللہ دوام ہے ؛ یہی مقام جنابِ سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے ؛ اور وہ
باطنِ احدیتِ ذاتیہ وحدتِ حضرتِ صفاتیہ لاکلام ہے ؛ لہذا اس آیت مین مقسم
بہ ہے یہی مضمون ؛ کہ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۔ مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ
یعنے اے میرے حبیب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم قسم ہے ہمکو داوات کی
اور قسم ہے ہمکو قلم جامعِ جمیع صفات کی اور قسم ہے ہمکو تمام حروف مکتوبات کی داوات
سے مراد احدیتِ ذاتیہ ہے ؛ قلم سے مراد وحدتِ صفاتیہ ہے ؛ اور حروف سے
مراد واحدیتِ افعالیہ ہے ؛ حق تعالیٰ نے اپنی ذات اور اپنے حبیب جامعِ جمیع
صفات اور جو کچھ داواتِ ذات اور قلم جامعِ صفات سے صفحاتِ ہستی پر ہو
نقوشات ان تینونکی قسم کھایا ؛ اپنے حبیب گنہگارون کے طبیب کا اطمینان قلبی
فرمایا ؛ کہ ہرگز ہرگز نہین تو مجنون ؛ ساتھ نعیم مقیم ربِ قدیم کے اے ذی فنون ؛
کیونکہ اجر تیرا دائم منت نہندہ ہے نہ ممنون ؛ یعنے ثواب تیرا دیدار پروردگار
ہے ؛ اور وہ دائم غیر منقطع بلاانکار ہے ؛ اور جبکہ قرآن حلیہ و عکس سید الانام ہے
اور وہ قرآن صامت اور یہ قرآن ناطق نزدِ فہام ہے ؛ اور بعد الف بلاشک
حرفِ با کا مقام ہے ؛ اور با کے اول و آخر حرفِ الف لاکلام ہے ؛ تو آغازِ
قرآن بائے بسم اللہ سے باتفاق ائمہ اعلام ہے ؛ اور سائر اوصاف حرف
با فرعِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے ؛ لہذا یوم تولد جنابِ سید مختار ؛
روز دوشنبہ ہے بلاانکار ؛ اور بسم اللہ تین اسمائے الٰہی کو شامل ہے ؛ ذات

وصفات وافعال اِن تینون مراتب کوحامل ہے ؛ اور اِن مراتب کا بیان ہے اَلِف لَام میم ؛ اور اِن مراتب کی تفصیل ہے کتابِ قدیم ؛ ای عزیز واقف تمیز الم سے سین والناس تک جتنے علوم قرآن شریف مین موجود ہین ؛ وہ سب سورۂ فاتحہ مین لاریب معہود ہین ؛ اور یہہ علوم سورۂ فاتحہ بسم اللہ مین معدود ہین ؛ اور جملہ علوم بسم اللہ بائے بسم اللہ مین بفضلِ ربّ ودود ہین ؛ کیونکہ با مقامِ جنابِ رسول کریم ہے ؛ جو صاحبِ خُلقِ عظیم ہے ؛ وہی اول و آخر ظاھر و باطن ازبسکہ علیم ہے ؛ اوپر صلوۃ وسلام حضرتِ ربِّ قدیم ہے ؛ لہذا یہ فرمان حضرتِ علی مرتضیٰ کہ اَنَا النُّقْطَۃُ تَحْتَ الْبَاء ؛ اور یہ مضمون اسرار التنزیل وروح البیان مین مسطور ہے ؛ تفسیرِ تجیر و تحریر مین بھی مذکور ہے ؛

شعر

اَلِف لام بھی میم سہ حرف تام	ولے در حقیقت یہ ہے ایک لام
مکان مین وہی تین بیشک عیان	ولے تین ہین ایک در لامکان
کہ احدیّت و وحدتِ جانِ جان	سوم واحدیّت نگر باجنان
صفتِ ذات وافعال سے بیگمان	یہ جملہ عوالم ہوئے پرعیان
یہی ست مراتب جو مذکور ہین	تو وہ بسملہ مین بصد نور ہین
کہ اللہ رحمانُ ثالث رحیم	تو ہے انہین جملہ کتابِ قدیم
علومِ خدا جو کہ ہین بے حساب	بکُتبِ سماوی واُمّ الکتاب
وہ ہین بسملہ مین بلا امترا	جو ہین بسملہ مین وہ در حرفِ با
کہ با ہے مقامِ محمّد مدام	ہوا جیسے آغازِ قرآن تام
وہ لاریب ہے عکسِ خیر الانام	وہ صامت یہ ناطق نہ اسمین کلام

الف سے نہ آغاز ہو وہ کتاب
کہ لا بد وہ حلیۂ رسالت مآب

علوم محمد جو ہین بے کنار
تو قرآن یک قطرہ اوس سے شمار

نہ اونکو احاطہ کرین خاص وعام
وہ ادراک خلقت سے بیرون مدام

مگر حسب امداد رب الانام
کرین درک اوس سے خواص کرام

قال اللہ خالق الارض والسماء: وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ

الف چون احد ذات ہے بیگمان
یہ اول تعین مفیض نہان

وہ ما یوم اثنین مثل صفات
یہ ثانی تعین بصد بینات

لہذا تولد ہوئے مصطفا
اوسی یوم اثنین مین اے فتا

بھی ظاہر نبوت کیا در انام
اوسی یوم اثنین مین لاکلام

ہوا لیل اثنین مین بھی عروج
مکان سے کیا لامکان مین ولوج

ہوا اونکو معراج بہر وصال
تو جانا نکا جان سے ہوا اتصال

ہوئے یوم اثنین احمد روان
بھی مکے سے لاریب ہجرت کنان

مدینے مین داخل ہوئے بالضرور
بھی اوس یوم اثنین مین با سرور

بھی اس دار دنیا سے دار الوصال
کیا یوم اثنین مین انتقال

یہ چھے یوم اثنین ہین در شمار
جو اسرار اسجا وہ ہین بے شمار

تو اوس بائے بسمل سے ہے یہ عیان
کہ ہین بعد حق سید انس وجان

پڑھین بندگان جب کتاب خدا
تو ہو اولا ذکر خیر الوریٰ

وہی ذکر محبوب لیل ونہار
نہ اوس سے مقدم کوئی یادگار

کرے گر کوئی یاد رب الجبار
کرے یاد یک اوسکو پروردگار

فاذکرونی اذکرکم الآیۃ

کرے ذکر احمد کوئی ایک بار / تو دہ بار وہ نزد حق یادگار

من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرا الحدیث

توکیونکر مقدم نہ دس ایک پر / جو فرمان ایزد وہی خوبتر
جو مفعول مذکور ہو اسے مہان / تو ہو ذکر فاعل بھی اوسے عیان
نہو ذکر فاعل جدا اے فہام / کبھی ذکر مفعول سے لاکلام

اذا ذکروا ذکر اللہ الحدیث لان ذکر المفعول یستلزم ذکر الفاعل ھکذا
فی الفتوحات ۱۲ لہیۃ

چہ جائیکہ ذکر رسول کریم / حبیب خدا نور ذات قدیم
جو ہین باطن احدیت لاکلام / ہوا جس سے پیدا خدائے انام
وہی جملہ خلقت سے مقصود ہین / خدا اونکا حامد وہ محمود ہین
خدا جنکی چاہے ہمیشہ رضا / رضائے محمد رضائے خدا
خدا ہے مرید و محمد مراد / وہ ذاکر یہ مذکور باصد وداد
محب محمد خدائے قدیم / وہ محبوب جو اہل خلق عظیم
بھلا کیون نہ منظور حق اے فہام / کہ ہو ذکر احمد مقدم مدام
اوسے سب طرح سے بھی تقدیم ہو / وہ اذکار مین اہل تعظیم ہو
مقدم جو ہے ذکر خیر الورا / وہ مذکور ایزد وہ ذکر خدا
وہ ظاہر مین تقدیم خیر الورا / حقیقت مین تقدیم رب السما
وہ ابلیس تھا ساجد کردگار / کیا نور احمد سے اوسنے فرار

تو اوس پر ہوا طوقِ لعنت نثار — کہ وہ پیشوائے ہمہ اہلِ نار
کہ وہ عَین کو غین سمجھا ضرور — نہ ہرگز کیا فرق در نار و نور
ہوا وہ تکبر سے اہلِ غرور — تو نورِ نبی سے کیا پھر نفور
تو اوسکو نہ سجدہ کیا زینہار — کہ وہ نورِ ایزد یہ از جنسِ نار
کہ ناری کو ناری سزاوار ہے — جو ناری وہ نوری سے بیزار ہے
جو ابنِ مغیرہ عدوِّ رسول — عدوّانِ حسنینِ آلِ بتول
تو اون سب کا لابد وہی اعتقاد — جو تھا قلبِ ابلیس مین باعناد
کہ لاریب نورِ نبی غَین ہے — نہ ہرگز وہ نورِ خدا مین ہے
نہ نورِ قدیمی سے وہ نور ہے — وہ نورِ خدا سے بسے دور ہے
وہ لاریب نورِ خدا سے جدا — جدائی سے موصوف نورِ خدا
وہ چون نورِ سائر یکے نور ہے — بہر طور ایزد سے وہ دور ہے
نہ وہ احدیت سے ہوا آشکار — وہ مخلوق عاجز بسے خاکسار
وہ لابد بشر مثلِ ما بیگمان — یہی اصل ذاتِ بشرِ مرسلان
تو مثلِ محمد کرورون رسول — کرے ایک پل مین خدا اے فضول
وہ پیدا کرے مثلِ احمد ضرور — تو ممکن یہ لابد نہ اسمین فتور
وہ یا جملہ خلقت کو پروردگار — کرے مثلِ احمد نہان آشکار
وہ یا جملہ خلقت بامرِ خدا — چو ابلیس و دجال ہون برملا
تو لاریب کچھ رونقِ کردگار — نہو بیش و کم اوستے نزدِ کبار
سماعیل کا ہے یہی اعتقاد — ہوئے متفق ایسے اہلِ عناد

خیوری وہی اعتقادِ لعین
کہ نورِ نبی کے وہ ہین منکرین

رسالۂ تقویۃ الایمان مین جو عبارت اعتقاد مذکور مین مسطور ہے ٭ وہ اہانت جناب رسولِ مقبول مین اظہارِ قدرت خدا مذکور ہے ٭ جو کار بہ فرمانِ نصِّ قرآن حکمِ الٰہی سے امرِ محال ہے ٭ وہی تکذیبِ خدا اوسکے نزدیک امرِ ممکن بے قیل وقال ہے ٭ اور وہ عبارت یہ ہے کہ اوس شہنشاہ عالی جاہ کی یہ شان ہے کہ ایک آن مین ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑون نبی و ولی اور جن و فرشتے جبرائیل محمد صلعم کے برابر پیدا کر ڈالے اور جو سب لوگ پہلے پچھلے آدمی اور جن پیغمبر ہی سے ہو جاوین تو اوس مالک الملک کی سلطنت مین اونکے ہونے سے کچھ رونق بڑھ نجاویگی اور جو سب لوگ ملک شیطان اور دجال ہی سے ہو جاوین تو اوسکی کچھ رونق گھٹ نجاویگی وہ بہرصورت مین بڑونکا بڑا اور بادشاہونکا بادشاہ ہے انتہی

جو ہے ردّ اوسکا بسند کبار
وہ نجم المبین مین بمفصل نگار
ولے اوسے اندک یہانپر عیان
کہ ضمنًا ہوا ہے یہان پر بیان
سنو گوشِ دل سے ہو مفسدین
جہالت ضلالت سے اے منکرین
ازل سے ابد تک جو چاہا خدا
وہ ہے اوسپہ قادر بلا امترا
جو چاہا نہین اوسنے اے ذی شعور
تو قدرت کا ہرگز نہ اوسپا ظہور

قال فی منہج الروض الازہر وغیرہ من زبر اولی البصر ان کل شیئ تعلقت بہ مشیۃ اللہ تعالٰی تعلقت بہ قدرتہ والا لا فلا یقال انہ قادر علی المحال العدم وقوعہ ولزوم الکذب انتہی

ارادے خدا کا تعلق جہان
تو قدرت کا اوسپر تعلق عیان

نہ جس امر کی خواہش کردگار — تو ہرگز نہ قدرت کا اوسپہ کار
تو اوسکا تعلق نہ جس جائے پر — تو ایسکا نہووے بھی اوسپہ مقر
نہ کہہ اسطرح سے کہ ہے ذوالجلال — بھی قادر کرے جو وہ چاہے محال
نہووے محالات کا کچھ ظہور — ولے اوس سے ہو کذب لازم ضرور
اسیواسطے شے پہ وارد قدیر — کلامِ خدا مین ہوا اے خبیر

قال الله فی کتابہ المنیر انّ الله علیٰ کلّ شیءٍ قدیرٌ قال فی التحبیر و انوار التنزیل والجامع الکبیر والتامیل ان الشیئ ههنا بمعنی المشاء ای مشیئ وجوده فما شاء الله وجوده فهو موجود والقادر هو الذی ان شاء فعل وان لم یشأ لم یفعل والقدیر الفعال لما شاء علی ما شاء واشتقاق القدرة من القدر لان القادر یوقع الفعل علی مقدار ما تقتضیه مشیته وقوته انتهی ملخصا قال فی الجلالین ان الله علی کل شیء ای شاءه قدیر قال فی الارشاد ومعنی القدرة علی المعدوم حال عدمه انه ان شاء ایجاده اوجده وان لم یشأ ایجاده لم یوجد انتهی

یہان معنا شیئے کا مفعول ہے — یہی معنا معہود و مقبول ہے
جو چاہا خدا نے کہ موجود ہو — وہ موجود ہووے بلا گفتگو
نہین جسکو چاہا کہ موجود ہو — نہ موجود ہوگا وہ اے نیک خو
ہوئی خواہشِ خالقِ کردگار — کہ یہ امر اسطور ہوا آشکار
تو اوسپر وہ قادر نہ اسمین کلام — نہ قدرت کا بے مشیۃ اللہ مقام
کہ ہر طور قادر خدا ہے اے انام — وہ موصوف دونو صفت سے بدام
کہ قادر وہ ایجاد پر بے فتور — نہ ایجاد پر بھی وہ قادر ضرور

ثبوتی و سلبی صفت سے خدا — ہمیشہ وہ موصوف ہے بے امتزا

ازل مین جو تھی مشیت کردگار — تو ہے اوسپہ قدرت کا سب کاروبار

ازل مین جو چاہا خدائے جہان — وہی اب وہ چاہے وہی ہو عیان

تغیر نہین اوسمین ہرگز روا — کہ ہے وہ قدیمی صفت اے فتا

قدیمی مین تبدیل جائز نہین — کہ خاصہ وہ حادث کا ہے بالیقین

ازل مین نہین جسکو چاہا خدا — تو ہرگز نہ چاہیگا اوسکو سدا

کہ یک طور پر خواہش کردگار — تغیر کا ہرگز نہین اوسمین کار

نہین جسکو چاہا وہ ہے ممتنع — نہ موجود ہو وہ نہو مستمع

اسیطور فرمان خیر الانام — علیہ صلوۃ خدا او سلام

ماشاء الله کان وما لم یشاء لم یکن الحدیث

کہ چاہا خدا نے جو روز ازل — وہ لابد ہویدا نہ اسمین خلل

جو چاہا نہین اوسنے ہرگز نہو — محالات سے ہے وہ بے گفتگو

قال فی التحبیر فی الجامع الکبیر اجتمعت الامه واتفق علیه اهل السنه علی ان القدرة لا تتعلق بالمحال اصلا لان تعلقها بالمحال محال فلهذا لا یکفر من قال ان الله لا یقدر علی اخراجها عن ملکه لان اخراجه الی ما لا یتعلق بملک الباری محال وقد اتفقوا علی ان القدرة لا تتعلق بالمحال اصلا فالکفر تعلقه بالمحال محال انتهی + ۵

یہ تفسیر تحبیر مین ہے نگار — بھی دیگر کتب مین یہی آشکار

کہ ہین متفق سب پہ جملہ کبار — جو ہین اہل سنت سعادت شعار

کہ قدرت خدا کا تعلق نہین
محالات سے نزدِ اہلِ یقین

کہ لاریب ہے وہ تعلق محال
تو ہووے نہ ثابت وہ درجملہ حال

مُعلّق کرے قدرتِ کردگار
محالات پر گر کوئی ہوشیار

تو عجزِ خدا اوسّے ظاہر نہو
کہ ہے یہ محالات اے نیک خو

تو ہووے نہ موجود وہ زینہار
وہ ہے مُمتنع نزدِ جملہ کبار

کہے گر کوئی خالقِ ذوالجلال
وہ قادر نہین اِسپہ اَی ذی کمال

کہ خارج کرے مجکو از مُلکِ خویش
نکالے مجھے اوسّے بادرد وریش

تو کیا حکم اوسپر زشرعِ مبین
وہ مومن رہا یا کہ از کافرین

تو لاریب اسکا یہی ہے جواب
جوابِ مُصنّف ہے پُرصواب

کہ ہرگز نہین کفر کی وہ مقال
کہ موجود ہووے نہ ہرگز محال

جو اِخراجِ شخصے مُعلّق عیان
بغیرِ جہانِ خدا ئے جہان

تو ہے وہ محالات سے بالضرور
تو کیونکر محالات کا ہو ظہور

نہین مُلکِ ایزد سوا زینہار
کوئی مُلکِ غیرِ خدا آشکار

تو کس جا پہ اوسکو نکالے خدا
کہ ہر جائے مُلکِ خدا برملا

وہی مالکِ مُلک با مِلکِ تام
تو صادق یہی قول نزدِ فہام

کہ اخراج شخصے بمُلکِ دگر
محالات سے ہے نہ ممکن بشر

تو اوسّے نہ عجزِ خدا آشکار
نہو منتفی قدرتِ کردگار

کہ لائق نہین مُلک با عجز تام
کہ ہو مِلکِ غیرِ خدائے انام

تو عاجز نہو مُلک اِسنجا ضرور
نہین عجز قدرت خدا کا ظہور

خیوری جو علمِ خدا مین آنام
نہ وہ مثلِ احمد کے لائق مدام

نہین مثلیّت کی جو قدرت مدام
تو مثلِ محمد نہ اِمکان ہے
جو اِمکانِ منکر وہ خُسران ہے
وہ ابنِ مغیرہ یہی شان ہے
جو ہے قولِ منکر وہ ہذیان ہے
یہ لاریب خاتم کی بُرہان ہے

کسی مین کسی طور اے نیکنام
یہی قول فرمانِ قُرآن ہے
وہ خسران سے اہلِ نیران ہے
کہ ولدالزّنا اہلِ خذلان ہے
کڑوڑون کا اِمکان بہتان ہے
یہ نصِّ جلی حکمِ فُرقان ہے

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيْمًا الاٰية

محمد کسی کا نہ ہرگز پدر
ولیکن وہ لابد اَبُو الْاَصفیا
نہو بعد اوسکے نبی زینہار
یہ لابد محالات سے صاف صاف
کیا عہد ایزد نے جس طور پر
جو فرمودۂ حق وہ پُر نور ہے
کرینگے کیا تجکو اے مُصطفا
نہو بعد تیرے نبی زینہار
تو ہی ایک ہے خاتم الانبیا

رجالِ اُمم سے جو اہلِ بصر
رسولِ رُسل خاتم الانبیا
کبھی از سرِ نو کوئی از کبار
کہ عہدِ خدا مین کبھی ہو خلاف
اوسی طور ظاہر کرے بے خطر
کتابِ خدا سے جو مسطور ہے
رسولِ رُسل خاتم الانبیا
ازل مین یہی خواہشِ کردگار
ازل سے ابد تک بلا اِمترا

ازل مین نہ خواہش ہوئی آشکار ۔ کہ خاتم دگر ہو کوئی از کبار
تو کیونکر کرے از سرِ نو خدا ۔ کسیکو نبی تا بروزِ جزا
چہ جائیکہ ہو مثلِ خاتم عیان ۔ نظیرِ محمدؐ کوئی در جہان
کہ ہو کذب لازم خدا پر ضرور ۔ کہ ہے نقص وعدیکا اوسمین ظہور
نہ شیئے پہ قدرت وہان آشکار ۔ تو مثلِ محمدؐ نہو زینہار
کہ یہ ممتنع ہے بامرِ خدا ۔ نہ موجود گا ہے وہ ہو در ورا
تو ثابت ہوا اوسّے اے نیکدان ۔ تہو از سرِ نو نبی اب عیان
کہے گر کوئی اوسکا امکان ہے ۔ تو ہرگز نہ وہ اہلِ ایمان ہے
وہ مرتد از اہلِ نیران ہے ۔ کہ منکر وہ از نصِّ فرقان ہے
احادیث مین جو کہ فرمان ہے ۔ تو اوسّے وہ منکر جو شیطان ہے
جو اجماعِ امت سے ایقان ہے ۔ تو اوسّے وہ سرکش بہتان ہے
قیاسِ جلی سے جو تبیان ہے ۔ تو وہ اوسّے بھی اہلِ طغیان ہے
جو خاتم سے وہ اہلِ کفران ہے ۔ تو دارین مین اہلِ خسران ہے
ختم اوسکے دلپر زدیّان ہے ۔ تو کب اوسکو خاتم پہ ایمان ہے

خیوری جو وہ اہلِ خذلان ہے
تو دائم وہ در دارِ نیران ہے

قال الامام الاجل والهمام ابو الفضل فی کتابه المعتمد فی بیان المعتقد بکفر من قال بامکان نبی یکون بعده صلی الله علیه وسلم وفصّل الایمان بخاتم النبیین وحقق معنی ختم النبوة واطال البحث وقال رحمه الله هذه المسئلة مبیّنة بین الاسلامیین

لا یحتاج الی کشف وبیان واما ھذا المقدار الذی ذکرت فللمخافة ان یوقع زندیق جاھلا فی الشبھة وکثیرا ما یخدعون بان ان اللہ علی کل شیء قدیر والجواب ان القدرة لا ینکرھا احد ولکن لما اخبر اللہ سبحانہ وتعالی عن شیء ان یکون کذا او لا یکون فلا یکون الا کما اخبر واللہ سبحانہ اخبرنا بانہ لا یکون بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم نبی اخر وھذا لا ینکرہ الا من لا یعتقد نبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہ ان کان مصدقا بنبوتہ عنہ صادقا فی کل ما اخبر بہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ الحجج التی ثبت بھا نبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم بطریق التواتر ثبت بھا ایضا انہ خاتم الانبیاء فی زمانہ وبعدہ الی یوم القیامة فلا یکون الا ستنباء قطعا فمن شک فیہ یکون شاکا فیھا ایضا کمن یقول انہ کان نبی بعدہ او یکون او موجود وکذا من قال یمکن ان یکون فھو کافر ھذا شرط صحة الایمان بخاتم الانبیاء سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتھی قال فی بحر الکلام قال اھل السنة والجماعة لا نبی بعد نبینا علیہ الصلوة والسلام لقولہ تعالی ولکن رسول اللہ وخاتم النبین و لقولہ علیہ الصلوة والسلام لا نبی بعدی ومن قال بامکان نبی بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم یکفر لانہ انکر النص وکذلک لو شک فیہ لان الحجة قد تبین الحق من الباطل ومن ادعی النبوة بعد سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلا یکون دعواہ الا باطلا انتھی قال العلامة الجامی قدس اللہ سرہ السامی شرح الفصوص لا نبی بعد نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشرعا او مشرعا لہ و الاول ھو الاتی بالاحکام الشرعیة من غیر متابعة لنبی اخر قبلہ کموسی وعیسی علیھما السلام والثانی ھو المتبع لما شرعہ لہ النبی المتقدم کانبیاء بنی اسرائیل اذ کلھم کانوا داعین الی شریعة سیدنا موسی علیہ السلام فالنبوة والرسالة منقطعتان عن ھذا الموطن

بالرسول الخاتم صلی اللہ علیہ وسلم فلم یبق الا النبوۃ اللغویۃ التی ھی الانباء
عن الحق واسمائہ وصفاتہ واسرار الملکوت والجبروت وعجائب الغیب ویقال
لہا الولایۃ وھی الجھۃ التی تلی الحق کما ان النبوۃ الشرعیۃ تلی الخلق فالولایۃ
باقیۃ دائمۃ الی قیام الساعۃ انتہی قال فی ھدیۃ المہدیین واما الایمان بسیدنا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانہ لازم بانہ رسولنا فی الحال وخاتم الانبیاء والرسل
فاذا آمن بانہ رسول ولم یومن بانہ خاتم الانبیاء والرسل لا نسخ لدینہ الی
یوم القیامۃ لا یکون مومنا وقال فی الاشباہ فی کتاب السیر اذا لم یعرف ان سیدنا
محمدا صلی اللہ علیہ وسلم اخر الانبیاء فلیس بمومن لانہ من الضروریات قال فی
تحفۃ المحتاج شرح المنہاج فی کتاب الردۃ او کذب رسولا او نبیا او نقصہ بای
منقص وان کان صغیرا او جوز نبوۃ احد بعد وجود نبینا صلی اللہ علیہ وسلم
فھو مرتد وسیدنا عیسی علیہ السلام نبی قبل فلا یرد انتہی قال فی المعتمد اعتقاد
حصول النبوۃ بالکسب کفر وھذا ھو مذھب الملحدین من متالھۃ الفلاسفۃ المضلین
قال العلامۃ والحبر الفہامۃ عبد الغنی النابلسی فی شرح الفرائد رضی اللہ عنہ بحسن العقائد
وفساد مذھبہم غنی عن البیان بشہادۃ العیان کیف وھو یؤدی الی تجویز
نبی مع نبینا علیہ الصلوۃ والسلام او بعدہ وذلک یستلزم تکذیب القرآن لانہ
قد نص علی ان نبینا خاتم النبیین وھو اخر المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ والہ اجمعین
قال الامام الغزالی قدس اللہ سرہ العالی فی اخر کتابہ الاقتصاد ان الامۃ فہمت
من لفظ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ومن قرائن احوالہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ افہم عدم نبی ورسول بعدہ ابدا وانہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص

ومن اوّله بتخصيص النبيين او لى العزم من الرسل ونحو هذا فكلامه من انواع الهذيان لا يمنع الحكم بتكفيره لانه مكذب لهذا النص الذى اجمعت الامة على انه غير مؤوّل ولا مخصوص انتهى قال القاضى عياض رحمه الله الفياض فى كتابه الشفاء وكذلك من ادعى انه يوحى اليه وان لم يدع النبوة او انه فى حال اليقظة يصعد الى السماء ويدخل الجنة ويأكل من ثمراتها ويعانق الحور العين فهؤلاء كلهم كفار مكذبون للنبى صلى الله عليه وسلم لانه اخبر عن نفسه الشريفة انه خاتم النبيين لا نبى بعده وقد اخبر الله تعالى عنه انه خاتم النبيين وانه ارسل كافة اى رسالة جامعة للناس وقد اجتمعت الامة على حمل هذا الكلام على ظاهره لعدم صارف عنه وان مفهوم المراد به هو المقصود منه دون تاويل ولا تخصيص فلا شك فى كفر الطوائف المذكورة كلها قطعا اجماعا قال فى روح البيان تنبأ رجل فى زمن الامام ابى حنيفة النعمان بلغه الله فى اعلى غرف الجنان وقال امهلونى حتى اجيئ بالعلامات فقال الامام الاعظم رحمه الله الاكرم من طلب منه علامة فقد كفر لقوله تعالى ولكن رسول الله وخاتم النبيين ولقوله عليه الصلوة والسلام لا نبى بعدى انتهى قال فى نسيم الرياض كل من طلب المعجزة من مدعى النبوة بعد نبينا صلى الله عليه وسلم فقد كفر لانه يطلب منه مجوزا لصدق مع استحالة المعلومة من الدين ضرورة قال العلامة الازهرى رحمه الله الولى فى شرح الجوهرة ان عدم تعلق القدرة بالمستحيل والواجبات انما هو لعدم قابليتها فلا يلزم على عدم تعلقها بذلك قصور فالقصور انما يكون لو جاء العجز من ناحية القدرة

بان يكون الشيء مما يتعلق به ولم يتعلق به واما اذا كان عدم تعلقها
بشيء لكونه خارجا عن جنس المقدور فليس في عدم تعلقها به قصورها البتة بل تعلقها
به يؤدي الى قصورها بل الى اعدامها البتة ولهذا لما سئل العلامة الشبراملسي
رحمه الله عن رجل قال ان الله تعالى لا يقدر على اخراجي عن ملكه هل يكفر
بذلك ام لا فاجاب بانه لا يكفر بذلك لان اخراجه عن ملكه يستدعي ان يخرجه
من ملكه الى ما لا يتعلق بمالك الباري تعالى شانه وهو محال والقدرة لا تتعلق بالمحال
اصلا انتهى فان قيل ان قوله عليه الصلوة والسلام وعلى اله واصحابه البررة الكرام
لو عاش ابراهيم لكان صديقا نبيا يفيد جواز الاستنباء وامكانه بعد خاتم النبيين
صلوات الله وسلامه على نبينا وعليهم اجمعين والمحقق ختم النبوة على الاطلاق
مسدود بابها بالوفاق من حيث ان لا يطلق اسم النبي مستجدا على احد
لا من جهة النسخ ولا من الاتباع الى الابد قلنا بحول الله العلام ومنه الاهتداء
الى المرام ؛ ان الشرطية لا تستلزم وقوع المقدم عند الفهام ؛ بل تصدق
مع استحالة مضمون الكلام ؛ وايضا يجوز تعليق المحال بالمحال ؛ وهذا جلي
ليس فيه من الاشكال ؛ اذ بقاء سيدنا ابراهيم ؛ بعده عليه الصلوة
والتسليم ؛ الى دار الخلد بغاية التعظيم ؛ محال عند ذي العقل السليم ؛ وكذا
كون النبي بعد نبينا الكريم ؛ محال عند المومن الموقن الفهيم ؛ فكان ذلك
تعليق المحال بالمحال ؛ فلا اعتراض لاهل الرفض والاعتزال ؛ وما احسن قول
حسان بن ثابت في المرثية لابراهيم ؛ قرة عين النبي عليه الصلوة والتسليم ؛

مضى ابنك محمود العواقب لم يشب	بعيب ولم يذمم بقول ولا فعل

سرای انزان عاش ساواک فی العلا		فاتزان تبقی وحیدًا بلامثلِ

یعنے کتاب معتمد فی بیان المعتقدین مسئلہ ختم نبوت کا مفصلاً مسطور ہے۔ اور ایمان لانا خاتم الانبیا پر بخوبی وہان مذکور ہے ؛ پھر فرمایا کہ الحمد للہ یہ مسئل محتاج نہین طرف کشف وبیان کے ؛ کیونکہ وہ نہایت روشن وہویدا ہے نزدیک اہلِ ایمان کے ؛ ولیکن یہ خوف ہے کہ مبادا کسی جاہل کو شبہہ مین ڈالے کوئی زندیق ؛ لہذا اندک مقدار بیان کرتے ہین ہم کہ اوس سے حاصل ہو کمالِ تصدیق ؛ پس جان تو کہ بعدِ خاتم الانبیا از سر نو نبی ہونیکا اِمکان نہین ؛ اور جو ممکن کہے وہ مرتد اہلِ ایمان نہین ؛ اور بہت وقت فریب دیتے ہین بے علم کو ارباب شر وغیرہ ؛ اِس آیت سے کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؛ اور اسطور اوس آیت کا معنی اَپنے وہم زعم سے بناتے ہین ؛ عوام الناس کو گمراہ بنانے کے لیئے سناتے ہین ؛ کہ تحقیق ہر چیز پر قادر ہے جنابِ پروردگار ؛ پس اگر بعدِ خاتم الانبیا کسیکو نبی کرے تو اوسکو ہے سزاوار ؛ تو اسکا جواب باصواب یہ ہے کہ اوسکی قدرتکا کسیکو ہرگز نہین انکار ؛ ولیکن جب حق تعالیٰ نے آگاہ کیا کہ یہ امر اسطور ہوگا آشکار ؛ یا یہ امر کسیطور کسی وقت ظہور مین آویگا زینہار ؛ تو نہوگا وہ امر مگر جسطور کہ حق تعالیٰ نے ہمکو کیا خبردار ؛ اور آگاہ کیا ہے ہمکو حق تعالیٰ نے بصد اہتمام ؛ کہ بعدِ خاتم الانبیا نہوگا کوئی نبی الی یوم القیام ؛ اور نہ منکر ہوگا اوس امر کا ہرگز کوئی طغام ؛ مگر کہ جو شخص منکرِ نبوتِ رسولکریم ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام ؛ کیونکہ اگر نبوتِ رسول مقبول کی ہوتی اوسکو تصدیق ؛ تو البتہ سچا جانتا وہ تمام احادیث نبویّہ کو بالتحقیق ؛

کیونکہ جن دلیلون سے ثابت ہوئی ہے نبوت رسول مقبول کی وقت ہکار ٭
تو اونہین دلیلون سے ثابت ہے خاتم الانبیا ہونا اونکا تار و نہ شمار ٭
پس از سر نو نبی نہوگا کوئی شخص عند اولی الالباب ٭ تو جس شخص کو رسول مقبول
کے خاتم الانبیا ہونے مین ہوا کچھ امترا ٭ تو اوسکو اونکی نبوت مین بھی شک
ہوگا علیہ الصلوۃ والثنا ٭ جیسا کہ کہے کوئی شخص اہل شک وزور ٭ کہ بعد
خاتم الانبیا ممکن ہے از سر نو نبی کا ظہور ٭ یا اونکے بعد نبی ہوا ہے یا ہوگا یا
موجود ہے بلا فتور ٭ تو سب صورتون مین وہ شخص کافر ہوا بالضرور ٭ اور
اعتقاد عدم امکان ہونے نبی کا بعد خاتم انبیائے کرام کے ٭ شرط ہے صحت
ایمان لانے کی ساتھ خاتم انبیائے عظام کے ٭ علیہ اطیب الصلوۃ والسلام ٭
وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام ٭ اور بحر الکلام مین یہ مرام خوش عنوان ہے ٭
کہ حضرات اہل سنت وجماعت کا ایسا فرمان ہے ٭ کہ ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی
نہوگا زینہار ٭ کیونکہ اسطور سے ہے فرمان پروردگار ٭ قرآن شریف فرقان
منیف مین بالیقین ٭ کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ٭ اور لا نبی بعدی حدیث
جناب سید المرسلین ٭ صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین ٭ اور جو شخص کہے کہ ممکن
ہے نبی ہونا بعد خاتم الانبیا ٭ تو بیشک وہ کافر ہے نزد ہمہ ائمہ اصفیا ٭ کیونکہ
نص جلی سے کیا اوسنے انکار ٭ اور اگر شاکی ہوا وسمین تو وہی حکم اوسپر ہے آشکار ٭
کیونکہ دلیل جمیل نے ظاہر کیا ہے لاریب ٭ حق حقیق کو باطل سے بلا عیب ٭
اور جو شخص دعوی کرے نبوت کا بعد خاتم الانبیا ٭ تو بیشک وہ باطل وعاطل
ہے نزد ہمہ امامان اتقیا ٭ اور مولانا جامی قدس اللہ سرہ السامی الیہا

فرماتے ہین ؛ شرح فصوص الحکم مین اسکو لاتے ہین ؛ کہ بعد سیدنا
خاتم الانبیائے کبار ؛ از سر نو نبی نہو گا زینہار ؛ نہ صاحب شریعت بہیہ نہ
تابع شریعت سنیہ جیسا کہ سید ناموسی اہل شرع مبین ؛ اور اکثر انبیائے
بنی اسرائیل اونکے تابعین ؛ پس وجود پر جود خاتم الانبیا سے علیہ الصلوۃ
والسلام ؛ نبوت و رسالت منقطع ہوئی الی یوم القیام ؛ اور نہ باقی رہی
مگر نبوت لغویہ علی الدوام ؛ اور وہ آگاہ کرنا ہے خدا یتعالی کے اسرار اسماؤ
صفات سے ؛ اور اسرار ملکوت و جبروت و عجائب مغیبات سے ؛ اور
حضرات علما اوسکو کہتے ہین ولایت عظیمہ ؛ خدا یتعالی سے متصل ہے
وہ جہت فخیمہ ؛ جیسا کہ خلقت سے متصل ہوتی ہے جہت نبوت کریمہ ؛
یعنی صاحب ولایت کا اکثر اوقات خدا سے موصول ہے ؛ اور صاحب
نبوت اکثر اوقات خلقت سے مشغول ہے ؛ وہ مشاہدہ انوار و اسرار
صفات الٰہی سے حظ بردار ہے ؛ اور یہ تعلیم و تکریم احکام رب الانام
سے سرشار ہے ؛ پس ولایت ہمیشہ باقی تا روز شمار ہے ؛ اور کتاب
ہدیۃ المہدیین مین مسطور ہے ؛ کہ ایمان لانا سید الانبیا پر بطور
لازم بالضرور ہے ؛ کہ وہ رسول ہمارے ہین در جمیع احوال ؛ اور
خاتم الانبیاؤ الرسل ہین بے قیل و قال ؛ پس اگر کوئی شخص ایمان لاوے
کہ وہ رسول ہمارے ہین علی الدوام ؛ اور نہ ایمان لاوے کہ وہ خاتم
الانبیاؤ الرسل ہین لا کلام ؛ غیر منسوخ ہے اونکا دین متین الی یوم القیام
تو وہ شخص مومن نہین زینہار ؛ کہ خاتم الانبیا سے اوسکو ہے انکار ؛

اشباہ والنظائر مین مذکور ہے؛ کتاب التیسیر مین مسطور ہے؛ کہ جناب
رسولِ مقبول کو جبتک نہ پہچانے خاتم الانبیا؛ تو وہ ہرگز مومن نہین
نزدیک ائمہ اتقیا؛ کیونکہ وہ معرفت ضروریات سے ہے بلا امترا؛ علیہ
اطیب الصلوٰۃ والثنا؛ اور تحفۃ المحتاج شرح المنہاج مین مسطور ہے؛
کتاب الردۃ مین ایسا بیان مذکور ہے؛ کہ کوئی شخص رسول یا نبی کو
جھٹلاوے؛ یا کسی طور سے اونکو کچھ نقص و عیب لگاوے؛ اگرچہ وہ عیب صغیر ہو؛ مگر اوس سے اونکی
تحقیر ہو؛ یا ممکن جانے نبی ہونا بعد خاتم الانبیاء الکرام؛ علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام
تو وہ لاریب مرتد ہے نزدیک امامانِ اسلام؛ اور حضرت عیسے نبی پہلے ہین بے قیل و قال
پس اونکے آنیسے وارد نہین کچھ اشکال؛ کتاب معتمد مین مرقوم ہے؛ وغیرہ کتب سے
بھی مفصلاً معلوم ہے؛ کہ اعتقاد حاصل ہونے نبوت کا اے امین؛ بطور کسب و
عبادت و ریاضت سے کفر ہے بالیقین؛ اور یہ وہی ہے بدمذہب ملحدین؛
اسی مذہب پر قائم ہین فلاسفہ مضلین؛ علامہ عبدالغنی نابلسی رحمہ اللہ فرماتے
ہین؛ شرح فرائد مین اوسکو اسطور سے لاتے ہین؛ کہ مذہب فلاسفہ کا رد و
بطلان؛ ہرگز نہین محتاج بیان؛ باطل کرتی ہے اوسکو شہادت عیان؛ کیونکہ
باطل ہے وہ نزد اہل ایمان؛ کہ اوس سے حاصل ہوتا ہے نبی ہونیکا امکان؛
ہمراہ خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے؛ اور بعد خاتم سید مرسلین عظام
کے؛ اور وہ مستلزم تکذیب قرآن ہے؛ جھٹلانا کلام اللہ کا اوس سے عیان
ہے؛ کیونکہ قرآن شریف سے خوب ظاہر ہے۔ بالیقین؛ کہ لاریب نبی ہمارے
ہین خاتم النبیین؛ اور بیشک وہی ہین آخر المرسلین؛ صلی اللہ وسلم علیہ

وآلہ الطاہرین ۔ اور حضرت امام محمد غزالی قدس اللہ سرہ العالی ایسا فرماتے ہین ۔
اپنی کتاب اقتصاد کے آخر مین اسکو لاتے ہین ۔ کہ تحقیق امت نے سمجھا ہے
لفظ اس آیت سے اسے امین ۔ کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ۔ اور قرائن
رسول مقبول سے بھی یہ امر ہے عیان ۔ کہ تحقیق سمجھایا ہے اونہون نے اپنی
امت کو بصد برہان ۔ کہ بعد اونکے نبی اور رسول ہرگز ہرگز نہوگا تا آخر زمان ۔
اور لفظ آیت مذکورہ مین کسی طور سے نہین تاویل ۔ اور نہ اوسمین کسی وجہ سے
کچھ تخصیص ہے نزد نبیل ۔ اور جو شخص لفظ آیت مسطورہ کی تاویل کرے آشکار ۔
کہ مراد اوسے خاتم اولی العزم ہے نہ خاتم ہمہ انبیائے نامدار ۔ یا مانند اوسکے کرے
وہ کچھ تخصیص و بیان ۔ تو وہ کلام اوسکی ہے سراسر ہذیان ۔ اقسام بیہودگی
سے ہے وہ طغیان ۔ پس کوئی امر مانع نہین اوسکی تکفیر کو ۔ کہ وہ چاہتا ہے
خاتم الانبیا کی تحقیر کو ۔ کیونکہ جھوٹھا جاننا اوسنے اوس کلام الٰہی کو جو بالا ہے
منصوص ۔ اور اوسپر تمام امت نے اجماع کیا کہ وہ ہے غیر ماول و غیر مخصوص ۔
شفائے قاضی عیاض رحمہ اللہ الفیاض مین مسطور ہے ۔ کہ جو شخص دعوی
کرے کہ وحی اوسکی طرف مذکور ہے ۔ اگرچہ دعوی نبوت کا نہ کرے زنہار ۔ یا
کہے کہ حالت بیداری مین آسمان پر جاتا ہون مین بلا انکار ۔ جنت مین داخل
ہوکر کھاتا ہون مین وہان کے اثمار ۔ اور معانقہ کرتا ہون مین حور العین سے
باختیار ۔ تو ان سب صورتون مین وہ مدعیان ہین کفار ۔ کیونکہ جو کچھ
فرمایا جناب مستطاب سید مختار ۔ کہ مین خاتم الانبیا ہون بعد میرے
نبی نہین زنہار ۔ تو اسکو اونہون نے جھوٹھا جانا عند اولی الابصار ۔ اور

جھوٹھا جانا اونہون نے فرمانِ پروردگار ؛ اور وہ یہ ہے نصِّ کتابِ
مبین ؛ ولٰکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین ؛ اور رسالت آپکی عامہ وتامہ ہے
الی یوم الدین ؛ اور تمام اُمّت نے کیا ہے اجماع ؛ کسی اہلِ سُنّت وجماعت کا
اوسمین نہین نزاع ؛ کہ آیتِ مذکورہ سے ظاہری معنی مراد ہے ؛ کسیطور اوسمین
نہین کچھ فساد ہے ؛ وہی معنی اوسے مقصود ہے ؛ کوئی مانع اوسے نہین
وہی معہود ہے ؛ نہ کچھ تاویل کا اوسمین مقام ہے ؛ نہ کچھ تخصیص کی وسّے
مرام ہے ؛ پس نہین شک اسمین زنہار ؛ کہ تمام گروہ مذکورہ ہین کفّار ؛
اسی پر ہے اجماع ائمہ کبار ؛ تفسیر روح البیان مین مسطور ہے ؛ وغیرہ کتبِ معتبرہ
مین بھی مذکور ہے ؛ کہ ایک شخص نے دعویٰ نبوت کا کیا عیان ؛ بیچ زمانہ امام اعظم
کے علیہ الرضوان ؛ اور کہا اوسنے مہلت دو مجکو تاکہ علامتِ نبوت کرون مین
آشکار ؛ پس فرمایا امام اعظم نے کہ جو شخص اوسّے علامت کا ہو طلبگار ؛ تو لاریب
وہ کافر ہوا نزدیک ائمہ کبار ؛ کہ اونکے نزدیک بعد خاتم انبیائے کرام ؛ ہونا نبی
کا ازسرِنو ممکن ہوا الا کلام ؛ اور ہونا نبی کا بعد اونکے تا یوم القیام ؛ غیر ممکن
مُمتنع الوجود ہے عند الفہام ؛ حسبِ وعدۂ خدائے ملکِ علّام ؛ کہ ولٰکن
رسول اللّٰہ وخاتم النبیین اور حسبِ فرمودۂ جناب سیّد المرسلین ؛ کہ لانبیّ
بعدی الی یوم الدین ؛ اور ایسا ہی نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض
مین مسطور ہے ؛ کہ مُدّعی نبوت سے طالبِ معجزہ کافر بالضرور ہے ؛ کیونکہ
بعد خاتم الانبیائے ذوی الکمال ؛ ہونا نبی کا ازسرِنو ہے محال ؛ اور یہ امر
دین سے معلوم ہے بے قیل وقال ؛ اور طالبِ معجزہ اوسّے ہوا ہے طلبگار ؛ اوس

چیز کا کہ جسنے صدق اوسکا ہو آشکار ۔ اور ظہور صدق مذکور امر محال ہے
بلا انکار ۔ پس راست نہ جانا اوسنے فرمودۂ پروردگار ۔ تو لاریب وہ کافر ہوا
عند اولی الابصار ۔ اور علامہ ازہری رحمہ اللہ الولی ایسا فرماتے ہین شرح
جوہرۃ التوحید مین اسکو لاتے ہین ۔ کہ عدم تعلق قدرت پروردگار ۔ ساتھ
امر محال و واجبات کے اے ہوشیار ۔ بہ سبب عدم قابلیت اون دونو کے ہے
برملا ۔ نہ یہ کہ قدرت الٰہی مین عجز ہے عند اولی النہیٰ ۔ پس عدم تعلق
قدرت سے ساتھ محال و واجب کے اے ذیشعور ۔ نہ لازم ہوگا قدرت پر
ہرگز ہرگز کچھ قصور ۔ کیونکہ قدرت کی طرف سے نہین ہوا عجز کا ظہور ۔
ہان اگر ممکن ہوتا ہونا کسی چیز کا کہ نہوتی وہ محال ۔ تو البتہ عجز قدرت کا
لازم آتا ہے قیل و قال ۔ ولیکن جب عدم تعلق قدرت کا کسی چیز سے اسلیئے
ہو آشکار ۔ کہ وہ چیز غیر ممکن جنس مقدور سے نہو زینہار ۔ تو عدم تعلق قدرت
مین ساتھ اوس چیز کے ہرگز نہین قصور ۔ بلکہ تعلق قدرت سے ساتھ اوس چیز
حاصل ہوگا از بسکہ فتور ۔ اور اسیلیئے عدم تکفیر پر فتویٰ دیا علامہ شبراملسی نے
رحمہ اللہ الغفور ۔ جب اوسنے سوال کیا گیا اوس مسئلہ مین جو بالا سے
مذکور ۔ کہ ایک شخص نے کہا حق تعالیٰ قادر نہین میرے اخراج پر اپنے
ملک سے بالضرور ۔ کیونکہ خارج کرنا اوسکو ملک خدا سے یہی چاہتا ہے
لا کلام ۔ کہ خارج کرے اوسکو اوس ملک مین کہ جسکو ملک خدا سے تعلق نہین
علی الدوام ۔ اور یہ امر محال ہے اور قدرت متعلق نہین ہوتی محال سے
عند العظام ۔ پس یہان عجز ملک غیر باری ثابت ہے نہ عجز قدرت

خدائے علّام ✦ پس کافر ہوا وہ قائل مذکور نزدِ ہمہ علمائے اعلام ✦ اور اگر کہا جائے کہ یہ فرمانِ جنابِ رسول اکرم ✦ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ✦ کہ لو عاش ابراھیم لکان صدیقًا نبیًّا یعنے اگر زندہ رہتا ابراہیم ✦ تو البتہ ہوتا صدیق و نبی کریم ✦ مفید جوازِ امکان نبی ہے بعد خاتم الانبیا ✦ علیہ اطیب الصلوٰۃ وازکی الثنا ✦ اور ختم نبوت ثابت علی الاطلاق ہے ✦ اور بابِ نبوت مسدود بالوفاق ہے ✦ کہ اسم نبی از سرِ نو نہ کہا جاوے کسی پر زنہار ✦ نہ صاحبِ شریعت ہو نہ تابعِ شریعت تا روزِ شمار ✦ تو اسکا جواب یہ ہے بالاجمال ✦ کہ یہ تعلیق المحال ہے بالمحال ✦ پس یہاں کسی طور ہرگز نہیں اشکال ✦ یعنے بقائے سیّدنا ابراہیم بعدِ انتقال جنابِ رسول کریم ✦ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ✦ امر محال ہے نزدِ صاحبِ عقلِ سلیم ✦ اور ایسا ہی ہونا نبی کا بعدِ صاحبِ خلقِ عظیم ✦ امر محال ہے نزدِ مومنِ موقن فہیم ✦ پس ہوا یہ تعلیق المحال بالمحال ✦ پس باطل ہوا اعتراضِ اہلِ اعتزال ✦ اے عزیز وافر تمیز معنے آیتِ مذکورہ مع لطائفِ شرائف سورہ نجم المبین لرجم الشیاطین میں مفصلاً نگارش ہے ✦ اور روایات مسطورہ مع درایاتِ مبرورہ بہ نسبت اونکے مشتے نمونہ خروار ہے ✦ پس طالبِ تفصیل کو مطالعہ جلد چہارم کتابِ مرقوم الصدر نہایت سزاوار ہے ✦ واللہ المستعان وعلیہ التکلان

تو باطل جو بکتے ہیں وہ کل وکور ✦ وہ بازار کوچہ نہیں کرتے ہیں شور
کہ یک آن میں گر کرے وہ قدیر ✦ محمدؐ کے مانند صدہا بشیر

تو ہے اوسپہ قادر اوسے وہ جدیر
کہ ہے وہ علیٰ کُلِّ شَیٍٔ قدیر

وہ تقویتِ ایمان پہ ہین جان نثار
ضلالت کے بردے وہ ہین اہلِ نار

وہ قائل کہ ہے شے پہ قادر خدا
ولے شے کے معنے سے ناآشنا

جلالین کو گر پڑھین منکرین
تو معنائے شے سے وہ ہون ماہرین

ولے اونکا ہے ترجمے پر مدار
وہ ازرد کے ہین مولوی شملہ دار

موحّد کہین آپکو منکرین
سوا اپنے سبکو کہین مشرکین

نبی و ولی سے وہ بیزار ہین
وسیلے کے منکر ہیں سے خوار ہین

جو ہین پیشوائے رُسل بالیقین
حبیبِ خدا رحمتِ عالمین

تو اونکی اہانت کرین وہ مدام
کہین علم و قدرت مین وہ چون عوام

وہ مخلوق عاجز بشر مثلِ ما
تو بے علم دائم ز علمِ خدا

خدا کا غضب منکرون پر مدام
وہ مُرتد کافر نہ اسمین کلام

نبی کی اہانت مین سرشار ہین
وہ ابنِ مغیرہ کے دلدار ہین

کیا جو کہ پیدا خدا نے قدیم
کرے جو کہ پیدا وہ یکتا رحیم

جو ہے اونپہ گذرا ہمہ خیر و شر
جو گذریگا اونپر ہمہ نفع و ضر

تو ہین اوسکے ماہر شفیع الوریٰ
نہ کچھ اونپہ مخفی ز ارض و سما

عیان چون کفِ دست اونپر مدام
وہ ہین شاہدِ خلقِ ربّ الانام

ز دریائے علمِ حبیبِ خدا
وہ قرآن قطرہ بلا امترا

نہ ہرگز احاطہ کرین انبیا
نہ دیگر جو خلقت سے ہین اصفیا

بعلمِ حبیبی شفیع الوریٰ
مگر جسقدر اوسنے چاہا خدا

یہ نجم المبین مین مفصل عیان
ابھی درج دُرر مین یہ مجمل بیان

خدا نے شفیع الورا کو مدام
دیا ہے یہ قدرت کہ جملہ انام

یہ محتاج اونکے ہین صبح و شام
آغثنا حبیبی یہ انکا سلام

توئی نزدِ ایزد مددگار ہے
نہ کوئی سوا تیرے غمخوار ہے

مصائب جو دارین کے بیشمار
نبی و ولی جنسے ہون زرد و نزار

تو سب مین توئی یکتا مشکلکشا
نہ قادر خدا بعد تیرے سوا

تو جب انبیا کا مددگار ہے
تو کب تیری قدرت کا اِنکار ہے

خزائن خدا کے جو ہین بیشمار
توئی اونکی مِفتاح لیل و نہار

نہ ہرگز کسی کو ملے کچھ عطا
سوا تیرے ایزد سے اے دلربا

تو بارانِ رحمت عوالم گیاہ
یہ سرسبز تجھسے تو اِسکی پناہ

تو قادر بلاریب در دو جہان
نہو تیری قدرت کا ہرگز بیان

خدا بعد سب پر تو قادر مدام
یہ نجم المبین سے ہویدا کلام

خیوری وہ فیضِ خدائے خبیر
کہ ہے وہ علیٰ کلّ شیءٍ قدیر

جو اولاد اونکی مین غوث الانام
وراء الورا مین وہ عالی مقام

تو اونکی جو قدرت وہ ہے بیشمار
وہ زخّار دریا وے بے کنار

نہ تحریر سے ہو وہ قدرت عیان
نہ تقریر سے اوسکا ہووے بیان

و لے از تبرک یہ اظہار ہے
کہ مشتے نمونہ ز خروار ہے

قال فی جامع العلوم والتحبیر وغیرهما کالجامع الکبیر بالاسناد الجید المنیر بانه

ما احد یتصرف فی الملکوت الاعلی بالعزل والنصب غیر الشیخ سیدنا عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ النورانی وکان اذا رکب علی المرکب مشی تحت رکابہ سبعون الف ملک وقال فی التکملۃ والتحبیر ودرۃ التاویل بالمسند الکبیر ان رجال اللہ اذا وصلوا الی القدر امسکوا الا سیدنا عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ الصمدانی فانہ وصل الیہ ففتحت لہ روزنۃ فیہ فولج فیہا ونازع اقدار الحق بالحق للحق لانہ من وراء امور الخلق وعقولہم فلہذا قال رضی اللہ عنہ انا ہما لا تعلمون ہذا ملخص ما فی نجم المبین واللہ یہدی بہ المتقین یعنے کتاب جامع العلوم اور تفسیر تحبیر اور جامع کبیر مین مسطور ہے وغیرہا کتب معتبرہ مین باسندِ قوی مذکور ہے + کہ کوئی ولی حکومت نہین کرتا ملکوتِ اعلی پر عزل ونصب مین زنہار + کہ جس فرشتے کو چاہے برطرف کرے اور جسکو چاہے منصب بخشے باختیار + مگر سیدنا محبوب صمدانی ہیکلِ نورانی + محی الدین عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ الربانی + ملکوتِ اعلا مین مخصوص ہین بحکم ربانی + جسکو چاہین منصب سے سرفراز کرین + اور جسکو چاہین رتبے سے پا انداز کرین + کیونکہ وہی ہین غوث اہلِ ارض وسما محبوبِ مختار + قال اللہ سبحانہ وربک یخلق ما یشاء ویختار + اور جب سواری پر سوار ہوتے وہ محبوبِ حضرتِ یزدان + تو ستر ہزار فرشتے تحتِ رکاب آپکے مثلِ نقیبان + چپ وراست پیش وپس چلتے تھے مدح گویان + آپکی صفت وثنا سے رطب اللسان عذب البیان + شعر

کہ ہے یکتا تو ہی محبوبِ سبحانی	تو ہی مطلوب یکتا قطبِ ربانی

توئی صدر سے نشین ملکوتِ اعلا پر	توئی حاکم بحکمِ خاص یزدانی
ملائک پیش تیرے طرفۃ گویان	کرے جبریل تیرے در پہ دربانی
تو قادر اور قاہر بر ہمہ خلقت	توئی ہے مالکِ ملکِ سلیمانی
حقیقت مین توئی طاہائے احدیت	ولے ظاہر مین ہے تو شیخ جیلانی
نہ شرقی ہے نہ غربی ہے نہ تو عجمی	ولے تو لامکانی سیّدِ نورانی

خیوری تیرے در پر بسکہ سائل ہے
مشرف کراوسے از سِیّرِ سُریانی

تکملہ اور تفسیر تحبیر مین مسطور ہے + درۃ التاویل مین باسندِ جید مذکور ہے + کہ مردانِ میدانِ رضا + اور جوانانِ ہدفِ تیرِ ابتلا + جبکہ ہوتے ہین واصلانِ مقامِ قدر وقضا + تو وہان استادہ رہتے ہین وہ مردانِ خدا + مگر سیدنا عبدالقادر الجیلانی قدس اللہ سرہ السریانی + کہ جب یہ تشریف لائے مقامِ قضا وقدر پر بصد احترام + تو کھولا گیا اوس مقام مین ایک روزن واسطے اونکے بحکمِ ایزدِ علام + پس داخل ہوئے اوس روزن مین وہ فرزند صاحب لامکان + اور نزاع کیا اقدارِ حق سے ساتھ حق کے واسطے حق کے بیگمان + کیونکہ وہ امور خلائق سے ماورا ہین + عقولِ عقلا سے باہر بلا امترا ہین + کسی عاقل کی عقل مین وہ ہرگز سماتے نہین + کسیکے ادراک مین اونکے حالات آتے نہین + وہ احاطۂ فکر سے لاریب بیرون ہین + بلندیئے خیال وتصور سے افزون ہین + لہذا فرمایا آپنے علی رؤس الاشتہار + کہ مین اوسئے ہون کہ جسکو نہین

جانتے تم زینہار ✤ کیونکہ وہ فیضِ باطنِ اوس احدیت سے ہین بلاانکار ✤
کہ جسکی شان مین اسطور قائلین ہین اولی الابصار ✤ ۵

ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم	وز ہرچہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت بہ پایان رسید عمر	ما ہمچنان در اوّلِ وصفِ تو ماندہ ایم

اے عزیز پُرتمیز عبارتِ عربی مرقوم الصّدر مع ابیاتِ ترجمہ ناوین صفحے سے گیاروین صفحہ دُرج الدر البہیّہ مین مسطور ہے ✤ اور اوسکے بعد اسطور یہ اعتقاد پُرسداد بھی مذکور ہے

ویلے رکھ تو اسطور پر اعتقاد	کہ وہ شاہِ محبوبِ غوث العباد
قضا و قدر کے وہ صدر الصّدور	وہ تیرِ قضا کو پھراوین ضرور
جو حکمِ قضا ہے بامرِ خدا	تو اونکی قضا اوسپہ غالب سدا
قضا و قدر اونسے ہے فیضیاب	کرین محو اوسکو وہ عالی جناب
وہ یمحو اللہ یثبت بلا ارتیاب	یہ لاریب عند اللہ اُمّ الکتاب
وہ ہے لوحِ محوی و اثبات سے	یہ مُبرم قضا ہے اوسی ذات سے
وہان و زبان انکا اُمّ الکتاب	نہ ہو محو یہ تا بروزِ حساب
امورِ خلائق سے یہ ماورا	نہین مثل انکے کوئی دوسرا
مقامات انکے ورائے عقول	عقولِ ورا انہین لایُدجہول
نہین مثل انکے ہوا آشکار	نہوگا کبھی تا بروزِ شمار
ورارالورا انکا لابدمقام	یہ ولیو نمین سلطانِ یکتا مدام
یہ ظاہر مین ہین عبدِ قادر شہیر	یہ باطن مین طٰہٰ بشیر و نذیر

یہ بے مثل ہین غوث بِالاتفاق
ولے اِنکے مُنکر جو اہلِ نفاق

خُیوری کیا جنکو حق نے عزیز
تو مُنکر جو اونکا وہ ہے بے تمیز

بعض مُلحدین کو اعتقادِ مذکور سے اِنکار ہے + اور اسطور اوس اعتقاد پر اوسکا اعتراض آشکار ہے + کہ کیونکر محبوبِ پاک قضا و قدر پر حکم چلاتے ہین اور کیونکر تیر قضائے خدائے تعالےٰ کو پھیرتے ہین + اور زبان آپکی کیونکر اُمّ الکتاب ہے + اور کیونکر وہ قضاءِ مُبرم بلا ارتیاب ہے + تو اوسکا جواب باصواب کُتبِ مَعتبرہ مرقومۃ الصّدر مین نگار ہے + شمّہ اوسکا یہان پر مَعرضِ اظہار ہے + اور جبکہ اوس مُلحدِ مضل کو جناب رسولِ کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم کے مراتبِ عالیہ سے فرار ہے + توکب محبوبِ سُبحانی قدس اللہ سرّہ النورانی کے مقاماتِ عالیہ سے اِقرار ہے + امّا اعتراضِ منکرین کو مِقراضِ مُقرین سے قطع کرنا سزاوار ہے + کہ اِسّے معتقدین صادقین کو لابُد حصول تقویّت بسیار ہے + اور منکرین معاندین کو وصولِ سواد الوجہ فی الدارین از بسکہ شمار ہے +

والله الهادي وعليه اعتمادي

قال فی التفسیر التحبیر وغیرہ من زُبر النحاریر کدرۃ التاویل والجامع الکبیر ان اللوح صوری ومعنوی فالصوری ثمانیۃ عشر الفا فصاعدا علی عدد العوالم واللوح المحفوظ من الالواح الصوریۃ وخصّص الحق تعالٰی شانہ وعز برھانہ اصفیائہ واولیائہ بالحبر الباقی من کتابۃ اللوح فصبہ علی جنانھم ولسانھم کما ھو مروی مرفوعا فی حدیث ابن عباس بروایۃ الطبرانی وغیرہ من الثقات اصحاب الرحمۃ والبرکات فلھذا مالم

يكن فى اللوح المحفوظ مكتوبًا يكون بدعاء الاصفياء والاولياء موجودًا لانّ لسانهم وجنانهم من اللوح المعنوى والالواح الصورية محل التغير والتبدل اذ فيها كثير من الامور المعلقة بالاسباب واما اللوح المعنوى فمكتوب فيه العلم الازلى الابدى وهو الغيب المطلق فلا يظهر الحق سبحانه احدا على ذلك الغيب الا من ارتضى من رسول او نبى او ولى وهذا اللوح لوح القضاء السابق الكلى الخالى عن المحو والاثبات لا يتغير منه شيئ ابدا وهو المسمى بامّ الكتاب كما قال الله تعالى يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ فالوح المعنوى من القدر المبرم القطعى وكلاهما بارادة واحدة ازلية واللوح الصورى يرد ويتغير بالوح المعنوى وعلوم الاصفيا والاولياء وجنانهم ولسانهم من اللوح المعنوى لا يتغير ولا يتبدل واللوح الصورى يرد به فمن ثم جاء الامر فى الشريعة الغراء بالدعاء والاستدعاء من الصلحاء فى رد المصائب والمحن والبلاء وبالتوسل والاستغاثة والتشفع بالانبياء والاولياء بل باولادهم واحفادهم والاصدقاء وبصلة الرحم والصدقات على الفقراء وبالسوال فى محو الشقاوة واثبات السعادة وسعة الرزق والمال وحصول الاطفال وطول العمر ونحوها ولما كان حكم اللوح الصورى يتغير نازع سيدنا عبد القادر الجيلانى قدس الله سره الصمدانى اقدار الحق بالحق للحق لانّ علمه من اللوح المعنوى وحكمه مبرم وامره محكم فهو اللوح المعنوى على التحقيق ولا عبرة بما يخرصه الزنديق كيف لا وهو من وراء امور الخلق وعقولهم فلهذا قال انا كما لا تعلمون وتجلى الحق عند اولى الالباب

ان حکم الافراد والاقطاب لا یتغیر مبرم بغیر الارتیاب فکیف یتغیر امر سید هم ام الکتاب وهو غوث الکل باتفاق الصدیقین من اهل السمٰوات والارضین قدس اللّٰہ اسرارہ وافاض علینا انوارہ الی یوم الدین انتھی قال فی روح البیان والواقعات المحمودیۃ وفی الوجود الانسانی ایضاً لوحان جزئیان صوری ومعنوی فالصوری باب للوح الصوری والمعنوی باب اللوح المعنوی فالصوری ینکشف لاکثر الاولیاء والمعنوی فلا یحصل الا واحد بعد واحد انتھی قال فی عرائس البیان معنی قولہ تعالیٰ بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ای بل المقروّ علی الکفار والمنافقین قرآن عظیم شریف مثبوت فی لوح القلب المحمدی وفی الواح قلوب ورثتہ الاولیاء العارفین المحبین العاشقین انتھی قال سیدی عبدالوہاب الشعرانی قدس اللّٰہ سرہ النورانی فی المنن الکبریٰ ان العارفین ھم الطائفۃ العظمیٰ اصحاب الولایۃ الکبریٰ ھم الناظرون فی العالم بمنزلۃ القلب من الجسد ھم المطلعون علی جریان الاقدار وسریانھا فی الخلق وھم العبید اختیاراً والسادۃ اضطراراً وھم المکاشفون بعلم دھر الدھور من الازل الی الابد فی نفس واحدۃ من انفاسھم الشریفۃ + یعنی تفسیر تحبیر وغیرہ کتب دینیہ مین مسطور ہے + درۃ التاویل اور جامع کبیر مین بھی مذکور ہے کہ لوح دو قسم بلا انکار ہے + ایک صوری اور ایک معنوی آشکار ہے + لوح صوری اٹھارہ ہزار بلکہ اوس سے بسیار ہے + موافق اعداد عوالم عند اولی الابصار ہے + اور لوح محفوظ الواحِ صوریہ ظاہریہ سے لاکلام ہے + اور الواح صوریہ مین یہی لوح اوّل حاملِ علمِ ایزدِ علّام ہے + اور جو حجر یعنے روشنائی باقی رہی

تحریرِ لوحِ محفوظ سے اے امین + تو مخصوص کیا اوسنے حق تعالیٰ نے انبیائے کبار اور اولیائے نامدار کو بالیقین + کہ اوس لقیہ روشنائی سے اونکے دلون اور زبانوں پر کیا تحریر + وہ امر جو لوحِ محفوظ مین غیر مکتوب یا معلّق تھا لائقِ تغیر اور یہ مضمون حدیثِ مرفوع عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما سے مذکور ہے + اور یہ حدیث بروایتِ معجم طبرانی و دیگر ثقات مروی و مشہور ہے + پس اسیلیے بعض وہ چیز جو لوحِ محفوظ مین مکتوب نہین زینہار + تو دعائے اصفیائے کرام اور اولیائے عظام سے وہ ہوتی ہے آشکار + کیونکہ دل و زبان اون حضرات کا لوحِ معنوی سے ہے بہ فیضِ پروردگار + پس اوس زبان و جنان سے لوحِ محفوظ مین تغیر پاتے ہین لبسا کار + اور یہی مضمون فیض مشحون مثنوی مولانا رومی مین ہے نگار +

شعر

اولیا را ہست قدرت از الٰہ	تیر جستہ باز آرندش ز راہ
اولیا اطفالِ حقند اے پسر	غائبی و حاضری بس با خبر
بندگان خاص علّام الغیوب	در جہانِ جان جواسیس القلوب

لوحِ محفوظ اور سائر الواحِ صوریہ محلِ تغیر ہین بلا ارتیاب + کیونکہ بہت امور اونمین معلّق ہے بالاسباب + اور لوحِ معنوی وہ ہے کہ جسمین جملہ علم ازلی و ابدی مکتوب ہے + اور وہ غیبِ مطلق خاصہ حضرتِ علّام الغیوب ہے + پیر نہین آگاہ کرتا اوس غیب سے کسی کو ایزدِ غفّار + مگر اون بندگانِ پسندیدہ کو جو ازل مین ہوئے معدنِ اسرار + اور وہ حضرات رسل و انبیائے کرام ہین اور اولیائے کبار + اور یہ لوحِ معنوی لوحِ قضائے کلّی سابق علی الاطلاق ہے +

خالی محو و اثبات سے اول الواح بالاتفاق ہے + اور نہین متغیر ہوتی اوسمین کوئی چیز زنہار + اور اوسی لوح کا نام اُمُّ الکتاب ہے آشکار + چنانچہ قرآن شریف فرقان منیف مین یہ ہے فرمان رب الارباب + یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ یعنے حق تعالی محو کرتا ہے لوح سے جس چیز کو چاہتا ہے اور ثابت رکھتا ہے اوس امر کو جو اوسے پسند آتا ہے + اور یہ محو و اثبات لوح محفوظ اور سائر الواحِ صوریہ مین ظہور پاتا ہے + اور نزدیک اللہ تعالی کے اصل کتاب سابق ہے + یہ محو و اثبات اوسی لوحِ معنوی کے مطابق ہے + پس لوحِ معنوی قدر و قضائے مُبرم قطعی ہے بلا انکار + اور دونو لوح صوری و معنوی ایک ہی ارادے ازلی سے ہوئین آشکار + اور لوح صوری لوحِ معنوی سے متغیر ہوتی ہے علی الدوام + بعض امور لوح محفوظ کے لوح معنوی اُمّ الکتاب سے رد کیے جاتے ہین لاکلام + اور علوم حضراتِ انبیا و اولیا علیہم الصلوٰۃ والسلام + اور اونکی زبان و جنان کہ جنپر بقیۂ روشنائی سے ہوئی ہے تحریرِ ایزدِ علّام + یہ سب لوحِ معنوی اُمُّ الکتاب سے ہین باتفاقِ علمائے اعلام + لہذا رد نہین ہوتی انبیائے کرام اور اولیائے فخام کی دعائے تام + پس اسیلیے شرعِ شریف مین یہ امر وارد ہے بالضرور + اخبار و آثار سے نزدیکملا ثابت ہے بلا فتور + کہ دعا مانگو خدائے تعالی سے بحضورِ قلب لیل و نہار + اور دعا چاہو اون بندگانِ خدا سے جو ہین نیکوکار + رد کرنے مصیبتون اور محنتون اور بلاؤن مین بصد انکسار + اور امر وسیلہ پکڑنے کا بھی شرع شریف مین وارد ہے بلا انکار + اور فریاد کرنا اور شفاعت چاہنا انبیا اور اولیا سے نزدیک پروردگار

کہ اونکے وسیلے سے دو جہان کی مشکلین آسان ہون بجمیع اطوار + بلکہ وسیلہ پکڑنا اونکی آل و اولاد و احباب کو موجبِ نجات ہے عند اولی الابصار + تاکہ اونکی دعا و ندا اور اونکی وجاہتِ بے انتہا سے سہل ہون جملہ کار + اوس اسطور شرع شریف مین بندگانِ خدا ہین مامور + کہ اپنے خویشون سے ہر طور خوبی و نیکی کرین بالضرور + اور فقرا و مساکین کو صدقات دین شفقت و دلداری سے + اور یتیم غمگین کو خیرات دین مرحمت و غمگساری سے + اور خدا سے سوال کرین جمیع ساعات مین + خصوصاً دعا مانگین لیلۃ البرات مین + کہ مٹاوے اونکی شقاوت کو + اور ثابت رکھے اونکی سعادت کو + تاکہ پھر شقی نہون زنہار + اور ہمیشہ سعید رہین تا روزِ شمار + اور ایسا ہی حق تعالیٰ سے کرو سوال + کہ کشایش رزق ہو اور کثرتِ مالِ حلال + اور وہ اپنے لطف سے عطا فرماوے نیک اطفال + طویل العمر باصلاحیتِ اعمال + اور خدا سے طلب کرنا با درد بیش + درازیِ عمر برائے ذاتِ خویش + اور مثل ان امور کے دیگر کار + جیسا کہ دوائے طبیب اور حصولِ شفائے بیمار + با ادعیۂ ماثورہ و کلام ایزد غفار + کیونکہ حکمِ قضا و قدر سے بندہ ماہر نہین + قضائے مبرم و معلق اوسپر ظاہر نہین + پس اس عالم مین سنتہ اللہ پر اعتماد ہے + سلسلۂ اسباب کو بجالانا یہی کمالِ توکل و خوشی اعتقاد ہے + ظاہر مین اسباب بجالانا باطن مین مسبب الاسباب پر نظر ٹھرانا یہی طریق پر سداد ہے + دست بکار دل بیار وانک لعلی خلق عظیم یہی اصلِ وداد ہے + ہان بجالانے اسباب مین کوشش کرنا حد سے بسیار + خلافِ امر شرع ہے عند اولی الابصار + اور ایسا ہی کوتاہی کرنا بجالانے

اَسباب مین اسے ہوشیار + یا خود بدی سے بری ہونا اور حوالہ قضا پر کرنا آشکار + یہ بھی وسوسۂ ابلیس پُر تلبیس ہے بلا انکار + خلاف وظیفۂ ربّنا ظلمنا ہے نزدِ کبار + جو سُنّتِ آدم علیہ السلام پدرِ بزرگوار + اور یہ بھی پُر ظاہر کہ بیٹا اپنے باپ کا ورثہ لیتا ہے با جہدِ بیشمار + پس بدی کو اپنے ذمہ پر لگانا ورثۂ آدم ہے جو خلیفۂ پروردگار + اور بدی سے بری ہونا ورثۂ ابلیس جو ہے اہلِ نار + پس وہ ورثۂ اوّل انسان اور یہ ورثۂ شیطان بلا فرار + اللّٰھم اعصمنا من اعتقاد الاشرار + بجاہ حبیبک سیدنا المختار + وصلی اللّٰہ علیہ عدد قطرات الامطار + وعلٰی آلہ واصحابہ الاخیار

ای اخی دست از دعا کردن مدار ... با اجابت یا رَدِ اوبیت چہ کار

ہر کرا دل پاک شد از اعتزال ... آن دعااش میرود تا ذو الجلال

پس بغیر احاجت ای محتاج زود ... تا بجوشد از کرم دریائے جود

گر نداری تو دمِ خوش در دعا ... رو دعا میخواہ از اہلِ صفا

کان دعائے شیخ نے چون ہر دعاست ... فانی ہست وگفتِ او گفتِ خداست

آن دعائے بیخودان خود دیگرست ... آن دعا زو نیست گفتِ داورست

آن دعا حق میکند چون او فناست ... آن دعا و آن اجابت از خداست

بندگانِ حق رحیم و بُرد بار ... خوئ حق دارند در اصلاحِ کار

ہین بخوان این قوم را ای مبتلا ... ہین غنیمت دارشان پیش از بلا

زیرکی بفروش و حیرانی بخر ... زیرکی زرقست و حیرانی نظر

داندان کو نیکبخت و محرم ست ... زیرکی ابلیس و نادان آدم ست

بر قضا کم نہ بہانہ ای جوان
جرمِ خود را چون نہی بر دیگران

بل قضا حق ست و جہدِ بندہ حق
ہین مباش اعور چو ابلیسِ خلق

گرد خود برگرد و جرمِ خود ببین
جنبش از خود بین واز سایہ مبین

فعلِ تو کہ زاید از جان و تنت
ہمچو فرزندت بگیرد دامنت

جرم بر خود نہ کہ تو خود کاشتے
با جزاو عدلِ حق کن آشتے

فی السماء رزقکم نشنیدۂ
اندرین پستی چہ بر چفسیدہ

ما عیالِ حضرتیم و شیر خواہ
گفت اَلْخَلْقُ عِیَالُ لِّلاِلٰہ

رمز اَلْکَاسِبُ حَبِیبُ اللّٰہ شنو
از توکل در سبب کاہل مشو

گر توکل میکنی در کار کن
کسب کن پس تکیہ بر جبار کن

گفت پیغمبر باواز بلند
با توکل زانوی اشتر بہ بند

اور جبکہ لوحِ محفوظ اور سائر الواحِ صوریہ متغیر ہوتی ہین بلا امتناع + تو حضرت غوث صمدانی سیدنا عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ النورانی نے اقدار از حق سے کیا نزاع + بطورِ حق الیقین + برائے حقِ متین کیونکہ علم اونکا لوح معنوی ہے علی الدوام + اور حکم اونکا مُبرم قطعی اور امر اونکا محکم سمعی نافذ ہے بین الانام وہی ہین شیخ الجن والانس والاملاک + غوث الثقلین واہل الافلاک + پس وہ لوحِ معنوی ہین علی التحقیق + اور نہین اعتبار اوسکا جو بکتے ہین زندیق + اور کیونکر ثابت نہو وہ امر نزدِ اہلِ تصدیق + کہ محبوب سُبحانی ماورائے امور و عقول خلائق سے ہین نزدِ علماے کبار + لہذا آپنے فرمایا کہ مین اوس جنس سے ہون کہ تم اوسسے ماہر نہین زنہار + اور یہ امر بھی روشن

ہے عنداولی الالباب + کہ فرمانِ حضرات افراد واقطاب + متغیر نہین ہوتا
قطعی ہے بغیر ارتیاب + پس کیونکر تغیر پاوے حکم اونکے سردار کا جنکی زبان
ہے اُمّ الکتاب + بلکہ وہ خود اصل کتاب ہین نزد اہلِ صواب + اور وہی
ہین شیخ اہل السموات والارضین + غوث الکل باتفاق الصدیقین + قدس اللہ
اسرارہ وافاض علینا انوارہ الی یوم الدین + اور تفسیر روح البیان اور
واقعات محمودیہ مین مسطور ہے + وغیرہا کتبِ معتبرہ دینیہ مین بھی مذکور
ہے + کہ وجود انسانی مین دو لوح جزئی ہین بلا انکار + ایک لوح صوری اور
ایک لوح معنوی ہے آشکار + پس صوری باب لوح صوری اور معنوی باب
لوحِ معنوی ہے عنداولی الابصار + پس لوح صوری منکشف وظاہر ہوتی
ہے واسطے اکثر اولیاء اللہ کے علی الدوام + اور لوح معنوی ظاہر نہین ہوتی
مگر واسطے ایک ولی کے بعد ایک کے لاکلام + یعنی لوح معنوی غیبِ مطلق
ہے بعض فرد پر بعد بعض کے علی الخصوص ہوتی ہے عیان + اور لوحِ صوری
غیب اضافی ہے اکثر اولیاء اللہ پر علی العموم ظاہر ہوتی ہے بیگمان + اور
عرائس البیان مین معنی اس آیت کا مسطور ہے ملحوظ کہ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ
فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ یعنے وہ کتاب جو پڑھی جاتی ہے اوپر قوم کفار ومنافقین کے +
لاریب وہ قرآن عظیم فرقان فخیم لکھا گیا ہے بیچ لوح قلب سید المرسلین کے +
اور بیچ الواحِ قلوب اولیاء عارفین وارثینِ خاتم النبیین کے اور معنی عارفین
کا منن کبریٰ مین بطور مسطور ہے + اور یہ کتاب سیدی عبدالوہاب شعرانی
کی مشہور ہے + قدس اللہ سرہ وافاض علینا برہ کہ عارفین ایک جماعت عظمی ہے +

اصحابِ ولایت کبریٰ ہے + اونکا رتبہ اس جہان مین سطور سے ہے عیان + کہ جیسا رتبہ دل کا انسان کے جسم مین ہے بیگمان + یعنے جیسا کہ وجودِ انسانی مین دل صاحبِ حمایت پادشاہ ہے ویسا ہی اون عارفین سے اس جہان کے ساکنین کی پناہ ہے + اور وہ آگاہ ہین جاری ہونے اقدار آلٰہی سے بیچ موجودات کے + اور وہ خبردار ہین ساری ہونے قضائے ربانی سے بیچ مخلوقات کے + اور وہ بندگانِ پروردگار ہین اختیار سے + اور وہ عارفین خلقت مین سردار ہین اضطرار سے یعنے مقام بندگی مین وہ ہمیشہ دل و جان سے ہین سرشار + اور خلقت مین سردار ہونا وہ چاہتے نہین زینہار + کہ بندگی مین بندہ خدا سے موصول ہے + اور سرداری مین خلقت سے مشغول ہے + بندگی مین انکساری و قربِ باری ہے + سرداری مین افتخاری و سرشاری ہے + ولیکن حق تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اونکو بنایا ہے سردار + تو اوسکی رضا پر وہ راضی ہین دائم خدمتگذار + اور اونپر منکشف ہے علم دہر الدہور + اور وہ عالم مین احوال ازلی و ابدی سے بالضرور یہ ماہر ہونا اونکا ازل سے ابد تک بلا فتور + ایک دم مین ہوا ہے اونکے دمون سے اے ذی شعور قال سیدی عبدالوہاب الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی فی الکبریت الاحمر واما شیخنا سیدی علی الخواص رضی اللہ عنہ فسمعتہ یقول لا یکمل الرجل عندنا حتی یعلم حرکات مُریدہ فی انتقالہ فی الاصلاب وھو نطفۃ من یوم اَلَستُ بِرَبِّکُم الی استقرارہ فی الجنۃ او فی النار یعنے کبریت احمر مین حضرت عبدالوہاب شعرانی قدس اللہ سرہ النورانی لاتے ہین + کہ سُنا مینے میرے مرشد حضرت علی خواص رضی اللہ عنہ سے کہ وہ ایسا فرماتے ہین + کہ ہمارے

نزدیک نہین ہوتا مرد اہلِ کمال + یہان تک کہ جانے وہ اپنے مُرید کی حرکات
کو در ہمہ حال + جسطور پشتون مین نطفے نے کیا ہے انتقال + روزِ میثاقِ الست
بربکُم سے تا دخولِ جنت و نار + پس اوسکی ہمہ حالاتِ زیست و ممات اوسکی
نزدیک ہے آشکار + انتہی اور حضرت سہل بن عبداللہ تستری وغیرہ محققین
کا یہی مقام ہے بلا انکار + چنانچہ بنجم المبین لرجم الشیاطین مین کُتبِ
معتبرہ سے یہ بیان مفصل ہے نگار قال العارف الممدوح قدس اللہ سرہ الممنوح
فی المنن الکبری معدن الیمن والبشری وروی العلامۃ الفارقی رضی اللہ
عنہ فی کتاب التوحید ان العارف باللہ یعقوب خادم سیدی احمد بن الرفاعی
قدس اللہ اسرارھم وافاض علینا انوارھم قال سمعت سیدی احمد بن الرفاعی
رضی اللہ عنہ یقول صحبت ثلاثمائۃ الف امۃ ممن یاکل ویشرب وینکح و
یرث ولا یکمل الرجل عندنا حتی یصحب ھذا العدد ویعرف کلامھم وصفاتھم
واسمائھم وارزاقھم وحیاتھم واجالھم قال یعقوب الخادم رضی اللہ عنہ
فقلت یا سیدی ان المفسرین رحمہم اللہ تعالی ذکروا ان عدد الامم ثمانون
الف امۃ فقط فقال ذلک مبلغ علمھم فقلت لہ ھذا عجب فقال زیدک انہ لا
تستقر نطفۃ فی فرج انثی الا ینظر ذلک الرجل الیھا ویعلم بھا فقال قلت
لہ یا سیدی ھذا من صفات الرب تبارک وتعالی فقال یا یعقوب استغفر اللہ
تعالی فان اللہ سبحانہ اذا احب عبدا صرفہ فی جمیع مملکتہ واطلعہ علی ماشاء
من علوم الغیب فقال یعقوب رضی اللہ عنہ تفضلوا علی بدلیل علی ذلک فقال
سیدی رضی اللہ عنہ ان الدلیل علی ذلک فی قولہ فی الحدیث القدسی لا یزال

عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ
وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا ولئن
سئلنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ عنہما واذا کان الحق تعالی مع عبدہ کما یریدہ صار کانہ صفۃ من
صفاتہ یعنی کتاب منن کبریٰ جو حضرت امام شعرانی قدس اللہ سرہ النورانی کی
مشہور ہے + تو اوسمین کتاب التوحید علامہ فارقی رضی اللہ عنہ سے مسطور
ہے + بروایتِ عارف باللہ حضرتِ یعقوب قدس اللہ سرہ المحبوب مذکور
ہے + کہ سنا مین نے سید احمد رفاعی رضی اللہ عنہ سے کہ فرماتے وہ یہ بیان
مُبین + کہ صحبت حاصل ہوئی مجکو اوس تین لاکھ اُمت سے بالیقین + کہ کھاتے
پیتے اور نکاح کرتے اور آپس مین ورثہ دیتے لیتے ہین وہ لوگ علی الدوام +
اور نہین کامل ہوتا مرد ہمارے نزدیک یہانتک کہ صحبت حاصل ہو اوسکو
عدد مذکور کی لاکلام + اور سیکھے اونکی زبان اور اونکے نام اور اونکی صفات
کو + اور جانے اونکی روزی اور اوقات مرگ اور حیات کو + تو عرض کی
حضرت یعقوب موصوف نے کہ اے سید الواصلین بیان فرمایا ہے اہلِ تفسیر
نے کہ جملہ خلائق ہین آسی ہزار عالمین اِسنے زیادہ عدد کے قائل نہین
حضراتِ مفسرین + پس فرمایا سید احمد ممدوح نے کہ آسی ہزار عالم تک
پہنچا ہے علم اونکا بالافکار + اور اوسنے زیادہ اونکے علم مین گنجائش نہین
زینہار + پس عرض کی حضرتِ یعقوب ممدوح نے کہ یہ مقام تعجب ہے اے
سید الابرار + پس فرمایا حضرت سید احمد ممدوح نے کہ اسنے زیادہ کرنا ہو تو نہین

تجبیر آشکار + کہ نطفہ کسی عورت کے رحم مین ہرگز ہرگز نہین پاتا قرار + مگر کہ دیکھتا
ہے اوسکو وہ مردِ کامل مقبولِ حضرتِ پروردگار اور وہ ماہر ہے اوس نطفے کی
حقیقت سے بجمیع اطوار ابتدا اور انتہا اوسکا عیان ہے اوسپر تار وزِ شمار پس عرض
کی حضرتِ یعقوب رضی اللہ عنہ کہ اے سیدِ نامدار + یہ صفت صفاتِ خدا تعالیٰ
سے متحقق ہے عند اولی الابصار + تو فرمایا حضرت احمد ممدوح قدس اللہ سرہ الممنوح
نے کہ اے یعقوب پڑھ توبہ استغفار + کہ ابھی تک نہین سمجھا تو رتبہ محبوبانِ
ایزدِ غفار + کیونکہ تحقیق جب محبوب بناتا ہے کسی بندے کو رازقِ مور و مار +
تو بلاریب اوسکو حکومت عطا فرماتا ہے اپنی تمام سلطنت مین بلا انکار + اور حسبِ خواہش
ازلی آگاہ کرتا ہے اوس محبوب کو خالقِ نور و نار + اپنے علومِ غیب سے جو اوس
محبوب پر نہین تھے آشکار + پس عرض کی حضرت یعقوب رضی اللہ عنہ نے
بصد انکسار + کہ یا سیدی و یا سندی اس جواب باصواب کو دلیلِ جمیل سے
کیجئے پائدار + کہ مجکو اور کسی کو اعتقادِ مذکور مین اشتباہ نہ ہے زنہار + پس فرمایا
سید احمد رفاعی قدس اللہ سرہ نے کہ اے یعقوب صدق شعار + دلیل جلیل اسکی
حدیثِ قدسی صحیح بخاری مین ہے نگار + کہ بطور فرماتا ہے خدا تعالیٰ از روے
لطف و کرمِ بسیار + کہ ہمیشہ میرا بندہ ادائے نوافل سے میرا قرب چاہتا ہے
لیل و نہار + یہانتک کہ مین اوسکو اپنا محبوب بناتا ہون نہان و آشکار + پس
ہوتا ہون مین وہ کان اوسکا کہ جسے سنتا ہے وہ ہمہ گفتار + اور ہوتا ہون مین وہ آنکھ اوسکی کہ
جسے دیکھتا ہے وہ نیکو کار + اور ہوتا ہون مین وہ ہاتھ اوسکا کہ جسے پکڑتا ہے وہ لیل و نہار +
اور ہوتا ہون مین وہ پاؤن اوسکا کہ جسے ہمیشہ کرتا ہے وہ رفتار + اور اگر وہ مانگے مجھسے کوئی چیز لا بد تو

اوسپر کرو مین نثار + یعنے اوستے کسی عطیہ مین حق تعالی کو کسیطور دریغ نہین زنہار + جو کچھ مانگے وہی عطا فرماوے اوسکو پروردگار + اور اگر وہ پناہ مانگے مجھسے تو پناہ دون مین اوسکو بصد اقتدار اور جبکہ ہوا حق تعالی ہمراہ اپنے بندے کے حسبِ خواہشِ نزل الازال + تو لابد ہوا ایک صفت اپنے بندے کی صفات سے لامحال + کیونکہ دید و شنیدِ بندہ برگزیدہ عین دید و شنیدِ خدا ہے اور گرفت و رفتارِ بندہ پسندیدہ لاریب فعلِ الٰہی برملا ہے + اوس محبوب کی دعا و ندا عین دعا و ندائے پروردگار ہے + اوس مطلوب کی رضا وعطا عین رضا و عطائے ایزدِ غفّار ہے + اوسکے وداد و عناد عین وداد و عنادِ الٰہ بلا انکار ہے + اوسکا غصّہ و غضب لاریب قہرِ قہّار آشکار ہے اپنی ذات وصفات وافعال سے وہ فانی ہے + ذات وصفات وافعالِ الٰہی سے وہ جاودانی ہے + پس برابر ہے اوسکے نزدیک قریب و بعید + اور مساوی ہے اوسکے نزدیک سہل و شدید + وہ فانی فی اللہ باقی باللہ قائم مع اللہ علی الدوام ہے + حیات دنیویہ سے عالم برزخ مین اوسکا برتر مقام ہے + اپنے نفس کا اوسکو ہرگز اختیار نہین غیر خدا کے ساتھ اوسکو کسی طور قرار نہین رازِ نہانی اوسپر عیان ہے + علوم لوح معنوی سے اوسکا بیان ہے + مترجم غیبِ مطلق اوسکا جنان ہے + مترجم جنان اوسکی زبان ہے + تو کلام اوسکی کلام خدائے جہان ہے صحبت اوسکی صحبتِ خدا ہے + کہ خدا اوس بندے سے ہرگز نہین جدا ہے جو اوستے دور خدا سے دور ہے جو اوسکے حضور وہی خدا سے مسرور ہے

اولیا اطفالِ حقند ای پسر	غائبی و حاضری بس باخبر

برتر ند از عرش و کرسی و خلا | ساکنانِ مقعدِ صدقِ خدا

گر نہ بینایان بدندی اوشہان | جملہ کوران مردہ اندی در جہان

پاسبانِ آفتاب بند اولیا | در بشر واقف ز اسرارِ خدا

سائران در آسمانہائے دگر | غیر این ہفت آسمانِ مشتہر

بندگانِ خاص علام الغیوب | در جہانِ جان جواسیس القلوب

ہر ولی را نوح کشتیبان شناس | صحبتِ این خلق را طوفان شناس

ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا | گو نشیند در حضورِ اولیا

چون شوی دور از حضورِ اولیا | در حقیقت گشتۂ دور از خدا

از حضورِ اولیا گر بگسلی | تو ہلاکی زانکہ جزوی نے کُلی

در درونِ دل در آید چون خیال | پیشِ او مکشوف باشد سرِ حال

آنکہ واقف گشت بر اسرارِ ہُو | سرِ مخلوقات چہ بود پیشِ او

آنکہ بر افلاک رفتارش بود | بر زمین رفتن چہ دشوارش بود

سایۂ یزدان بود بندہ خدا | مردۂ این عالم و زندۂ خدا

اکمہ و ابرص چہ باشد مردہ نیز | زندہ گردد از فسونِ آن عزیز

آنچہ تو در آئینہ بینی عیان | پیر اندر خشت بیند پیش ازان

مومن ار ینظر بنور اللہ شدی | از خطا و سہو ایمن آمدی

قال علیہ الصلوٰة والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام اتقوا فراسة المومن فانہ ینظر بنور اللہ تعالیٰ

آنکہ از حق یابد او وحی و جواب | ہر چہ فرماید بود عینِ صواب

نی نجوست و نہ رحلت و نہ خواب | وحی حق واللہ اعلم بالصواب
از پی روپوشِ عامہ در بیان | وحیِ دل گویند او را صوفیان
آنچہ گوید آن فلاطونِ زمان | ہین ہوا بگذار رو بر وفق آن
آنکہ جان بخشد اگر بکشد رواست | نائبست او دستِ او دستِ خداست
نیم جان بستاند و صد جان دہد | آنچہ در وہمت نیاید آن دہد
صورتش بر خاک و جان بر لامکان | لامکانِ فوق وہم سالکان
بل مکان و لامکان در حکمِ او | ہمچو در حکم بہشتی چار جو
ماہیانِ قعرِ دریائے جلال | بحرِ شان آموختہ سحرِ حلال
پیر را بگزین کہ بے پیرایں سفر | ہست بس پُر آفت و خوف و خطر
لوحِ محفوظست پیشانیئے پیر | رازِ کونینش نماید آن مُنیر
لوحِ محفوظست جسمش پُر صفا | از چہ محفوظ است محفوظ از خطا
ظلِ او اندر زمین چون کوہ قاف | روحِ او سیمرغ بس عالی طواف
من نجویم زین سپس راہِ اسیر | پیر جویم پیر جویم پیر پیر
ای مرا تو مُصطفا من چون عُمر | از برای خدمتت بستہ کمر
ای لقائے تو جوابِ ہر سوال | مشکل از تو حل شود بے قیل و قال
ترجمانی ہرچہ مارا در دل ست | دست گیری ہر کہ پایش در گلست
روی ہر یک مینگر میدار پاس | بو کہ گردی تو ز خدمت رو شناس
اہلِ دین را باز دان از اہلِ کین | ہمنشینِ حق بجو با او نشین
راہِ سنت با جماعت خوش بود | اسپ با اسپان یقین خوشتر رود

مر ترا عقلیت جزوی در نہان	کال العقلے بجو اندر جہان

در بشر رو پوش کردست آفتاب
فہم کن و اللہ اعلم بالصواب

یہ فرمانِ خلّاق پروردگار — حدیثِ مقدّس میں ہے آشکار
کہ محبوب اپنا بناتا ہون جب — اوسے جو کہ ہو اہلِ حبّ و ادب
تو ہوتا ہون مین گوش اوسکا مدام — کہ جسّے وہ سنتا ہے جملہ کلام
بھی ہوتا ہو نین چشم اوسکی ضرور — کہ جسّے وہ دیکھے ہمہ نار و نور
مین ہوتا ہون دل اوسکا اے نامور — کہ سمجھے وہ جسّے ہمہ خیر و شر
مین ہوتا ہون لاریب اوسکی زبان — کہ جسّے وہ کرتا ہے دائم بیان
مین ہوتا ہون دست اوسکا بے اشتباہ — پکڑتا ہے جسّے وہ شام و پگاہ
مین ہوتا ہون پا اوسکا اے نیکنام — کہ جسّے وہ چلتا ہے با صد خرام
اگر مجھسے مانگے کرون مین عطا — جو چاہے ملے اوسکو بے امترا
مدد مجھسے مانگے وہ اہلِ تمیز — بھی چاہے حمایت اگر وہ عزیز
تو اوسکی مدد مین کرون آشکار — پناہِ خدا مین وہ لیل و نہار
وہ ہے میرے ولیون سے بیشک ولی — وہ محبوب میرا خفی و جلی
وہ ہو میرا ہمسایہ با اصفیا — جو شہدا و صدیق ہم انبیا
جنان مین ہمیشہ وہ با عزّ و ناز — رہے دید میری سے وہ سرفراز
تو جس شخص کا ہو خدائے انام — بصر سمیع و ید بھی لسانِ کلام
بھی دل اوسکا ہو مظہرِ کردگار — وہ ہو منظرِ خالقِ نور و نار

تجلی الٰہی نے اے نورِ عین ۔۔۔ جمالِ الٰہی نے بے ریب و شین
بنایا اوسے اپنا محبوبِ تام ۔۔۔ بدن اوسکا مرآتِ حق لاکلام
ہوا جبکہ دل اوسکا آئینہ وار ۔۔۔ وہی ایک رائی و مرئی نگار
خدا جبکہ اوسپر ہوا آشکار ۔۔۔ جو سب غیب کا غیب نزدِ کبار
ہوا جبکہ محبوب وہ بیگمان ۔۔۔ ہوئے اوسپہ جملہ خزائن عیان
تو بیشک وہ ہے لوح مرآت وار ۔۔۔ تو غیبِ خدا اوسپے ہے آشکار
وہ ہے غیبِ ایزد سے ماہر مدام ۔۔۔ نہ ہے ریب کچھ اسمین نزدِ فہام
احادیث و قرآن سے ہے یہ نگار ۔۔۔ جو ہے اسکا منکر وہ ہے اہلِ نار
ہوا رجلِ کامل کا جب یہ مقام ۔۔۔ کہ مرآتِ ایزد وہ ہر صبح و شام
تو غیبِ خدا اوسپے ہے آشکار ۔۔۔ نہین بل عیان اوسپے پروردگار
تو کیا اب مکمل کا ہو کچھ بیان ۔۔۔ کہ سلطانِ کملا وہ بیشک عیان
ورا الورا مین وہ عالی مقام ۔۔۔ وہی یکتا لاریب غوث الانام
وہ ادراکِ خلقت سے ہین ماورا ۔۔۔ نہین مثل اونکے کوئی دوسرا
تو کیونکر نہ وہ لوح ام الکتاب ۔۔۔ وہ مرآتِ ایزد بلا ارتیاب
تو صادق ہوا قول یہ بالسداد ۔۔۔ ہوا ہے جو مذکور در اعتقاد
قضا و قدر کے وہ صدر الصدور ۔۔۔ وہ تیرِ قضا کو پھراوین ضرور
جو حکم قضا ہے بامرِ خدا ۔۔۔ تو اونکی قضا اوسپہ غالب سدا
قضا و قدر اونسے ہے فیضیاب ۔۔۔ کرے محو اوسکو یہ ام الکتاب
سنو دل سے یہ قولِ غوث الانام ۔۔۔ کہ ہے یہ ورائے عقولِ فہام

یہ حق الیقین نزدِ اربابِ حال	نہوا سنے ماہر جو ہے اہلِ قال
کہ حق الیقین اور علم الیقین +	بسے فرق ان دونین اے دوربین

خیوری کو یارب طفیلِ حبیب
عطا کر تو حق الیقین سے نصیب

قال سیدی عبدالوہاب الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی فی الیواقیت والجواہر معزیاً الی مرشدہ سیدنا علی الخواص قدس اللہ سرہ بالاختصاص انہ قال قد ذکر الشیخ سیدنا عبدالقادر الجیلانی قدس اللہ سرہ الربانی ان للقطابۃ ستۃ عشر عالماً لماطیا الدنیا والآخرۃ عالم من ہذہ العوالم وھذا امر لا یعرفہ الا من انصف بالقطبیۃ یعنی کتاب الیواقیت والجواہر مین مسطور ہے + اور یہ کتاب سیدی عبدالوہاب شعرانی کی مشہور ہے + اسمین بروایت سیدنا علی الخواص مرشدِ امام شعرانی مذکور ہے + کہ حضرتِ محبوب صمدانی سیدنا عبدالقادر الجیلانی کا ایسا فرمان پُرنور ہے + قدس اللہ اسرارہم وافاض علینا انوارہم کہ قطبیت کے لیئے سولہ عالم کا ہونا از بسکہ ضرور ہے + اونمین حکم قطب کا دائم جاری ہونا حسبِ خواہشِ ربِ غفور ہے + اور وہ سولہ عالم بقدر وسیع ہین بسیار + کہ دنیا و آخرت ایک عالم ہے اون عوالم سے بلا انکار + اور مثل اسکے دوسرے پندرہ عالم قطب کے لیئے ہین سزاوار + اور لاریب معرفت عوالم مذکورہ کی قطب پر ہے آشکار + کہ وہ اس منصب و حکم رانی سے موصوف ہے لیل و نہار + کیونکہ منصبِ قطبیت مقامِ حالی ہے نہ مرام قالی زینہار + اور حال و قال مین بُعدِ بعید عیان ہے عند اولی الابصار + زبانِ قال سے

تبیانِ حال غیر ممکن ہے اور دشوار + قال فی نجم المبین عن ذبر المھرۃ المحققین + کالابریز والفتوحات المکیہ + والمنن والاشراقات الالھیہ وغیرھا من الکتب الدینیہ ان القطب الغوث واحد فی کل عصر وسائر الاقطاب والاوتاد والابدال والافراد تحتہ وھو یشاھد العوالم کلھا من المخلوقات الناطقۃ والصامتۃ والسموات والارضین ومافیھا وما فوق العرش من الحجب السبعین ومافوقھا من عالم الرّقا بتشدید الراء و القاف وبین الحجابین مسیرۃ سبعین الف عام وکل ذلک معمور بالملائکۃ الکرام وھو یسمع اصواتھا و یعرف لغاتھا فی لحظۃ واحدۃ وتستمد منہ العوالم کلھا غیر العالین وھو یمد کل واحد منھا بما یحتاجہ ویعطیہ ما یصلحہ من غیر ان یشغلہ ھذا عن ھذا بل علی العالم واسفلہ فی خیرٍ واحد عندہ ثم یرجم ھذا الغوث فی مددہ وامدادہ من غیرہ وھو خازن الولایۃ سیدنا الشیخ عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ الصمدانی ومددہ من قطب الانبیاء والمرسلین وغوث الاولین والاٰخرین خاتم النبوۃ رحمۃ للعالمین صلی اللہ وسلم علیہ واٰلہ الطاھرین ومددہ من حضرۃ ارحم الراحمین انتھی ملخصاً یعنی **نجم المبین لرجم الشیاطین** مین مسطور ہے + اور کتبِ ماہرین محققین سے او سمین مذکور ہے + جیسا کہ ابریز و فتوحات مکیہ سے نگار ہے منن کبریٰ اور اشراقات الالھیۃ سے بھی آشکار ہے + وغیرہا کتبِ معتبرہ سے بھی وہان تفصیل وار ہے + کہ وہ قطب جو غوث ہے ہر زمانہ مین ایک ہی ہوتا ہے علی الدوام + اور باقی اقطاب و اوتاد و ابدال

وافر اداو سکے تحت الید ہین لاکلام + اور وہ لاریب دیکھتا ہے تمام عوالم کی مخلوقات
کو + جو ناطقہ اور صامتہ ہے اور ارضین وسماوات کو + اور جو کچھ زمینو اور آسمانو
مین ہے ہر قسم کی موجودات کو جیسا کہ چرندے درندے پرندے اور جملہ حشرات
کو + ملأ اعلیٰ کرّوبیانِ عالم بالا حور وقصور انہار و اشجار و درجات و درکات
کو + لوح وقلم کریم اور عرش عظیم سدرۃ المنتہیٰ وسائر مقامات کو اور فوق
عرش ستّر پردہائے خلاق بریات کو کہ درمیان ہر دو پردے کے مسافت
ستّر ہزار سال + اور یہ سب پردے معمور و پُر نور ہین ملائکہ کرام سے
بے قیل وقال + اور فوق اون پردون کے عالم الرّقائے ذوالجلال اور
اوسکے آگے ہر گز ہر گز نہین کچھ جائے مقال کہ وہ محض جائے سکوت ہے
مقام سترِ حال + یہ سب تحتِ نظرِ غوثِ زمان ہے + کہ وہ وارثِ اہلِ لامکان
ہے + اور وہ ایک لحظ مین سنتا ہے سب عوالم کے اصوات کو + اور سمجھتا ہے وہ
تمام مخلوقات کے لغات کو یعنے ہر ایک مخلوقِ جملہ عوالم کی ندا سے وہ ماہر ہے +
ہر ایک طالب کی طلب وتعطش اوسپر ظاہر ہے + ہمہ خلائق ارضی وسماوی
کی مرام سے وہ خبردار ہے + تمام موجودات کی خواہش وکلام اوسپر آشکار
ہے پس مدد چاہتے ہین اوسنے تمام عوالم علویہ وسفلیہ اور ہمہ کائنات ظاہریہ
وباطنیہ مگر ایک جماعتِ ملائکہ عالون اونکا نام ہے + وہ اس مدد سے
مستثنا لاکلام ہے پس مدد کرتا ہے جملہ عوالم کی وہ غوثِ زمان + اور عطا
کرتا ہے سبکو بقدر ہر لحظ وہر آن + کہ جسقدر وہ محتاج ہین جس چیز کے
بگمان + اور اوسنے ہو اونکی صلاحیتِ جسم وجان + اور ایک شخص کو

عطا کرنا دوسرے کی عطا سے باز نہین رکھتا اوسکو زینہار اس عطا مین تقدیم وتاخیر ہرگز نہین ہوتی عند اولی الابصار + بلکہ زیر وبالاے عوالم اوسکے نزدیک ہر دو برابر ہین بلا انکار + جبکہ وہ موصوف ہوا باوصافِ حضرتِ پروردگار اوسکی دید وشنید دانست وگرفت وگفتار ورفتار + عین صفاتِ الٰہی سے ہے جیسا کہ بالا ہوا ہے نگار + وہ فانی فی اللہ باقی باللہ اپنی ذات کا اوسکو کچھ نہین اختیار + ہمہ حرکات وسکنات اوس ستودہ صفات کے اور سائر کار + ذات وصفات وافعال ازلیہ وابدیہ سے ہوتے ہین آشکار تو کیونکر اونمین تقدیم وتاخیر اور مشغولی کی تصویر کا ہو اظہار وللہ درٌ ما فی

ھذہ الاشعار

من بجانان زندہ ام واز جان نیم	من ز جان بگذشتم وجانان نیم
چشم وگوش ودست وپایم اوگرفت	من بدر رفتم سرایم اوگرفت
این بصر وین شمع چون آلات اوست	ملک ذرات تنم مرآتِ اوست
چون تجلی افگند بر ذاتِ من	حُسنِ خود بیند درین مراتِ من
آئینہ چون صاف وبیرنگ آمدست	با جمالِ دوست ہمرنگ آمدست
تا توانی رنگِ بیرنگی گزین	تا شوی ہمرنگِ آن نور الیقین
ہرکہ در بحرِ ہویّت غرق شد	آب اورا ہمقدم ہم فرق شد
خوض کم کن اندرین معنے عمیق	تا نگردی اندرین دریا غریق
نغمہ از نائیت نے از نے بدان	مستی از ساقیست مے از مے بدان
ما چو مست از دیدنِ ساقی شدیم	در گذشتیم از فنا باقی شدیم

پھر ہوتا ہے وہ غوثِ زمان + موردِ مراحم حضرت رحمان یعنے آگاہ فرماتا ہی اوسکو ایزدِ غفار + کہ حقیقت مین کون ذات ہے مددگار کیونکہ یہ مقام امداد صغار وکبار منصب جلیل القدر ہے بسیار تو اوسکو کسیطور ایسا خیال نہو نمودار کہ جسئے اوسپر عتاب رب الارباب ہو نثار + لہذا ایاک نعبد کے بعد ایاک نستعین ہے فرمانِ پروردگار + پس دیکھتا ہے وہ غوث زمان + اپنی امداد کو خازنِ ولایت سے بیگمان کرلیتے اوسپر نازل ہوتی ہے متواتر ہر آن + اور وہ خازنِ ولایت اب حضرت محبوب سُبحانی قطب ربانی سیدنا عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ النورانی ہین بالاتفاق + اس امر کا اہل ایمان سے ہر گز ہر گز کوئی منکر نہین مگر اہلِ نفاق + اور یہ مسئلہ نجم المبین کے جلد سادس مین مفصلاً مسطور ہے + کتبِ معتبرۂ حضرات محققین سے وہان مذکور ہے + کہ تا ظہور حضرت محمد مہدی امامِ آخر الزمان خزانچیٔ ولایت حضرتِ محبوب سُبحانی ہین بالایقان + رضی اللہ تعالیٰ عنہما بالغایۃ الرضوان + اور حضرت محبوب سُبحانی پر نازل ہوتی ہے مدد علی الدوام قطب الانبیاء والمرسلین غوث الاولین والآخرین خاتم نبوت و رحمتِ عالمین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین سے لاکلام + اور جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ و التسلیم پر مدد پروردگار + ازل الآزال سے دائم نازل ہوتی ہے لیل ونہار + ہمہ خلائق پر وہی مدد و امداد جاری ہے + اوسی سے دریائے استمداد ساری ہے واللہ المستعان وعلیہ التکلان اے عزیز وافر تمیز جبکہ غوثِ وقت کی مدد پر ہمہ عوالم کا انتظام ہے + تو لاریب نوح معنوی اوس غوث

زمان کا مقام ہے + اور خازنِ ولایت جملہ غوثونکا غوث علی الدوام ہے +
تو اب اوس ہیکل نورانی سلطان ربانی سیدنا عبد القادر الجیلانی قدس اللہ
سرہ النورانی کے لوح معنوی ہونے مین کیا جائے انکار ہے کیونکہ وہ ذات
قطب دائرۂ امدادِ ہمہ غوثان واقطاب آشکار ہے + مظہر ربوبیتِ قدیمہ
عمیمہ حضرتِ رحمانیت عند اولی الابصار ہے + پس اصحابِ ایمان اور ارباب
عرفان کو امر مذکور کی لابد تصدیق واقرار ہے + اور ارباب طغیان اور صحاب
خذلان کو امرِ مسطور کی بیشک تکذیب وتعویق اور اوسسے فرار ہے + کیونکہ
حقیقت مین وہ منافق منکر نبوتِ حبیب پروردگار ہے تو کب وہ تصدیق
منازل سنیہ اور مراحل مرضیہ حضرتِ غوثیہ پر استوار ہے + خسر الدنیا والآخرہ
ذلک ہو الخسران المبین اوسکی شان مین سزاوار ہے + اے محبِّ صادق و
منصفِ حاذق حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے اپنے حبیب گنہگارون کے طبیب
محمد مصطفا علیہ الصلوٰۃ والثنا کو اپنے اوصاف حمیدہ اور اسمائے برگزیدہ
سے چند اوصافِ اسنیٰ اور اسمائے اسمیٰ ایسے عطا فرمائے ہین بصد احترام
کہ جامعِ جمیع مقاماتِ محمدیہ اور حاوئے ہمہ فتوحاتِ احمدیہ ہین نزدِ علمائے
اعلام + ازانجملہ پانچ صفاتِ جلیلہ باسمائے جمیلہ اس آیتِ پُر ہدایت مین
بطرز سلیم + کہ ہُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاہِرُ وَالْبَاطِنُ وَہُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ +
اور سات صفاتِ عظیمہ اور اسمائے فخیمہ اس کلام قدیم واجب التکریم مین
ہین تعظیماً وتوقیرا + یَا اَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا
وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا + اور علم وقدرتِ حبیبِ خالق نار

و نور + اور علم و قدرت اونکے وارثو نکا بکثرتِ موفور + ہر دو آیتِ مرقومہ
سے نہایت اظہر من الشمس اور بے غایت ابین من الامس ہے بالظفر و بالخصوص
علم و قدرتِ سلطان الاولیا برہان الاصفیا حضرتِ محبوب صمدانی سیدنا
عبدالقادر الجیلانی قدس اللہ سرہ النورانی کہ یہ وارثِ اکمل و اجمل ہین
بالتحقیق ولاعبرۃ بمایخرصہ الزندیق + اور کشف و بیانِ حقیقت انوار و اسرار
بارہ حروف + جو کلمۂ لا الہ الا اللہ اور کلمہ محمد رسول اللہ مین ہین معروف
اور بسیطِ ادراک حقیقتِ بارہ حرف جو ہر ایک نام نامی چار یار گرامی
مین ہین پُر مطالب + کہ سیدنا ابو بکر الصدیق و عمر ابن الخطاب و عثمان
ابن عفان و علی بن ابی طالب + علیہم رضوان اللہ الملک الغالب ہر دو
آیت پُر عنایت مذکورۂ بالا سے بلا انکار + ازبسکہ پیدا و ہویدا ہے عند
اولی الابصار اور بارہ صفات مسطورہ کے مظہر علی الخصوص وہی خازنِ
ممدوح ہین جیسا کہ نجم المبین مین ہے منصوص + سُن اے محبِ صمیم
عاشقِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم + کہ جملہ مراتب محمدیہ اور مآرب
احمدیہ مین دو رتبے سب سے اعظم و افخم ہین آشکار + اور اون دونون مین
سب اولیاء اللہ سے مقدم و اقدم ہے وہ خازنِ ممدوح کردگار اور سب سے
مقرب و اقرب ہے نزد جدِ خویش جناب رسول مقبول سیدنا المختار اور ان
دو نو رتبوں کا خوارج ہندیہ فرقۂ وہابیہ کو دائم ہے انکار ایک تو یہ کہ اوس
حبیب حضرت رحمان + طبیبِ معصیت گنہگاران کو حق تعالیٰ نے معراج
و بلاج کرایا علی الخصوص خلوت خانۂ لامکان بے نشان مین بلوایا اور اپنے

دیدار قدامت انوار سے ایسا محو پُرصحو فرمایا بصد عزّ و وقار کہ ازان حالِ بیچگون یہ مضمون فیض مشحون ترنم گوئے بیچون ہے عند اولی الابصار۔ شعر

نہ عصیان ماند و نے طاعت	شدم محو اندر آن ساعت
چنان گشتم دران حالت	کہ وی من گشت و من ہم وی

اور دوسرا رتبہ یہ کہ خلعتِ شفاعتِ کبریٰ قامت اوس طلعتِ عظمٰی پر راست و چست آیا کہ جسنے لسان وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى سے ایسا فرمایا کہ اِذًا لَا اَرْضٰى وَ وَاحِدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ فِی النَّارِ

اَلَمْ یُرْضِكَ الرَّحْمٰنُ فِیْ سُوْرَةِ الضُّحٰى	وَحَاشَاكَ اَنْ تَرْضٰى وَفِیْنَا مُعَذَّبٌ
جو خلوتہا سے وصلِ بیگمان ہے	وہ فوقِ عرش خلوت لامکان ہے
خلیل اللہ جو ہین وہ قطبِ توحید	وہ جدِ انبیا ہین اہلِ تجرید
سرافیل و دگر میکال و جبریل	ملائک مین جو ہین وہ اہلِ تجبیل
تو اوس خلوت سے وہ ماہر نہ زنہار	نہ اوس دربار مین اونکو ہے بار
کہ اوس خلوت کے اسرارِ نہانی	مکانی کے نہ لائق لامکانی
وہ ہین بیشک منزہ از نشانی	کہ سِرِّ احدیت سے ہین وہ شانی
وہ میمِ احمدی معدوم اوسجا	محمدؐ بھی محمدؐ سے مبرّا
کہ سِرِّ احدیت سے جو احد ہے	وہی قائل وہی سامع صمد ہے
نہ اوسجا کار ساجد اور نہ مسجود	نہ اوسجا نام عابد اور معبود
نہ مین تو کی وہاں پر کچھ جدائی	وہی یکتا وہاں جسکی خدائی
نہ ابراہیم کی اسجا رسائی	نہ جبرائیل کو اوسجا رہائی

توکیا اسکے سوا قولِ بیانی — وہی سُبحان ربی لامکانی
تواوس خلوت سے مخصوص طٰہٰ — کہ وہ شرکت سے دائم ہے مُبرّا
مراتب مین جو رتبہ بسکہ امجد — وہ ہے کُلّی شفاعت نزدِ ایزد
علی الاطلاق اوسمین جو مُشفّع — تواوسکا جو مقالہ ہے وہ تُشفّع
وہی اصلی شفیع المذنبین ہین — طفیلی اوسکے دیگر شافعین ہین
شفاعت کے جو ہین انواع و اقسام — توسب مین وہ اصیلی اہلِ انعام
زآدم تا بعیسیٰ جو اُمم ہین — بھی اس امت سے جو ادنا ہم ہین
ہمہ ملکر وہ جاوین پیشِ آدم — دران روزیکہ باشد فزعِ اعظم
باہ و سوز ہم باچشم گریان — کرین معروض یہ باسینہ بریان
کہ ہے امروز جوشِ قہرِ ایزد — بھی ثورانِ غضب ہے بسکہ بیحد
نہو امروز گر یارِ مددگار — توہم ہووین غضب سے بس تبہ کار
توئی ہے بوالبشر مسجود لاریب — توئی قلبِ عوالم ہے بلاعیب
نفختُ فیہ من روحی جو فرمان — وہ تیری شان مین نازل بقرآن
کہ ہر دو دستِ قدرت سے تو پیدا — ہوئے جملہ ملائک تجیہ شیدا
توئی ہے مظہرِ صفتِ جلالی — توئی ہے منظرِ وصفِ جمالی
توئی ہے حاملِ نورِ خدائی — نہ خالق اور اوسمین کچھ جدائی
کرو ایسی شفاعت نزدِ غفّار — کہ ہو مسدود اوسے قہرِ جبّار
صفی اللہ کرین پھر عذر بسیار — کہ مین لائق نہ اوسکے آج زنہار
خطائے خویش میرے پیش ساری — زبانپر وردِ نفسی بسکہ جاری

تم لرزاں چو بید از قہرِ بسیار
تو کیونکر مین شفاعت کے سزاوار

نجی اللہ جو ہین وہ اہلِ طوفان
تو جاؤ پیش اونکے تم پریشان

کرین گر وہ شفاعت نزدِ غفار
تو ہو مسدود اوسے قہرِ قہار

وہ پیشِ نوح جاوین جبکہ گریان
کرین پھر عرض وہ باسینہ بریان

کہ تو رانِ غضب امروز بسیار
کرو تم اب شفاعت نزدِ غفار

نجی اللہ کرین پھر عذر بسیار
کہ مین لائق نہ اوسکے آج زنہار

کہ طوفانِ غضب سے مین ہراسان
زبان پر وردِ نفسی بسکہ ہر آن

کہان وہ کشتیٔ امن وامان ہے
کہ جسمین در سلامت جسم وجان ہے

ولے جاؤ بدر بارِ خلیلی
وہ ہون شافع بدرگاہِ جلیلی

کہ ہین وہ قطبِ توحیدِ خداوند
تو شاید اونسے ہووے قہر دربند

وہ جاوین پھر خلیل اللہ کے پیش
غضب سے وہ ہراسان بادلِ ریش

کرین پھر عرض وہ باچشم گریان
کہ ہین امروز ہم باسینہ بریان

نہین ہرگز کوئی مونس مددگار
شفاعت اب کرو نزدیکِ غفار

نہین تیرے سوا او سجا رسائی
کرو قہرِ خدا سے اب رہائی

خلیل اللہ کرین پھر عذر بسیار
کہ مین لائق نہ اوسکے آج زنہار

مین اپنے حال مین امروز سرشار
ذبیح اللہ سے ہو نہین دست بردار

زبان پر وردِ نفسی ہر زمان ہے
طلب ایزد سے ہر دم مین امان ہے

کلیم اللہ جو ہین وہ ابنِ عمران
تو جاؤ پاس اونکے تم ہراسان

خدا سے بے توسط وہ متکلم
تجلیٔ خدا اونپر مسلّم

وہی ہیں صاحبِ توراتِ ایزد — وہی یکتا نقیبِ ذاتِ احمد

کریں گر وہ شفاعت نزدِ معبود — تو شاید قہرِ ایزد ہووے مسدود

تو جاویں جملہ پیشِ ابنِ عمران — باہ و سوز از بسکہ پریشان

کریں پھر عرض وہ با انکساری — کہ ثورانِ غضب امروز جاری

کلامِ ایزدی سے آپ ممتاز — بیان تمسے ہوئے ہیں راز در راز

بھی اہلِ ناز ہو تم نزدِ یزدان — عطائے رب سے ہو ممتاز ہر آن

کرو گر تم شفاعت نزدِ غفّار — تو ہو مسدود اوسنے قہرِ جبّار

کلیم اللہ کریں پھر عذر بسیار — کہ میں لائق نہ اوسکے آج زنہار

جو روح اللہ عیسےٰ ابنِ مریم — ہوا جنپر ختم وہ دورِ آدم

اگر اون پاس جاؤ تم پریشان — کریں گر وہ شفاعت نزدِ رحمان

تو شاید اوسنے ہووے قہر مسدود — رہائی اوسنے بخشے ہمکو معبود

تو جاویں پیش روح اللہ گریان — کریں پھر عرض وہ با سینہ بریان

کہ ہے امروز جوشِ قہر جاری — شفاعت اب کرو نزدیک باری

کہ ہو ہمکو رہائی اوس غضب سے — کریں ہم گفتگو پھر اپنے رب سے

کھلے بابِ شفاعت نزدِ غفّار — تو ہوں ظاہر جو اوسکے ہیں سزاوار

تو روح اللہ کریں پھر عذر بسیار — کہ میں لائق نہ اوسکے آج زنہار

بتاؤں تمکو میں یکتا وسیلہ — نبیلہ ہے جلیلہ وہ جمیلہ

وہ پیشین و پسین ہے تجلہ عفو — وہی نورِ قدم نورٌ علیٰ نور

ربوبیت ہوئی اوسنے ہویدا — دلِ جملہ خلائق اوسپہ شیدا

نہ وہ محبوب ہوتا گر ہویدا	تو کب ہوتا خدا لئے خلق پیدا
نہ ہوتا عشق عاشق اور معشوق	نہ ہوتا خلقِ خالق اور مخلوق
نہ ہوتا گر ظہورِ ذاتِ لولاک	تو کب ہوتا ظہورِ نورِ افلاک
تو جاؤ تم ہمہ پیشِ محمد	کہ وہ محمودِ ذاتِ پاک ایزد
وہ نزدیکِ خدا لابد مشفع	کہ ہے اونکا مقالہ جملہ تشفیع
مقام اونکا یقیناً جائے محمود	وہی مخصوص با دیدارِ معبود
وہی لاریب مفتاحِ خزائن	فدا اونپر خدا کے جود فائن
وہی ملکِ خدا مین نازنین ہے	وہی یس طٰہٰ مہ جبین ہے
ہمہ خلقت رضا جوئے خدا ہے	خدا خواہِ رضائے مصطفا ہے
ہمہ کس طالبِ دیدارِ ایزد	خدا ہے طالبِ دیدارِ احمد
جو امروزِ قیامت شافعین ہین	وہ بارہ قسم جملہ بالیقین ہین
تو اول سب کے سیدِ اولین ہین	سبھی آخر سب کے سید آخرین ہین
تو یہ عظمیٰ شفاعت نزدِ غفار	نہ ہو اونکے سوا دیگر سے زنہار
تو جاوین پیشِ احمد جملہ گریان	کرین پھر عرض وہ باسینہ بریان
کہ ہین امروز ہم رنجور بیحد	فامددنا اغثنا یا محمد
نہین تیرے سوا کوئی مددگار	کہ ہو اس بیکسی مین ورلئے غمخوار
رسولون مین رسل جو مقتدا ہین	صفی اللہ جو مقبولِ خدا ہین
نجی اللہ جو شیخ الانبیا ہین	خلیل اللہ جو پدرِ اصفیا ہین
کلیم اللہ جو ہین وہ ابنِ عمران	وہی ہین صاحبِ توراتِ یزدان

وہ روح اللہ جو عیسیٰ ابنِ مریم ۔۔۔ جو ہین تمثیل مین وہ مثلِ آدم
تو ہر یک نے کیا ہے عذر بسیار ۔۔۔ شفاعت سے کیا ہے سب نے انکار
کہ ہم لائق نہ اوسکے آج زنہار ۔۔۔ کہ وردِ امن نفسی مین ہین سرشار
کیا ہر یک نے دیگر پر حوالہ ۔۔۔ کہ لستُ ہناک سب کا ہے مقالہ
ہوئے ہم بیکسون سے دست بردار ۔۔۔ ز آدم تا بعیسیٰ جملہ اخیار
تو اب ہم دردمندونکی دوا کر ۔۔۔ دوائے لطف سے ہمکو عطا کر
توئی ہے رحمتِ جملہ عوالم ۔۔۔ توئی باران گیہ جملہ اوادم
ز جوشِ قہرِ ایزد چشم گریان ۔۔۔ خروشِ نار سے ہے سینہ بریان
تنِ رنجور مثلِ بید لرزان ۔۔۔ دلِ مہجور دہشت سے ہراسان
ترحّم یا حبیب اللہ ترحّم ۔۔۔ توئی ہے دستگیرِ جملہ عالم
تو ہر مشکل مین بس مشکلکشا ہے ۔۔۔ کہ امدادِ تو امدادِ خدا ہے
تو فرمائین حبیب اللہ فی الفور ۔۔۔ ترحم اور دلداری سے اسطور
نہ غم کھاؤ نہو تم چشم گریان ۔۔۔ نہو سوزِ جگر سے سینہ بریان
نہو غمگین خاطر کچھ ہراسان ۔۔۔ بفضلِ حق یہ مشکل ہووے آسان
رہو تم مطمئن خاطر ازان کار ۔۔۔ کہ ہو مسدود جوشِ قہرِ جبار
کہ ہو ہمین اوس شفاعت کے سزاوار ۔۔۔ کہ شد مخصوص بہرِ من ہمان کار
نہووے وہ شفاعت آج زنہار ۔۔۔ سوا میرے کسی سے نزدِ غفّار
چلو اب مین کرون کارِ شفاعت ۔۔۔ برائے عاصیان و اہلِ طاعت
کہ فورانِ غضب ہواوسے مسدود ۔۔۔ کرے جملہ خلائق حمدِ محمود

اُٹھیں پھر مصطفےٰ اُسوقت فی الفور
کریں اوس قہر کو مسدود و مسطور

کہ آویں اوس مکانمیں جو کہ محمود
بفرمانِ خدائے ذاتِ معبود

کہ وہ مخصوص بہرِ مصطفا ہے
نہ وہ زنہار جائے انبیا ہے

ز آدم تا بعیسٰے جملہ واصل
نہو ہرگز کوئی اوس جامین داخل

خلیل اللہ کلیم اللہ سماعیل
جلیل القدر گرچہ اہلِ تبجیل

ولے اونکا نہ ہرگز وہ مکان ہے
کہ اوسمین لامکانی کا نشان ہے

وہ دیکھیں دور سے باقلبِ شادان
کہ استادہ ہے اوسمین حُبِّ رحمان

ولی جو ہین طفیلیئے محمد
تو یہ اونسے مراتب مین ہین امجد

جو اِس امت مین خاصانِ خدا ہین
ولایت مین وہ برتر مقتدا ہین

جو اہل بیت ذاتِ مصطفا ہین
جو محبوبِ خدا غوث الورا ہین

ورا مین یہ ورائے اولیا ہین
یہ لابد جائے فخرِ اصفیا ہین

مراتب مین وہ گرچہ ہین زبرقان
ولے خورشید سے برتر وہ ہر آن

جو ہین نزدِ خدا اونکے مقامات
ورائے عقل ہین وہ جملہ ہیہات

کہ باطن احدیت سے ہین وہ ممتاز
جو سرِّ احمدی ہے راز در راز

ملاحت مین وہ ہین حسنِ جمالی
فدا جسپر ہوا حسنِ جلالی

جو معشوقی مین اونکی بس ادا ہے
تو اہلِ عشقِ حق اونپر فدا ہے

نہین بلکہ جو ذاتِ مصطفا ہے
تو اِنسے وہ ادا بھی دلربا ہے

تو کیونکر وہ نہ معشوقِ خدا ہے
خدا اوسپر فدا بے امترا ہے

عَسَا اَنْ یَّبْعَثَ مین ہون وہ شامل
کہ ہین اسرارِ احمد کے وہ حامل

نہین بلکہ وہ جزوِ مصطفا ہین	تو پہر کل سے نہ ہرگز وہ جدا ہین
جو حکم کل وہ جز پر سدا ہے	یہی بس مذہب اہلِ نہیٰ ہے
عسیٰ اَن یَبعثَ ربُّکَ مقاما	جو ہے محمود جانئے پُر کراما
تو ہون استادہ اوسمین جبکہ احمد	بھی ہمرہ اونکے ہووے آلِ امجد
تو دیکھین وہ لقائے ذاتِ غفار	لقائے ایزدی سے ہووین سرشار
وہ دیدارِ خدا سے ہووین مسعود	طفیلِ احمدِ مختار محمود
کرین پہر سجدہ بہرِ ذاتِ معبود	کہ اوس سجدے کے لائق ہے وہ مسجود
وہ ہفتہ روز دنیا ساجدین ہون	ثنائے ایزدی لیے حامدین ہون
ثنا و حمد ایزد کا محمد	کرین الہام سے اسطور بیحد
کہ ویسا اولین و آخرین سے	جو ہین اہلِ سما اہلِ زمین سے
نہین ظاہر ہوا وہ بہرِ غفار	نہوگا مثلِ اوسکے گا ہے زنہار
تو فرمائے خدائے خالقِ جان	کہ اے محبوب میرے جانِ ایمان
اُٹھا سر کو نکر تو اضطراری	فدا تجھپر یہ جملہ ملکِ باری
خزائن جملہ میرے جو کہ درغیب	تصدق ہین وہ جملہ تجھپہ لاریب
توئی ملکِ خدا مین یکتا محبوب	نہین تیرے سوا کچھ میرا مطلوب
ہوئے جملہ عوالم جو کہ پیدا	وہ ہین لاریب جملہ تجھپہ شیدا
توئی محبوبِ خلّاقِ او ادم	زخاکِ نعل تو جملہ عوالم
اگر مانگین تو مجھسے وہ عوالم	کہ بخشون مین ہمہ جان و اوادم
تو وہ چون خاکِ پا لابد عطا ہے	کہ وہ از خاکِ نعلِ مصطفا ہے

تو کیا افسوس مجکو اوس عطا سے
کہ ہے وہ گرد نعلِ مصطفا سے

شبِ معراج مین تجکو بلایا
خدا نے جبکہ ای اصلِ عطایا

تو پھر تو لامکان مین جبکہ آیا
تو زیرِ نعل تھی جملہ برایا

تو اوس نعلین کو سر پر اُٹھایا
ہمہ عالم نے تاج اوسکو بنایا

کیا جب قطع تو نے راہِ کونین
تو یہ اوس راہ کی ہے گردِ نعلین

تو کب گرد و غبارِ نعلِ پا سے
کرون افسوس مین اب مصطفا سے

سوا اِسکے خزائن جو کہ در غیب
وہ دیدِ چشم دیگر سے ہین بے عیب

بھی وہ دیدار جو ہے غیب از غیب
کہ جسکی دید سے ہو ریب لاریب

تو وہ نزدیک تیرے یک عطا ہی
بھی یہ مخصوص بہرِ مصطفا ہے

نہین بلکہ جو ہے دیدار تیرا
وہی مطلوب بل محبوب میرا

لقائے ایزدی کے جملہ مشتاق
لقا تیرے کا ہے مشتاق خلاق

تو پھر اب مانگ جو تیری رضا ہی
جو چاہین تو وہی میری عطا ہے

شفاعت کر توئی یکتا مشفع
توئی مقبول تیرا قول یسمع

دھان غنچہ سے گُل خندان ہو یکبار
لبِ شیرین سے کر اظہار گفتار

مین ہون مشتاق تیری گفتگو پر
کہ صد رحمت یہ تیری جستجو پر

جو اس نون و قلم سے جملہ اظہار
وہی ما یسطرون ہے مجکو درکار

تو ہو تیری زبان سے جو ہویدا
دلِ عشاق جملہ اوسپہ شیدا

کرو نین وہ کہ جو تیری رضا ہے
رضا تیری رضائے کبریا ہے

رضائے ایزدی کے جملہ طلاب
رضائے احمدی مطلوبِ وہاب

اے

تواب غنچہ دہانسے مانگ اے جان ۔ رضا تیری مجھے درکار ہر آن
کرین پھر عرض با صد انکساری ۔ محمد مصطفا معشوقِ باری
کہ اے دانائے اسرارِ نہانی ۔ نہان تجہپر عیان جملہ تو دانی
جو ہووسے راز ہر یک دلمین پیدا ۔ تو اوّل اوسّے وہ تجہپر ہویدا
جو حال خستہ دل تجہپر عیان ہے ۔ عیان تجہپر جو کچھ رازِ نہان ہے
کرون کیا مین بیانِ دردِ حالی ۔ کہ ہے عِلمُكَ حَسْبِي عَنْ سُؤَالِي
ولے تونے کیا جو امر اظہار ۔ تو یہ معروض پیشِ ذاتِ غفّار
کہ ثورانِ غضب امروز جاری ۔ تو ہے خلقت کو اوسّے بیقراری
کوئی با دردِ آہ و سوز گریان ۔ کوئی سوزِ جگر سے سینہ بریان
کوئی چون بید لرزان ہر زمان ہے ۔ کسی کا وردِ نفسی بر زبان ہے
وہ خاصانِ خدا جو انبیا ہین ۔ رُسل اونسے جو برتر اتقیا ہین
وہ جوشِ قہر سے از بس پریشان ۔ بہ سوزِ جان و دل از بس ہراسان
تو کب راحت مین ہون جو اہلِ عصیان ۔ نہ بل وہ چشم گریان سینہ بریان
غرض ہر ایک ہے با دردِ سوزان ۔ تو کیون یہ دل نہو اوسّے پریشان
کہ یہ فرمانِ قرآنِ مبین ہے ۔ محمد رحمۃٌ للعالمین ہے
تو رحمت کے نہ ہرگز یہ سزاوار ۔ کہ دیکھون اونکو مین غمگین دل افگار
وہ ہون سوزِ جگر سے جبکہ رنجور ۔ تو میرا دل نہو زنہار مسرور
وہ ثورانِ غضب سے جبکہ گریان ۔ تو کیون اوسّے نہو مین سینہ بریان
دلِ خستہ زبان بستہ خلائق ۔ شکستہ سلکِ اُمیدِ حقائق

خداوندا خدائے جملہ عالم ۔۔۔ ہمہ خلقت پہ تیرا لطف ہر دم
جہان مین جو کہ غنچہ ہے نہفتہ ۔۔۔ وہ ہو بادِ عنایت سے شگفتہ
تو ہون وہ اوس گُلِ خندان سے خندان ۔۔۔ دلِ گریان جو ہین وہ دردمندان
تو کر اس قہر کو مسدود امروز ۔۔۔ کہ ہووے دور خلقت سے ہمہ سوز
کرین پھر گفتگو باہم خلائق ۔۔۔ کرین امداد جو اہلِ دقائق
کھلے بابِ شفاعت نزدِ غفّار ۔۔۔ کرین ظاہر شفاعت جملہ اخیار
غضب کو تب کرے مسدود ایزد ۔۔۔ تو ہو مسرور خلقت اوس سے بیحد
کرین جملہ خلائق شادمانی ۔۔۔ کہ دیکھین فیضِ احمد جاودانی
کہ وہ قہرِ خدائے ذاتِ معبود ۔۔۔ ہوا بہرِ محمد جملہ مسدود
ہوا خاتم سے وہ لاریب مختوم ۔۔۔ ختم اونپر ہمہ اسرارِ قیوم
وہی ہین خاتمِ جملہ مقامات ۔۔۔ وہی ہین فاتحِ کنزِ خفیات
وہ اول آخر و ظاہر وہ باطن ۔۔۔ وہی محمود فی کل المواطن
تو جملہ اہلِ محشر جن و انسان ۔۔۔ ملائک اور دیگر جو کہ حیوان
وہ حمدِ احمدی سے حامدین ہون ۔۔۔ وہ مدحِ مصطفا سے مادحین ہون
ثنا اونکی سے وہ رطب اللسان ہون ۔۔۔ عطا اونکی سے وہ عذب البیان ہون
وہ یادِ احمدی سے ہووین شادان ۔۔۔ وہ ہون ہم پیشۂ خلّاقِ یزدان
خدا امتداح ذاتِ مصطفا ہے ۔۔۔ تو وہ محمود ابدی برملا ہے
تو آلِ احمدی بھی غوث مسعود ۔۔۔ تو تبعًا جملہ اُسجا ہووین محمود
تو پھر بابِ شفاعت نزدِ یزدان ۔۔۔ کھلے بہرِ شفاعت اہلِ عصیان

تو اول سب سے ہوں شافع محمد	وہ مقبول الشفاعت نزد ایزد
کریں ہر ایک عاصی کی شفاعت	جو ہو مومن وہ لے اہلِ شفاعت
کریں سو بار پھر وہ شاہِ طاعت	بھی سجدہ اور اُمت کی شفاعت
حدیثِ مصطفا جو در بخاری	تو اُسمین ہے وہی ارشاد ساری
بھی دیگر جو شفاعت مصطفا ہے	تو وہ نجم المبین مین باصفا ہے
شفاعت پھر کرین اہلِ شفاعت	جو ہین اقسام باقی اہلِ طاعت

خیوری بھی طفیل ذاتِ احمد
شفاعت سے خدایا ہووے امجد

تو لی مشفوع و شافع درحقیقت	یہی ہے مذہب اہلِ طریقت

قال فی التفسیر التحبیر وغیرہ من زبر النحاریر کالفیوضات المحمدیۃ والفتوحات الاحمدیۃ والمنهل الصفا فی خصائص المصطفا علیه الصلوۃ والثناء ان المقام المحمود والمقام المشهود من خصائصه العظیمه ومن نفائسه الفخیمه ویدخل فیه معه آله الاطهار حضرات ورثته الاکابر تبعا له عند اولی الابصار کسیدنا الحسن والحسین وسیدنا غوث الثقلین شیخنا عبد القادر الجیلانی رضی الله عنهم بلطفه الربانی لان الجزء یتبع الکل + والفرع یرجع الی اصله الاجل + والمقام المحمود مقام یعود الیه جمیع المقامات + وینظر الیه کل الاسماء والصفات + ولا ریب فی ان المحمود هو الله المعبود + فذالک المقام یشیر الی قیامه بالاحدیه + لا بنفسه النفیسه الزکیه + علیه اطیب الصلوۃ والتحیه + ولهذا عبر فی الحدیث بالشفاعه + لاهل الذنوب والطاعه + لان الله تعالت اسماؤہ + وتوالت نعماؤہ + وقال

ازالة الحزنه + من ذا الذى يشفع عنده الا باذنه + اى لا يشفع احد عند الحضرة الالهيه + الا من كان قائما بالاحديه + مظهر مظاهر الواحديه + صاحب الوحدة الذاتيه + لانه اصل وجود الموجودات + قطب دائرة المهمات + والرحمة لجميع المخلوقات فانه ماذون فى انجاح الحاجات لجميع المكونات + اهل الارضين والسماوات + وتفخيم ذلك المقام + جلى من التنكر عند الفهام + لانه مظهر روية رب العالمين + مرجع محامد الاولين والاخرين + منبع ظهور الشرف للمقربين + ومبدئ فتح شفاعة الشافعين + ومصدر انجاح مرام المذنبين + ووسيلة التقرب للواصلين + فكيف يكون اله العظام محروما من شرف ذلك المقام + او كيف يمهل الكل + جزئه الاجل فى ذلك المحل صلى الله عليه وسلم + وعلى اله ذوى الحكم + وقد قال الله عز برهانه تبارك وتعالى شانه فى كتابه المبين + والذين آمنوا واتبعتهم ذريتهم بايمان الحقنا بهم ذريتهم وما التناهم من عملهم من شيئ كل امرئ بما كسب رهين + والمعنى واتبعتهم ذريتهم بايمان فى الجملة قاصرين عن رتبة ايمان الاباء واعتبار هذا القيد للايذان بثبوت الحكم فى الايمان الكامل اصالة لا الحاقا والمراد من الالحاق الحاق اولادهم الصغار والكبار درجة اباءهم وامهاتهم كما قال عليه الصلوة والسلام وعلى آله واصحابه الكرام ان الله تعالى يرفع ذرية المومن فى درجته وان كانوا دونه لتقر بهم عينه اى ليتم نوره ويكمل سروره ثم تلا الاية المذكورة فالحاصل ان الذرية اذا قامت على الفطرة الاولى وان كانوا دون الاباء والامهات المقربين + فى الايمان واعمالهم واحوالهم الواصلين + يوصلها رب السماوات والارضين + فى درجاتهم العاليه + ومراتبهم المخصوصة الغاليه + اذ هنالك

تتمیم الروحانیہ + وتصفیۃ قوتہا الفکریہ + وتقوی العقول والنورانیہ + و
انوار القلوب والاسرار العرفانیہ + عند کشف المشاهدۃ العظیمہ + وبروز
جمال الحق والمواصلۃ الفخیمہ + وکذالک حال المریدین عند العارفین فانہم
یبلغون الی درجات کبرائہم الکرام + وشیوخہم البررۃ العظام + ما آمنوا لهم باقوا
واحوالہم وقد اتفق اصحاب الطریقہ + واجتمع ارباب الحقیقہ + علی ان من
آمن بکلامنا من وراء سبعین حجاب + فہو من اهلنا باللہ بغیر الارتیاب +
کما قال علیہ الصلوۃ والسلام + وعلی الہ واصحابہ الکرام + ان سلمان من اهلنا
وایضا قال من احب قوما فہو منہم وقد قال اللہ عز برهانہ تبارک وتعالیٰ
شانہ فی کتابہ قولا انیقا ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ
علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا
فکیف لا وان اللہ جل جلالہ وعلی العالمین عم نوالہ معطیہم اعلی الدرجات
والمفیض علیہم الخیر والبرکات + فاذا کانوا فی منازل الوحشۃ الدنیہ + یبلغہم
الی الدرجات العلیہ + فکیف لا یصلون الی مقام الوصلۃ السنیہ انتہی وهکذا
معنی آیۃ الحقنا بہم ذریتہم فی اکثر التفاسیر مسطور کما فی عرائس البیان و
فتح الرحمان ودرۃ التاویل واسرار التنزیل مذکور واللہ الهادی وعلیہ
اعتمادی یعنی تفسیر تحبیر میں مسطور ہے + اور دیگر کتب میں بھی مذکور ہے +
چنانچہ فتوحات محمدیہ اور فیوضات احمدیہ اور منہل الصفا فی خصائص المصطفا
علیہ الصلوۃ والثنا میں پُر نور ہے + کہ دخول رسول مقبول مقام محمود حمد عالمیان
میں + اور وصولِ دید رب ودود بچشم سر بر صعود لامکان میں + خصائص

عظیمہ محمدیہ اور نفائس فخیمہ احمدیہ سے بالضرور ہے + اور ہمراہ جناب رسول
مختار مقام محمود میں روز شمار + داخل ہوگی اونکی آل اطہار + اور حقیقت مین
وہی ہے وارثان کبار + اور وہ دخول آل ذوی الافتخار + از روئے تبع ہے
عند اولی الابصار + اور یہ مانع خصائص نہین ہے ای ہوشیار + جیساکہ صلوۃ
خصائص نبوت سے ہے بالیقین اور تبعًا اوسمین داخل ہے آل طیبین + اور
صحابہ کرام وسائر مومنین + چنانچہ امام حسن وحسین + اور سیدنا غوث الثقلین
اور دیگر ائمہ عظام + ہمراہ سید الانام + علیہم اطیب الصلوۃ والسلام + مقام
محمود مین داخل ہونگے لاکلام + کیونکہ جزء تابع کل کے ہوتی ہے علی الدوام +
اور مقام محمود ازبسکہ مرجع جمیع مقامات ہے + اور منظر ہمہ اسمائے الٰہیہ وصفات
ہے + اور صفت مقام جو محمود ہے + تو لاریب وہ خدائے معبود ہے + پس
اوس مقام مین اشارہ ہے بغیر مریہ + طرف قیام رسول مقبول بالاحدیہ + جو مظہر
مظاہر واحدیہ ہین + بیشک صاحب وحدت ذاتیہ ہین + نہ قائم بنفس نفیسہ
زکیہ ہین + اور اسلیئے وہ مقام حدیث مین معتبر ہے ساتھ شفاعت کے +
واسطے اہل ذنوب وارباب طاعت کے + اور حبیب خدا کے لیئے اسطور فرمان
ایزد منان ہے اِنَّ اللّٰہَ لِحُرْمَتِہٖ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یعنی نہ
شفاعت کریگا زینہار + کوئی شخص نزد پروردگار + مگر وہ ذات جو قائم
بالاحدیہ ہے + مظہر مظاہر واحدیہ ہے + صاحب وحدت ذاتیہ ہے +
کیونکہ وہ اصل وجود موجودات ہے + قطب دائرہ مہمات ہے + رحمت
جمیع مخلوقات ہے + پس وہی ذات ستودہ صفات ماذون رب البریات

ہے + انجاح مقاصد خلائق مین جو اہل رضین وسماوات ہے + ہر وجہ سے
مرخص وشافع بالبینات ہے + وسیلۂ وصولِ ہمہ خیر وبرکات ہے +
مفتاحِ خزائن خالق مکوّنات ہے + کیونکہ وہ ہر طور مربیئے ہمہ ذوات
ہے + ایجاد وبقامین وہی واسطہ حصول عطا و نجات ہے + بغیر اوس ذات
کے غیر ممکن وصول فیوضات ہے + کہ وہی مرکزِ ربوبیت قاضی الحاجات
ہے + اوسکی رضا مطلوب رفیع الدرجات ہے + اور اوسیکا لقا محبوب
کافی المہمّات ہے + پس وہی مقصود دافع البلیّات ہے + وہی محمود
حلّال مشکلات ہے + وہی منظرِ ودود معطے عطیات ہے + وہی مظہر
سعود فرشیات وعرشیات ہے + وہی شاہد ومشہودِ جمیع مقامات
و درجات ہے + وہی روحِ ارواحِ جملۂ کائنات ہے + اوسیکے سریان
سے سب مین حرکات وسکنات ہے + اوسی حیّ کے فیض سے ہمہ خلقت
کی حیات ہے + ہر ایک اوسکا محتاج وہی مستغنی ذات ہے + یہ دلِ دیوانہ
اوس شمع کا پروانہ غیوری صفات ہے + اور عظمت اوس مقام کی از بسکہ
ہویدا ہے + تنکیر مقام سے پیدا ہے + کیونکہ وہ مظہرِ دیدارِ خدائے رب العالمین
ہے + مرجع محامد اولین وآخرین ہے + چشمۂ ظہورِ شرف حضراتِ مقربین
ہے + اوسی جائے سے فتح باب شفاعتِ شافعین ہے + اور جائے حصولِ
مرادِ عبادِ مذنبین ہے + وسیلۂ جمیلۂ حضراتِ واصلین ہے + موجب نجاۃ
بندگانِ نزد ارحم الراحمین ہے + پس کیونکر اوس مقام کی شرافت و
انعام سے محروم ہو آل طیبین + کہ کیونکر بیکار چھوڑے کُل اپنی جزء اجل

کو اوس محل سے یوم دین + صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین + اور تحقیق سطور
ہے فرمانِ ملکِ منان از بسکہ مبین + وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ
اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ
یعنے جو لوگ کہ ایمان لائے خدا پر باصدق والیقان + اور اونکی اولاد بھی
اونکے تابع ہوئی ایمان مین فی الجملہ بگمان + یعنے اولاد کا ایمان قوی نہوا مثل
مادر و پدران + تو پیوستہ کرینگے ہم اوس اولاد کو اونکے آبا و امہات کے
ہمراہ عالی درجات مین + یعنے اولاد ناقصین کو طفیل پدر و مادر کاملین کے
داخل کرینگے اونکے عالی مقامات مین + اور نہ کم کرینگے ہم پدر و مادر کے درجے
سے کوئی چیز زنہار + مادر و پدر کو اونکے عمل کا پورا ثواب عطا فرمائیگا پروردگار
اور اونکی اولاد بھی اونکے طفیل اونکے ہی درجے مین ہوگی باقرار + اور ہر
آدمی اپنے عملونمین گرو ہے بلا انکار + پس اولاد ناقصین کو اعلی درجات
پدران + اور انکے ثواب و درجے سے عدم نقصان + محض فضل الہی ہے
نزدِ حضراتِ محققان ۔

شعر

در فضلِ خدا بند دلِ خویش مدام		تا فضل نباشد نبود کار تمام

اور حدیث شریف مین بھی ایسا ہی آیا ہے + جناب رسولِ کریم علیہ الصلوۃ
والتسلیم نے فرمایا ہے + کہ اِنَّ اللّٰہَ تعالیٰ یرفع ذریۃ المؤمن فی درجتہ وان کانوا
دونہ لتقر بہم عینہ یعنے تحقیق خدائے رب العالمین + اولادِ مومن کامل
کو بلند کریگا اوسکے درجے مین بالیقین + اگرچہ اولاد ایمان و عمل مین باپ
سے ہون ناقصین + تاکہ والدین کی آنکھ سرور پُر نور ہو + اور اونکو حصولِ

کمال سرور ہو + سپہر پڑھا جناب رسولِ کریم نے آیتِ مذکورہ + علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات
الموفورہ + پس ملخص کلام فی ہذا المرام + یہ کہ جب اولاد صغار وکبار مومنین کرام
قائم رہین وہ بر فطرتِ اسلام + اور ایمان واعمال مین ناقص ہون بہ نسبتِ
آبائے عظام + تو وہ اولاد صغار وکبار + بمقتضائے فضل پروردگار + ہمراہ
امہات وآبائے اخیار + داخل ہونگے اون درجات عالیہ مین بصدو قار +
جو اونکے آبا و اُمہات کے لیے مخصوصہ ہین نزدِ کردگار + اور وصولِ درجاتِ
عالیہ سے عند اولی الابصار + کامل ہوگی روحانیتِ اولاد صغار وکبار + اور
صافی ووافی ہونگے اونکے افکار + اور حاصل ہوگی اونکو قوتِ عقولِ اخیار +
اور اونکے دلون کے انوار اور اونکی معرفت کے اسرار + نورانیت وتقویت
مین ہونگے تامہ بسیار + نزدیک حصولِ مشاہدۂ خالقِ نور ونار + اور نزدِ
وصولِ انوار جلال وجمال + اور وقتِ وصال حضرت ذوالجلال + اور
اسیطور مُریدانِ صادقین نزدِ حضراتِ عارفین داخل ہونگے اپنے مشائخ
کرام کے درجاتِ علیہ مین + اور واصل ہونگے اپنے مرشدانِ عظام کے
مراتب سنیہ مین + جب تک کہ صدق الیقان سے معتقدین ہون اونکے
اقوال پر + اور حق الایمان سے موقنین ہون اونکے احوال پر + کیونکہ
اِس امر پر تحقیق متفق ہوئے ہین اصحابِ طریقت + اور مجتمع ہوئے
ہین اربابِ حقیقت + کہ جو شخص صدق دل سے مانے اونکے کلام کو
بلا ارتیاب + اگرچہ ہو وہ شخص من ورائے ستر حجاب + تو وہ بھی ونکا
اہل ہے لا کلام + جیسا کہ فرمایا جناب سید الانام + علیہ ازکی الصلوٰۃ والسلام +

کہ بیشک سلمان فارسی ہمارے اہل سے ہے ایتہا الفہام + اور بھی فرمایا جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے یہ کلام اتم + مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ + یعنے جو شخص دوست رکھتا ہے کسی قوم کو بادل وجان + تو لاریب وہ شخص اوسی قوم سے ہے نزد اہل عرفان + اور بیشک فرمایا ہے حق تعالی نے قرآن حمید فرقان مجید مین بطور بیانًا حقیقًا + مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا + یعنے جو اشخاص کہ مطیعان خدا و مصطفا ہین + جان و مال سے حبیب خدا پر فدا ہین + تو وہ ہونگے ہمراہ چار گروہ کے بلا انکار + کہ جنپر انعام کیا ہے حضرت پروردگار + اور وہ حضرات انبیا و صدیقین ہین + اور حضرات شہدا و صالحین ہین + پس کیا خوب ہین وہ اصحاب تصدیق + اور کیا خوب ہین اونکے وہ حضرات رفیق + یہ جملہ درجات سنیہ مین رویت الہیہ سے مشرف ہونگے علی التحقیق + پس اب کیونکر داخل نہو آل اطہار + مقام محمود مین ہمراہ سید مختار + اور کیونکر داخل نہون فرزندان مومنین ابرار درجات عالیہ آبا و امہات مین باوقار + اور کیونکر واصل نہون مریدان رشیدان صدق شعار + علو درجات مرشدین مین روز شمار + حالانکہ حق جل جلالہ + وعلی العالمین عم نوالہ + معطیئے اعلی الدرجات ہے + اور اوپر مفیض خیر و برکات ہے + اور جب ہووین زمرہ مذکورین منازل وحشت دنیہ مین + تو داخل فرماوے اونکو حق تعالی درجات علیہ مین تو کیونکر واصل نہون وہ مقام الوصلۃ السنیہ مین + انتہی اور ایسا ہی معنے

آیت الحقنا بہم کا دیگر تفاسیر مین بھی مسطور ہے + چنانچہ عرائس البیان اور فتح الرحمان وغیرہا مین ویساہی مذکور ہے + واللہ الہادی وعلیہ اعتمادی

ای شاہِ رُسل وے سیدِ کُل کسنے تجھے رب کے سوا جانا
وے اصلِ اَجل محمود محل اِس بندے کو در پہ بٹھا جانا
از روئے ادب بستہ ہے یہ لب ظاہر ہے جواب اوس غم کا سبب
ای بادِ طرب از ملکِ عرب کچھ مجکو خبر تو بتا جانا
ہر شاہ و گدا در ہر دو سرا تیرے فیض و عطا سے ہمہ برپا
ای نورِ خدا اٹھا ہائے نقاب مجھے خواب مین جلوہ دکھا جانا
ای شمسِ ضحیٰ در روزِ جزا ہمہ اہلِ ثنا تجپر ہون فدا
ای شاہِ بقا وے میرے خدا اِس قیدِ فنا سے چھڑا جانا
ای کنزِ قدم تجپر ہے ختم ایزد کی قسم باخاکِ قدم
ای محیِ عظم من مردہ دلم اِس مردہ دلی کو جلا جانا
از فرقتِ غم من خستہ دلم تو ابرِ کرم ساقیئے اُمم
معطیئے نعم من تشنہ لبم مجھے شربت وصل پلا جانا
ای صاحبِ جاہ وے پشت و پناہ ہمہ خلقِ الٰہ پر تیری نگاہ
من اہلِ گناہ بانالہ وآہ مجھے نالہ وآہ سے بچا جانا
ای عونِ ورا در روزِ جزا از قہرِ خدا تو شافعِ ما
گردست ہوا مقہور مرا اس قہرِ ہوا کو مٹا جانا
از پاکِ رَہم جاوے نہ رقم ہمہ کارِ اُمم کردی تو بہم

من خستہ دلم بیکار و ہیچم میری بگڑی بات بنا جانا
از بہر شفا روئے تو دوا مردہ کا لقا بس تیرا لقا
از ہجر شہا زخمی ہمہ جا کچھ مرہم دل پہ لگا جانا
از خالق جان جائے نہ مکان ہمہ راز نہان شد بر تو عیان
من ہیچ مدان مشتاق بجان کچھ مجکو بھی مژدہ سنا جانا
ای نور بصر وے رشک قمر از سوز جگر سوزان ہی سقر
از لطف نظر کر مجپہ گذر اوس نار جگر کو بجھا جانا
ای سید جان از جائے زمان جائے نہ مکان سیر تو بآن
من خستہ جنان از سیر جہان مجپہ بھی گذر فرما جانا
تو نوح خدا دل ناو وفا از موج خطا گرداب جفا
ڈوبے ہے شہا اب ہے یہ دعا اس ناؤ کو پار لگا جانا
تو شمع قدیم پروانہ دلم پروانگیم دیوانہ شیم
ای نور دو قلم منجیئے امم پروانہ خدا سے دلا جانا
آن آل عبا وان غوث ورا در جائے لقا محو عطا
با تو ای شہا در دید خدا اوس غوث ورا پہ فدا جانا
ای صدر ردا لا مقطوع قضا مسموع دعا از بہر خدا
خذ دست مرا من ہدف بلا اوس تیر بلا کو ہٹا جانا
ای قطب علا وے بدر خدا بنمائے لقا خلاق ادا
چون لیل دجا این قلب سیا تیرے نور سے لیل چھپا جانا

ای مُرشدِ ما در دارِ بقا بر خوانِ لقا تو اہلِ صلا
من بندہ گدا جیانِ رضا و اوس خوانِ لقا پہ بُلا جانا

ای جانِ ورا قرآن لقا تو شانِ خدا شانِ تو بقا
کس سے ہوا ادا کچھ تیری ثنا مدحِ تو خدائے وراجانا

صلواتِ صفا مقبولِ خدا بر تو اے شہا با اہلِ ہدا
پڑھتا ہے سدا وہ اہلِ نُہیٰ صلوات کا جسنے مزا جانا

ای شاہِ شہان یہ عرض جنان پیشِ تو عیان کچھ در دِ نہان
مجھے ہو بیان گر ہو فرمان اکبار حیُوری تو آجانا

الفائدة الجلیلة والعائدة الجمیلة من الجزء الخامس الرصین من کتابی النجم المبین لرجم الشیاطین فی بعض لطائف الشفاعة الکبری من اسرار الحکیم العظیم

قال الامام النووی فی شرح مسلم رحمه الله المولی المکرم معزیا الی القاضی عیاض رحمه الله الفیاض تحت قوله صلی الله علیه وسلم ان کل واحد من الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم الی یوم الجزاء یقول لستُ هناکم ولستُ لها معناه لستُ اهلا لذلک وفیه اشارة من کل واحد منهم الی ان هذه الشفاعة وهذا المقام لیس له بل لغیره وکل واحد یدل علی الآخر حتی ینتهی الامر الی صاحبه لانهم علموا ان صاحبها سیدنا الکل محمد صلی الله علیه وسلم معیّن لها وفی احالة کل واحد منهم علی الآخر تقدیم ذوی الاسنان والآباء علی الابناء فی الامور التی لها بال واما مبادرة النبی صلی الله علیه وسلم لذلک واجابته لرغبتهم فلتحققه صلی الله علیه وسلم وتیقنه ان هذه الکرامة والمقام له صلی الله علیه وسلم خاصة انتهی وقال الامام الزرقانی فی شرح المواهب للهمام القسطلانی

عليهما الرضوان الصمدانی واما الخمسة بالمجیٔ الیهم دون باقی الانبیاء لانهم مشاهیر الرسل
واصحاب شرائع عمل بها مدة طويلة مع ان آدم والد الجميع ونوح الاب الثانی وابراهیم مجمع
علی الثناء علیه عند جمیع اهل الادیان وهو ابو الانبیاء بعده وموسی اکثر الانبیاء اتباعا
بعد المصطفی وعیسی علیهم السلام لانه لیس بینه وبینه نبی ولانه من امته صلی الله
علیه وسلم ولم یلهموا المجیٔ الیه من اول وهلة لاظهار فضله وشرفه قال الحافظ ولاشک
ان فی السائلین یومئذ من سمع هذا الحدیث فی الدنیا وعرف ان ذلک مختص به ومع
ذلک فلا یستحضره کیف لا وان الله عز برهانه وتعالی شانه انساهم ذلک للحکمة المذکورة انتهی
وقال العلامة والحبر الفهامة فی التحبیر هذا التعبیر والحکمة فی ان الله تعالی الهمهم سؤال
من آدم ومن بعده صلوات الله وسلامه علیهم فی الابتداء ولو یلهموا سؤال الامر نبینا
محمد صلی الله علیه وسلم اولا هی والله اعلم اظهار الفضیلة نبینا محمد صلی الله علیه وسلم
فانهم لو سألوه ابتداء لکان یحتمل ان غیره یقدر علی هذا ویحصله واما اذا سألوا
غیره من رسل الله تعالی واصفیائه فامتنعوا ثم سألوه فاجاب وحصل غرضهم
وهو النهایة فی ارتفاع المنزلة وکمال القرب وعظیم الادلال والانس وفیه
تفضیله صلی الله علیه وسلم علی جمیع المخلوقین من الرسل والآدمیین والملائکة
فان هذا الامر العظیم وهی الشفاعة العظمی لا یقدر علی الاقدام علیه غیره صلی الله
علیه وسلم وعلیهم اجمعین انتهی وقال العارف الربانی بسیدی عبد الوهاب
الشعرانی قدس الله سره النورانی فی الیواقیت والجواهر فی بیان عقائد الاکابر
تحت قوله علیه الصلوة والسلام وعلی آله واصحابه البررة الکرام انا سید ولد آدم
یوم القیامة واول شافع واول مشفع ولا فخر قال العلماء وانما خص یوم القیامة

بالسیادة لانہ یوم ظہورہا لکل احد کقولہ تعالی لمن الملک الیوم بخلاف شرفہ فی الدنیا وسیادة
فانہا لاتخلو من منازع یعنے ذکر شفاعت کبری جو نظم مین بالا نگار ہے ÷ تو اوسکا بیان کتاب
نجم المبین کے پانچوین جلد مین مفصلاً آشکار ہے ÷ لطائف حدیث شفاعت کبری طول
وبسط سے وہان مذکور ہین ÷ اور اوسکی حکمتہاے شریف اور اسرار عظیمے منشر وحا وہان مسطور
ہین ÷ ازانجملہ یہ مشتے نمونہ خروارے ÷ اندک سے حقیقت انبار کی منکشف عند اولی الابصار
ہے ÷ کہ حضرت امام نووی شرح صحیح مسلم مین ایسا فرماتے ہین ÷ بسند علامہ قاضی عیاض
رحمہ اللہ الفیاض تحریر مین لاتے ہین ÷ کہ جب روز پرسوز قیامت مین امم اولین وآخرین
کو مصائب وشدائد تو زان غضب الہی چہرا دکھلاوین۔ تو سب امتین اوس غضب الہی
سے رہائی کے لیے پانچ پیغمبرون کی خدمت فیضدرجت مین جاوین ÷ اول حضرت
آدم صفی اللہ دوسرے حضرت نوح نجی اللہ تیسرے حضرت ابراہیم خلیل اللہ چوتھے حضرت
موسی کلیم اللہ پانچوین حضرت عیسی روح اللہ صلوات اللہ وسلامہ التام ÷ علی نبینا
وعلیہم علی الدوام ÷ پس وہ پانچون نبی جناب الہی مین شفاعت کرنے سے عذر و
معذرت اظہار مین لاوین ÷ اور یہ کلمہ جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اپنی زبان فیض
عنوان سے فرماوین ÷ کہ لَستُ هُنَاکُم ولَستُ لَهَا معنا اسکا یہ ہے نزد علمائے
کرام کہ مین نہ اہل اس شفاعت کا ہین اور نہ میرے لائق ہے یہ مقام ÷ اور اس
جراب باصواب مین بہا اشارت ہے لا کلام ÷ ہر ایک پانچون انبیائے کرام
سے علیہم السلام کہ میرے سوا غیر سے ہوگی یہ شفاعت عند اللہ العلام ÷ کہ وہ
اہل اس شفاعت کا ہے اور اوسیکے نزد ہے یہ مقام ÷ پس آدم علیہ السلام سے
ایک دوسرے پر حوالہ کرینگے بالاہتمام ÷ ہر ایک اون پانچون انبیائے عظام سے
اقرار کریگا کہ ہرگز میرا نہین یہ کام ÷ یہان تک کہ حضرت عیسی روح اللہ سے
یہ امر منتہی ہوگا طرف صاحب مقام کے بالاختتام ÷ کیونکہ اونکو اس امر

کا علم ہوگا بالضرور + کہ یہ شفاعتِ کبریٰ مقام سیدالانبیا ہے بے فتور
اونکے لیئے ہی یہ رتبہ شفاعت مخصوص ہے + اونکے سوا غیر کے لیئے یہ ہرگز نہین
منصوص ہے + اور حوالہ کرنا حضرت آدم صفی اللہ کا طرف حضرت نوح نجی اللہ کے +
اور حوالہ حضرت نوح کا طرف حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے + اور حوالہ انکا طرف موسیے
کلیم اللہ اور انکا طرف حضرت عیسےٰ روح اللہ کے + اسلیے ہے کہ ذوی الاسنان
و آبا مقدم ہون ابنا پر بالاحترام + اون امور مین کہ جنکے لیئے شرافت و عظمت
ہے نزدِ خواص و عوام + اور جب سب اولین و آخرین + اون پانچ انبیائے کرام سے
مایوس ہوکر با دلِ غمگین + جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت
فیضدرجت مین آئینگے + تو آپ ساتھ نہایت شفقت و دلداری اور غایت
مرحمت و غمگساری کے اَنَا لَهَا اَنَا لَهَا فرمائینگے + یعنے اس شفاعتِ کبریٰ کا
اِذن خاص میرے لیئے ہی کیا ہے پروردگار + میرے سوا کسی کو مقربانِ
الٰہی سے اس رتبہ مین دخل نہین زینہار + یہ شفاعتِ عظمیٰ عند اللہ امروز
میرے لیئے ہے سزاوار + امروز حقاً یقیناً میری ہی وجاہت سے اس غضب کو
مسدود کریگا ایزدِ غفار + ازل سے ابد تک یہ رتبہ میرے لیئے ہی مشہور
ہے نزدِ کبار و صغار + پس جبکہ جناب سیدالانام علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے لیئے وہ رتبہ متحقق ہے نزدِ کردگار + تو شادان و فرحان باصد سرور
دل و جان اوس شفاعت کے لیئے مبادرت فرمائینگے بلاانکار + اور شرح
مواہب لدنیہ مین مذکور ہے + اور یہ شرح علامہ زرقانی کی ہشت جلد مین
مسطور ہے + کہ پانچ حضرات انبیائے موصوفین کی خدمت مین اُمم اولین

وآخرین کا جانا + اور امداد وشفاعت کے لیئے اونکو ہی مخصوص ٹھہرانا +
اور سائر انبیائے کرام کی طرف جانیکو التفات مین نہ لانا + یہ اسلیئے کہ وہ پانچون
حمد وجبین شاہیہ رسلِ عظام ہین + اور پیشوائے جماہیر حضرات انبیائے فخام
ہین + زمرۂ انبیا علیہم الثنا مین اولوالعزم انکی شان + ہر ایک مظہر کثرتِ بلا
منظر وفورِ محن وابتلا سلیم الجنان ہے + ہر ایک صاحبِ شریعتِ سدیدہ ہے +
شریعت انکی معمولہ مدتِ مدیدہ ہے + اور باوجود اسکے حضرت آدم صفی اللہ ابوالبشر
ہین + اور حضرت نوح نجی اللہ آدمِ ثانی بے خطر ہین + اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ
مجمعِ ثنائے اہلِ ہمہ ادیان ہے + اور بعد حضرت نوح ابوالانبیا قطبِ توحید
عظیم الشان ہے + اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ متبوعِ اکثر انبیا بعدِ سیدِ انس
وجان ہے + اور شریعتِ حضرت عیسیٰ روح اللہ اور شریعتِ سیدنا
حبیب اللہ مین نہایت اتصال ہے + اور ان دونو حضرات مین کسی
دوسرے نبی سے ہرگز نہین انفصال ہے + اور حضرت عیسیٰ روح اللہ
ظاہراً ابھی امتِ محمد رسول اللہ سے بے قیل وقال ہے + کہ بعد ظہورِ دجال
حضرت عیسیٰ دوسرے آسمان سے دنیا مین تشریف لائینگے + اور مثل علما
اس امت کے اسی شریعتِ محمدیہ پر حکم فرمائینگے + اور اس امتی ہونے مین
کسی نبی کی دعا قبولیتِ الٰہی مین نہ آئی ایک انکی ہی دعا کہ اللّٰھم اجعلنی
من امۃ احمد حق تعالیٰ نے قبول فرمائی اور زرقانی شرح مواہب اور
تفسیر عزیزی مین نگارش ہے + اور انکے سوا دیگر کتب معتبرہ سے بھی آشکارا ہے +
کہ حق تعالیٰ نے کسیلئے ہمہ امم اولین وآخرین کے دلمین یہ الہام کیا + کہ

اور ان سب نے شفاعتِ کبریٰ کے لیئے حضرت آدم سے اولاً سوال بالاہتمام کیا+
یعنے قیامت کے روز پُر سوز میں سب امم اولین آخرین اس امر پر اتفاق لائینگے
کہ شفاعتِ کبریٰ کے لیئے حضرت آدم صفی اللہ کی خدمت میں جائینگے+ حالانکہ
رتبۂ شفاعتِ کبریٰ جناب سید الانام کے لیئے مخصوص ہے+ انکے سوا کسی
دیگر نبی کے لیئے وہ ہرگز نہیں منصوص ہے اور آدم علیہ السلام سے پانچون
انبیائے کرام ایک دوسرے پر حوالہ فرمائینگے+ اور اقرار کستِ کہا اور عذر و
معذرت درپیش لائینگے+ حالانکہ یہ علم اونکے نزدیک متحقق بالیقین ہے
کہ رتبۂ شفاعتِ کبریٰ مخصوص عنداللہ بہرِ سید المرسلین ہے+ خصوصاً
اکثر افراد اس اُمتِ مرحومہ کے نزدیک یہ علم ثابت بلا انکار ہے+ کہ روز
قیامت میں صاحبِ رتبۂ شفاعتِ کبریٰ حبیبِ پروردگار ہے+ پس
باوجودِ خصوصیتِ شفاعتِ کبریٰ بہرِ سید الانام+ اور باوجودِ ثبوتِ
علمِ خصوصیتِ مذکورہ نزدِ حضراتِ انبیائے کرام+ اور عموماً ماہر ہونا
بعض اُممِ ماضیہ کا خاصہ مذکورہ سے لاکلام+ اور خصوصاً ماہر ہونا
اُمتِ مرحومہ کا خاصۂ مسطورہ سے علی الدوام+ ہمہ اُمم اولین و آخرین
بہرِ شفاعتِ کبریٰ نزدِ رب العالمین+ کسلیئے نہ جائینگے اولاً پیش سید المرسلین
اور حضرت آدم صفی اللہ کسلیئے ہمہ اُمم کو اولاً نہ بھیجینگے پیش محمد رسول اللہ
اور اسیطور حضرت نوح نجی اللہ اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ
نہ روانہ کرینگے ہمہ امم کو طرف جناب حبیب اللہ+ علی نبینا صاحب المقام
المحمود المنیر+ وعلیہم صلوات اللہ وسلامہ الوفیر+ پس اسمین یہ اقتضاء حکمت

آیہ ہے + اور سر اسرار قدرتِ ازلیہ ہے + کہ اوس یوم یوم و کرامت مین روزِ پر سوزِ قیامت مین جو مجمعِ ہمہ حضراتِ انبیائے مرسلین ہے + اور مرجعِ ہمہ اُمم اولین و آخرین ہے + رتبۂ عظیمہ سرِ باطنِ احدیہ + اور مرتبۂ فخیمہ سرِ وحدتِ ذاتیہ + جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اظہار فرمائے + اور عروسۂ علم الیقین منصۂ عین الیقین پر چہرۂ حق الیقین دکھلائے + اور معنائے حدیثِ لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ متحقق ہو جائے + **شعر**

شنیدہ کے بود مانند دیدہ	ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ

یعنی ہمہ اُمم اولین و آخرین مین جن اشخاص پر یہ امر آشکار ہے + کہ اوس روزِ پر سو مین شفاعتِ کبریٰ خاصہ جناب سید مختار ہے + تو حق تعالیٰ یہ علم اونکے دلون سے نسیاً منسیاً فرمائیگا + اور سب کے دلونمین یہی رائے مقرر ٹھہرائیگا + کہ حضرت آدم صفی اللہ کی خدمت مین عرض شفاعتِ کبریٰ ہم بجا لاوین + تاکہ اس طوفانِ غضب الٰہی سے فوراً نجات پاوین + جب یہ سب آدم صفی اللہ کی خدمت مین عرض شفاعت کبریٰ بجالائین + تب حضرت آدم علیہ السلام خواہشِ ایزدی سے فوراً ماہر ہو جائین + کہ امروز اظہار شرافتِ عظیمہ اور فضیلت فخیمہ جناب رسولِ مقبول کی حق تعالیٰ کو منظور ہے + اور ہر وجہ سے اوس شرافت و فضیلت کو بے ریب اور بے عیب ظاہر کرنا بالضرور ہے + پس حسبِ خواہشِ الٰہی شفاعتِ کبریٰ کی عدم اہلیت کا اقرار فرمایا + جیسا کہ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلَسْتُ لَهَا بالاتحریر مین آیا + اور یہی طور ہر ایک اون چہار اصفیائے موصوفین سے سنتِ آدم صفی اللہ کو عمل مین لایا + اور اگر

ہمہ اُمم اولین وآخرین ابتدا از جناب سید المرسلین کی خدمت مین جاوین
اور جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم شفاعت کبریٰ اظہار مین لاوین
تو بہت اشخاص کے دلون مین باقی رہے یہ اشتباہ واحتمال + کہ اگر اون
پانچ حضرات کی خدمت مین عرض کرتے ہم شکستہ حال + تو ممکن کہ اونسے بھی شفاعت
کبریٰ ظہور مین آتی بے قیل وقال + پس رفع اشتباہ مذکورہ کے لیئے اکثر اُمم
پر نسیان طاری ہو + اور پانچون انبیائے کرام کی زبان فیض عنوان سے
اقرار عدم اہلیت جاری ہو + اور جب اون پانچ مشاہیر انبیائے عظام سے
عدم اہلیت اوس شفاعت کا اقرار ہو + تو سائر انبیائے کرام کی عدم اہلیت
اوس شفاعت مین بطریق اولیٰ آشکار ہو + اور اس شفاعت کے لیئے فرشتونکی
عدم اہلیت کا بھی بوجہ احسن اظہار ہو + کیونکہ خاصان بنی آدم خاص فرشتون سے
مراتب مین افضل واکرم ہین نزدیک پروردگار + اور عوام مومنان بنی آدم عوام
ملائکہ سے مناصب مین اکمل واعظم ہین عند اللہ الغفار + اور جبکہ خاصان آدمیین
اور ملائکہ معصومین + ادائے شفاعت کبریٰ سے ہوئے عاجزین + اور ورد نفسی
نفسی مین ہوئے مشغولین + اور اوس وقت سخت مین سب کے لیئے شفاعت فرماوے
جناب سید المرسلین + اور ثوران غضب الٰہی پر مہر لگاوین حضرت خاتم النبیین
دروازہ فرحت وسرور موفور کا کشادہ ہو + ہر ایک شخص غم والم سے شکستہ پا
ایستادہ ہو + ابواب اقسام سائر شفاعت مفتوح ہون + اصحاب کرام ارباب
اتمام نعمت ومغفرت سے ممنوح ہون + تو اسمین نہایت مدارج محمدیہ اور قرب ومنزلت
الٰہیہ نمودار ہون + اور غایت معارج احمدیہ اور انس ومحبت حضرت صمدیہ آشکار

ہون + ہمہ خزائنِ ناز برداری بر فرقِ حبیبِ حضرتِ باری بصد اعزاز و دلداری تصدق و نثار ہون + اوسوقت وہی ایک ذاتِ محمود ہمہ حامدین ہون + وہی ایک عالی صفات مسجودِ سب مثلِ پروانہ اوس شمع پر والہین ہون ۔ **شعر**

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى عَيْنِ الْعِنَايَاتِ ۔ ذُخْرِ الْخَلَائِقِ فِي كُلِّ الْمَقَامَاتِ
قُطْبٍ لِكُلِّ نَبِيٍّ وَالرِّسَالَاتِ ۔ وَهُوَ الْمُفِيضُ لَهُمْ فِي كُلِّ أَوْقَاتِ
فَكَيْفَ لَا وَهُوَ نُوَّابُ حَضْرَتِهِ ۔ بِسَيِّدِ الْمُصْطَفَىٰ حَازَ وَالْكَرَامَاتِ
ذَاكَ الرَّسُولُ الَّذِي مَا مِثْلُهُ بَشَرٌ ۔ مِنَ الْخَلَائِقِ فِي الْمَاضِي وَالْآتِ
أَزْكَى النَّبِيِّينَ أَنْسَابًا وَأَكْرَمُهُمْ ۔ رَبُّ الْكَمَالِ وَسُلْطَانُ الرِّعَايَاتِ
نُورُ الْوُجُودِ وَدِيوَانُ الشُّهُودِ وَيَا ۔ أَوْفَى الْعُهُودِ وَيَا قُطْبَ السِّيَادَاتِ
أَنْتَ الْمُقَدَّمُ فِي الْحَضَرَاتِ أَجْمَعِهَا ۔ يَا رَحْمَةَ اللهِ مِنْ رَبِّ السَّمَاوَاتِ
بَابُ الْإِلٰهِ وَمِفْتَاحٌ لِحَضْرَتِهِ ۔ سِرُّ الْمُهَيْمِنِ مِيزَابُ الْفُيُوضَاتِ
يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللهِ يَا أَمَلِي ۔ يَا عُدَّتِي سَنَدِي فِي كُلِّ حَالَاتِ
حَقِّقْ ظُنُونَ فَقِيرٍ فِيكَ يَا ذُخْرِي ۔ أَنْتَ الْمُرَادُ لَنَا فِي كُلِّ سَاعَاتِ
صَلَّى عَلَيْكَ الَّذِي أَوْلَاكَ مَنْزِلَةً ۔ عُلْيَاءَ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا وَجَنَّاتِ
وَالْآلِ وَالصَّحْبِ الْكِرَامِ جَمِيعِهِمْ ۔ الْأَصْفِيَاءِ وَأَرْبَابِ الْكَمَالَاتِ

اور کتاب الیواقیت والجواہر مین نگارہے + اور یہ کتاب عارفِ ربانی امام شعرانی کی بلا انکار ہے + کہ اسطور جو حدیث شریف مین آیا ہے + کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا ہے + کہ مین سردارِ ہمہ اولادِ آدم ہون روز شمار + اور اول شفاعت کرنے والا ہون نزدِ پروردگار + اور اول میری

شفاعت مقبول ہوگی نزدِ ایزدِ غفار + اور یہ بیان فخر و تفاخر نفسی سے نہین زینہار + یعنی ہمہ اولین و آخرین کیا اہلِ سماوات و عرشِ برین + کیا ہمہ مخلوقات فرشِ زمین + سب ادنیٰ ہے حبیبِ خدا سے بالیقین + آپکے فیوضات و برکات سے سبکا وجود ہے + آپکے صدقات و خیرات سے سبکا جود ہے + وہی ذات اصلِ اصیل باقی ہمہ اوسکی فرعِ دلربا ہے + وہی یکتا مطلوبِ ازلی و ابدی باقی ہمہ اوسکی خاکپا ہے +

شعر

اے گشتہ از برائے تو کون و مکان پدید | ازعرش تا بفرش ز نورِ تو آفرید
فانیست پیشِ نورِ تو انوارِ آفتاب | در نورِ آفتاب بود ذرہ ناپدید
ذرات کون پرتوِ نورِ ظہورِ تست | واندر ظہورِ خویش ز نورِ تو مستفید

اور یہ امر معہود ہے بین الناس + بغیر الشبہۃ و لا التباس + کہ ادنیٰ فخر اعلیٰ سے کرتا ہے آشکار + نہ اعلیٰ ادنیٰ سے فخر کا کرتا ہے اظہار + پس جبکہ جناب رسولِ مقبول ہمہ خلائق سے اعلیٰ ہین بلا انکار + پس کیونکر کہین فخر سے کہ مین ہون اولادِ آدم کا سردار + بلکہ آدم اور بنی آدم کو اونسے فخر ہے عند اولی الابصار اور اونکو فخر ہے اپنے اصلِ اصیل سے جو احدیتِ پروردگار + اور حدیث مرقوم الصدر مین تخصیصِ سیادت بروزِ قیامت اسلیئے ہے مذکور + کہ اوس روز پُر سوز مین سیادتِ مطلقہ رسولِ اکرم کا نہایت و غایت ہوگا ظہور کہ ہر فردِ افراد خواص و عوام ہمہ طوائفِ انام پر اسکا جلوہ ہوگا بے فتور کیونکہ وہ مطلقہ بے قید و قیود ہے + اور اوسکے نہایت ظہور کا وہی روز موعود ہے + کہ سیدنا آدم صفی اللہ اور اونسے افضل حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور ہمہ ملائک

معصومین اور سائرِ خلق اللہ حبیبِ ربّ العباد کی امداد کے محتاج ہون + ہر ایک
مُقرب کا نفسی نفسی ورد ہو ہر ایک معصوم نالہ وآہ سے پُر درد ہو دفعِ ثورانِ
غضبِ الٰہی سے لاعلاج ہون + چہ جائیکہ اوسوقت کوئی مقرب کہے کہ مین سردار
ہون + پیشوائی کسی کی رہائی کے لئے عنداللہ سزاوار ہون + لہذا فرماوی
وہ ذات کہ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ + اسطور کہ لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ + یعنی
فرمائیگا حضرتِ پروردگار + کہ کون مالکِ ملک ہے آج روزِ شمار + جو اشخاص
دعوی سرداری کا کرتے تھے آشکار + ظاہر کرین وہ اپنی سرداری اور
افتخار + پس اسکا جواب کوئی نہ دیگا زینہار + خود خدا ہی فرمائیگا کہ
لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ + بخلافِ سیادتِ دنیویّہ + کہ باتنازع ہے بلا مریہ + کہ
حسبِ مراتب دنیا مین دعوی کرتے ہین کہ ہم سردار ہین + خواہشِ نفوس جبلّی
یہ ہے کہ ہم ریاست و تقدم کے سزاوار ہین + بخلافِ سیادت مطلقہ روزِ شمار
کہ سوائے جنابِ رسولِ مقبول دیگر کے لیئے نہین سزاوار + لہذا مخصوص ہوئے
اس تخصیص سے صاحب الشفاعۃ التّامہ + کہ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
اور تخصیص سیادت کی ساتھ اولاد آدم کے اسلیئے مذکور ہے + کہ حسنِ تعبیر
اور ادب کی حفاظت رکھنا ضرور ہے + یعنی حضرت آدم رسولِ مقبول کے ظاہر
مین والدِ جسمانی آشکار ہین + اگرچہ باطن مین وہ آپکے فرزند روحانی بلا
انکار ہین + اور حضرت آدم سے اولادِ آدم مین بعض فرد افضل موجود ہے
جیسا کہ سیدنا ابراہیم بالاتفاق اونسے افضل ہین + پس جبکہ جنابِ رسولِ مقبول
اولادِ آدم کے ہوئے سردار + تو بطریقِ اولیٰ آدم صفی اللہ کے سردار ہوئے عند اولی الابصار

اور یہ بھی پُرظاہر کہ اسی سردار کے فیوضِ انوار سے ہمہ اہلِ نور و نار کا ہوا اظہار + لہذا ہمہ عوالم اور ہمہ اولادِ آدم مین بھی سردار ہین بلا انکار + کیونکہ اصل اپنے فروع پر دائم مقدم ہے عند ذوی الافکار + لاریب ذات اپنی صفات پر مقدم ہے نزدِ علمائے کبار + پس سیدنا آدم اور اونکی اولاد اوسی ذات کے زیرِ سایہ ہونگے روزِ شمار + اور یہ مضمون فیض مشحون اس حدیثِ میمون سے ہویدا ہے کالشمسِ علیٰ نصفِ النہار + کہ انا اول من تنشق عنہ الارض ولا فخر ولواء الحمد بیدی ولا فخر آدم ومن دونہ تحت لوائی ولا فخر وانا اوّل من یقرع باب الجنۃ ولا فخر یعنی اوس روز قبر سے اول میرا ہی حشر ہوگا بالفرور + اور لواء الحمد میرے ہی قبضۂ اقتدار مین ہوگا بے فتور + اور آدم اور اونکے سوا ہمہ میرے ہی لواء الحمد کے زیرِ سایہ ہونگے باسرور + اور سب سے اول مین ہی جنت مین داخل ہونگا باعیشِ موفور + اوران ہمہ اولیات مین مجھے کچھ فخر نہین نہہار + کہ اوّل خلق اللہ نُور نبیک من نورہ سب سے ہی باعثِ افتخار

آنجا کہ قدرتست فلک را مدار نیست	آنجا کہ قدرتست زمین را قرار نیست
نی انبیائے مرسل و نے جبرائیل را	در پردہائے خلوتِ خاصِ تو بار نیست
آنجا کہ کرد شرعِ تو انفاذ تیغ حکم	عقلِ برہنہ را سپر اختیار نیست
تا تہمتِ جنون ننہد کفر ہرزہ گوئے	انگشت مہ شگاف تو برنی سوار نیست
گرچہ شمارِ خلقِ جہان از عطائے تست	در عالمِ عطائے تو رسمِ شمار نیست
ہرچہ آمدت بدست بدادی تو پیش ازان	وین جود آنکس است کش از فقر عار نیست
تو مفتخر بفقر و ہمہ نسلِ آدمست	در سایۂ لوا و بدانست افتخار نیست
اے انبیا بسایۂ تو کردہ التجا	آن کیست کش بسایۂ جاہِ تو کار نیست
دریائے مدحتِ تو نہ پہناوری کہ ہست	در وے شناورانِ سخن را گذار نیست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صد ہزاران شکر ہر دم بہرِ ربّ العالمین — جسنے اپنے لطف سے بخشا ہمیں حفظ المتین

تا لصوص الدین سے ہو اعتقادِ مومنان — دائما محفوظ در قلبِ ہمہ اہلِ یقین

اعتقادِ قدرتِ خیر الوریٰ پہ مستقیم — قدرتِ محبوبِ یزدان سے وہ ہوویں فائزین

رتبۂ خیر الوریٰ میں سب سے افضل ہیں دو چیز — وہ عروجِ لامکان دیگر شفاعتِ یومِ دین

جو ولیدی نسل ہیں اعدائے آلِ مصطفا — اُن مراتب سابقہ کے دائما وہ منکرین

اسلیئے ہیں وہ لصوص الدین اولادِ حرام — وہ زنیمی اسپہ ناطق نصِّ قرآنِ مبین

وہ عدوِ مصطفا ہیں آل کے بھی دشمنان — گرچہ ظاہر میں ہوئے توحید کے وہ قائلین

حضرتِ محبوب سے اونکو ہے حسد و عناد — آپکو سمجھیں موحّد کلمہ گو وہ کافرین

مُنہ سے ہے نسبت وہ کریں سوئے عبادِ اللہ عیان — درحقیقت عبدِ شیطان ہیں وہ جملہ کاذبین

یا الٰہی بہرِ ذاتِ شافعِ ہر دوسرا — بہرِ زہرا ہم علی و بہرِ آلِ طاہرین

منکرونکو دے ہدایت تاکہ ہوویں معتقد — اس رسالہ پر جو ہے وہ اعتقادِ واصلین

جو خطا اونسے ہوئی ہے در زمانہ سابقہ — بخشدے بہرِ عمر جو قاتلِ اربابِ کین

مطبعِ ہادیِ المطابع سے ہوا جب عیان — جان و دل سے اسپہ شیدا تب ہوئے سب عاشقین

یا الٰہی اس عقیدے پر رہیں بس مستقیم — عاشقانِ مصطفا اسکے جو دائم ناظرین

دیدِ ایزد دیدِ احمد سے وہ ہوویں سرفراز — وہ غمِ دارین سے ہرگز نہ ہوویں ماہرین

یہ خیوری بس لقائے مصطفا پر جان نثار
ہے وہی سبحان ربّی حافظِ کون و مکین

گوہرِ صلوات ایزد فرقِ احمد پر مدام — ہو تصدق ہم بفرقِ آلِ طاہر طیبین

اعلان خوش بیان

مرآتِ خاطرِ خطیر اور آئینۂ ضمیرِ منیر کافۂ انام ہمہ خواص و عوام پر جلوۂ ظہور سے پر نور ہو + اور گوشِ ہوشِ تجار اور ہر ایک اہلِ مطبع ہر دیار اس خبر صدق اثر سے خوب باہر و مسرور ہو کہ الحمد للہ یہ رسالہ مسمّٰی بہ حفظ المتین عن لصوص الدین مطبع ہادی المطابع واقع شہر کلکتہ مین نور بخش دیدۂ اولی الابصار ہوا + ہر سن روز نمبر مکان یکسو اکتالیس سے مطبع مزبور کا اظہار ہوا + مالک مطبع مذکور منشی محمد ہدایت اللہ سلّمہ اللہ مشہور ہے + و بنانِ خوش عنوان مالک مطبع مرقوم سے یہ رسالہ عجالہ مسطور ہے۔ اور یہ رسالہ موافق قانونِ سرکار نامدار دفترِ رجسٹری گورمنٹ مین مندرج حسبِ دستور ہے + پس کوئی صاحب قصد چھاپنے یا چھپوانے اس رسالہ حفظ المتین عن لصوص الدین کا ہرگز نہ فرماوے + والا بجائے حصولِ نفع بارِ نقصان و مضرت اٹھاوے + ع چیرا کارے کند عاقل کہ باز آرد پشیمانی + کیونکہ جمیع حقوقِ رسالہ مرقومۃ الصدر اس مؤلف مسکین کے لیے محفوظ ہین بہر طور اس مشتہر داعی بالخیر کے لیے وہ ثابت و ملحوظ ہین + اور جس صاحب کو خرید رسالہ مسطورہ مطلوب و منظور ہو + تو شہر کلکتہ امرتلہ لین مکان نمبر ۹ مین غلام یٰسین صاحب سے دستیاب بالضرور ہو + قیمتِ رسالہ مذکورہ (۲؍) آشکار ہے + یہ درج دُررِ فرائد اس قیمت سے ارزان بلا انکار ہے۔ شعر قیمتِ دُرِ فرائد جوہری سے پوچھیے + کیا قدر اس کی جو نہ بصیرت ہے نادان

وھو اللطیف الخبیر والیہ المرجع والمصیر المشتہر مؤلف مسکین محمد خیر الدین

عصمہ اللہ من شر الحاسدین

١٣١٥ ہجری

وربک یخلق ما یشاء ویختار

بفضل خدا کہ موسوم بتاثیرات در جمیع حرکات و سکنات دیباچہ

اسباب السرور لاصحاب الخیور

از تالیفات خادم المصنفین محمد خیر الدین اذاقہ اللہ رحیق المحبین

در مطبع جہانی المطابع جلیہ طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای آنکہ ہمیشہ بیکسان را توکسی
ہر کس بکسی نازد و ما را توبسی

بعد تحمید ایزد غفار و نعت حبیب المختار و منقبت آل الاطہار خاطر صدق مآثر عقیدت کیش سعادت اندیش پر مشہود و معہود ہو کہ حسب استدعائے

مریدان صادقین سالکان طریقہ الیقین بعض امور کہ موجب نسیان و ہم و غم و فور عند اولی الابصار ہیں ✦ اور باعث تنگیٔ رزق و افلاس اور سبب کوتاہی عمر و اعلاس بلا انکار ہیں ✦ از برجہۂ فخام کتب ائمہ عظام سے بحذف اسناد و بطور تعداد ان اوراق میں نگار ہیں ✦ اور اس اختصار و شمار سے لاریب یہ مرام ✦ کہ ادعیۂ دافعۂ نسیان و فقر و الم اور رافعۂ قہر عم و ہم و غم جو اوراد خیوریہ میں مذکور ہیں لاکلام ✦ وہ بمنزلۂ دوا ہیں اور یہ امور بمنزلۂ احتما ہیں عند الفہام ✦ اور دوا

پرہیز

بدونِ احتما بیکار ہے نزدِ حکمائے کرام + پس مُریدانِ
قرۃ العینین طالبانِ عافیت دارین کو لازم والزم ہے
علی الدوام + کہ دوامع الاحتما استعمال مین لاوین بصد
اہتمام + تا کہ مرض ہم ظلمتِ جَنان اور کوتاہیِٔ عمر ونسیان
اور تنگیٔ رزق وافلاسِ دوجہان سے شفا پاوین
بفضلِ ملکِ علام + اور چونکہ معتقدینِ عالمین کو دیگر
دلیل وسند درکار نہین + لہذا تحریرِ اسنادِ منیر وتطویل
تسوید وتحریر سزاوار نہین + واللہ الھادی وعلیہ
اعتمادی ثم اعلم ایھا المُرید السعید والسالک

علی المسالک السدید شرح اللہ صدرہٗ باسرارہ و
نوّر فکرہٗ بانوارہ کہ قدرتِ کاملۂ الٰہیہ اور حکمتِ شاملۂ
ربانیہ سے ہر ایک فعل ودوا اور قول واحتما اور ہر ایک
حرکت وسکون اور ہر ایک نظرِ عیون اور ایسا ہی سائر
خلقِ ماکان ومایکون مین ایکنوع قوت فعلیۂ انفعالیہ
کی تاثیر ہے + کیونکہ ہر ایک خلقِ خلائق عرشیات و
فرشیات مع الحرکات وسکنات واستوار واعوجاج
وہیأت واقوال وافعالِ مذمومہ وممدوحات باہم
تاثیراتِ خبیثہ وطیبات مظہرِ ظاہر وناظر ہر ایک صفت

واسمِ ربِ قدیر ہے + اور جو اعتقاد عدم ظہور تاثیر
مذکور ہے + وہ مُبطلِ مظہرِ صفت و اسمِ الٰہی از بسکہ پُر
شرور ہے + اور جو اسرار کہ پروردگار ہیں + وہ
لاریب جناب سیدِ مختار پر آشکار ہیں + اُنپر درود
نامعدود رب ودود لیل و نہار ہیں + اور جو اسرار
فعل و قول حبیب کردگار ہیں + اُنسے ماہر آلِ اطہار
و علمائے کبار ہیں + کہ العلماء ورثۃ الانبیاء و اثبات
وراثۃ نبوت بلا انکار ہیں + اور جو شخص مقامِ وراثۃ
نبوت سے بعید ہے + بیشک سرِ قول و فعل نبی

اُسپر ناپدید ہے + اگرچہ وہ ظاہر میں صورت علمائے
امانہ اُسمین سیرت عرفان ورثا ہے + اگرچہ وہ اہل
فضیلت و خیر ہے + اما فضلِ ادراکِ سرِ امر و نہی غیر ہے
پس دو صد و یک امور جو انشاء اللہ الغفور عنقریب
ہونگے مذکور + جو شخص اُنمین قوتِ عقل سے فکر و تامل
فرماوے + اور سرِ منع بعض امور اُسکے ادراک ذہن
مین نہ آوے + تو لازم کہ صراط ما ادری پر مستقیم ہو +
اور زراطِ فوق کُلِ ذی علم علیم پر مستقیم ہو + اور حدیث
فاتقوا و اماتعقلون داخل الادراک + جو دفع عین عیان

کے لیے مسلم مین ہے نگار + اور اخبار تفاؤل و تسویہ
تخلیقِ پروردگار + اور قصہ ناخن تراشیئے ابن حاجب
علامۂ روزگار + روز چہارشنبہ جو ثابت ہے عذاولی الابصان
اور شنبہ و چہارشنبہ کو ممانعت نکالنے خون کی جو حدیث و
سے ہے آشکار + اور حدیث حضرت حسن بصری علیہ
رضوان اللہ الغفار + کہ کنس الفناء وعنل الاناء
مجلب الغناء جو احوذی مین ہے بلا انکار + ان سب
احادیثِ موصوفہ کو یاد فرماوے + قلبِ منقلب اور
خاطرِ مضطرب کو تسکین مین لاوے + کہ ہر نقل

نہ مطابقِ عقل ہے + تو ہر نقل مین نہ عقل کو دخل ہے +
بساجائے پر عقل مین بیشتر نقل بیکار ہی + ہر نقل مین دخلِ عقل
سے کفر سزاوار ہے + ۵

نصوصِ شریعت سے ہے یہ کلام	ندو عقل کو دخل تم ای فہام
کہ شرع نبی دینِ اسلام ہی	نہ ہر جائے پر عقل کا کام ہی
کوئی نقل مین دخل دی عقل کو	تو لاریب گمراہ وہ زشت خو
نہ ہر جائی مرکب توان تاختن	کہ جا ہا سپر بایداند اختن

واخرج مسلم من حدیث ابن عباس مرفوعا ان العین
حق ولو کان شیئ سابق القدر سبقتہ العین و اذا

استعملتم فاغسلوا ای وجوبا وهو الاصح قال
ابن الاثير في النهاية رحمه الله بغاية العناية
كان من عادتهم ان الانسان اذا اصابته العين
من احد جاء الى العائن بقدح فيه ماء فيدخل
كفه فيه فيتمضمض ثم يمجه في القدح ثم ياخذ
منه ماء يغسل وجهه في القدح مرة واحدة ثم
يدخل يده اليسرى في القدح فيصب على يده
اليمنى صبة واحدة ثم يدخل يده اليمنى
فيصب على يده اليسرى واحدة ثم يدخل

يده اليسرى فيصب على مرفقه الايمن واحدة ثم
يدخل يده اليمنى فيصب على مرفقه الايسر صبة
واحدة ثم يدخل يده اليسرى فيصب على
قدمه اليمنى واحدة ثم يدخل يده اليمنى فيصب
على قدمه اليسرى صبة واحدة ثم يدخل يده اليسرى
فيصب على ركبته اليمنى ثم يدخل يده اليمنى فيصب
على ركبته اليسرى صبة واحدة فيهما ثم يغسل
داخلة ازاره ولا يوضع القدح بالارض حتى
يفرغ ثم يصب ذلك الماء المستعمل على راس المصاب

بالعين من خلف صبة واحدة فيبرأ باذن الله تعالى
انتهى كلام النهاية قال العلامة المازري في شرح
مسلم رحمه الله تعالى وهذا المعنى مما لا يمكن تعليله
ومعرفة وجهه من جهة العقل فلا يرد لكونه لا يعقل
معناه وليس في قوة العقل الاطلاع على اسرار
جميع المعلومات قال ابن العربي رحمه الله الولي
ان توقف فيه متشرع قلنا الله ورسوله
اعلم لانه من الاحكام التعبدية وقد عضدته
التجربة وصدقته المعاينة فوجب قبوله وان

لم يعقل معناه والرد على المتفلسف اظهر لان عنده
ان الادوية تفعل بقواها بالخاصية فيها فليكن
ذلك على قوله مثله قال العلامة ابن القيم رحمه الله الاكرم
لا ينتفع بذلك من انكره ولا من سخر به ولا من
شك فيه او فعل مجربا غير معتقد واذا كان
في الطبيعة خواص لا يعرف الاطباء عللها
بل هي عندهم خارجة عن القياس وانما تفعل
بالخاصية فما الذي للجهلة ينكرون الخواص الشرعية
هذا ملتقط من كتاب نجم المبين لرجم الشياطين

یعنے صحیح مسلم مین ایسا مسطور ہے + حدیث مرفوع عبداللہ
بن عباس سے مذکور ہے + کہ تاثیر چشم بد کی ثابت ہے
بالضرور + اگر کوئی چیز قضا و قدر پر غالب ہوتی بے فتور
تو نظر بد اوسپہ غالب ہوتی اے ذی شعور + پس جیساکہ نفع
نظر بد کیلئے اعضاؤن کو دھوتے ہو تم علی الدوام + ویسا ہی
دھوا وے یہ عمل بجالاوا ز روئے وجوب لاکلام او ترکیب
اوس عمل کی نہایہ ابن الاثیر مین اسطور ہے نگار + کہ حضرت
رخصت جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمائی
آشکار + کہ جسکو کسی شخص کی نظر لگے کسی طور + پس وہ نظر

لگانے والے کے پاس جاوے فی الفور + اور ایک پیالہ پانی
کا بھر کر اوسکے آگے لیجاوے + اور نظر لگانے والا اوس پیالہ
سے ایک چلو پانی کا اوٹھاوے + اور اوسسے کلی کرکے
اوسی پیالہ مین گراوے پھر عائن اوس پیالہ کے پانی سے
منہ دھووے ایکبار + اور منہ کا پانی پیالہ مین گراوے
بلاانکار + پھر بائین ہاتھ سے سیدھے ہاتھ پر پانی
ڈالے بلاتکرار + پھر سیدھے ہاتھ سے بائین ہاتھ پر
پانی ڈالے اے ہوشیار + پھر بائین ہاتھ سے
سیدھی کہنی پر پانی ڈالے بالضرور + پھر سیدھے ہاتھ سے

پانی ڈالے بائین کہنی پر باسرور + پھر بائین ہاتھ
سے پانی ڈالے سیدھے قدم پر بلا فتور + پھر سیدھے
ہاتھ سے پانی ڈالے بائین قدم پر اے ذی شعور +
پھر بائین ہاتھ سے پانی ڈالے سیدھے گھٹنے پر بالیقین +
پھر سیدھے ہاتھ سے پانی ڈالے بائین گھٹنے پر اے
امین + پھر عائن دھووے داخلِ ازار + اور عمل
مذکور مین پیالہ زمین پر نہ رکھا جائے زینہار + پھر
وہ آبِ مستعمل پیالہ بالتمام + معیون کے سر پر پسِ پشت
سے ڈالا جاوے اے فہام پس انشاء اللہ الرحمان +

اُسی وقت وہ نظر سے شفا پاوے بیگمان + پھر اسکے بعد
شرح مسلم مین مذکور ہے + اور وہ شرح علامۂ مازری رح
کی مشہور ہے + کہ دریافت کرنا علت اس عمل کی غیر ممکن
ہے عند ذوی العقول + اور معرفت اوسکے دلائل
کی ممنوع ہے نزدِ فحول + پس عملِ مذکور سے نہ کیا
جائے انکار + بہ سبب عدم ادراکِ عقلِ عقلائے
نامدار + کیونکہ قوتِ عقل مین نہین ہے ادراکِ جمیع
اسرار + جو ہمہ مخلوقات کے حرکات وسکنات مین
ہین لیل ونہار + تاثیراتِ ہمہ افعال واقوال سے

خوب ماہر ہے وہی پروردگار + فلہذا علامۂ ابن عربی
رحمہ اللہ الولی سے اسطور ہے نگار + کہ اگر متوقف ہو عمل
مذکور مین کوئی دیندار + یا مثل اسکے جو عقل مین نہ آوے
کوئی دیگر کار + تو اوسکا جواب باصواب یہ ہے
عند اولی الابصار + کہ یہ عمل احکام تعبدیہ سے ہے عقل
کو اوسمین دخل نہین زینہار + اللہ تعالیٰ اور اوسکا
رسول مقبول ہے دانائے اسرار + اور تحقیق اس عمل کا
تجربہ ہے مددگار + اور صداقت اس عمل کی مشاہدہ
مین آئی ہے بار بار + یعنے وہ عمل صدہا شخص کے لیئے

موجب شفا ہوا ہے بلا انکار + پس واجب ہوا اوس عمل
کو قبول کرنا نزدیک ائمہ کبار + اگرچہ حقیقت اوسکی عقل عقلا
نہ ہو آشکار + اور اگر منکر شریعت فلسفی ظاہر کرے انکار
تو اوسکا رد یہ ہے اے ہوشیار + کہ ادویہ اپنی
قوت خاصہ سے ظاہر کرتی ہین آثار + اور تاثیر ادویہ
کا وہ منکر قائل ہے بصد اقرار + پس عمل مذکور مثل ادویہ
موثر ہے بصد اعتبار + اور علامۂ ابن قیم رحمہ اللہ الاکرم نے
ایسا فرمایا ہے + لاریب فی تحقیق نزد اہل تحقیق اظہار مین
آیا ہے + کہ جو شخص منکر عمل مذکور ہے + یا اوسپر تمسخری کرتا اوسکا

دستور ہے + یا وہ عمل مشکوک نزد اہل زور ہے + یا از روی
تجربہ کسی سے اوسکا ظہور ہے + یہ چیار شخص اوس عمل کے
فائدہ سے محروم ہین + بہ سبب انکار و شک بسیار وہ مذموم
ہین + اور جبکہ طبیعت مین ارسطو خواص ہین بلا اشترا + کہ
انکی علتین نہین پہچانتے حاذقین اطبا + بلکہ وہ نزد حکما
خارج ہین قیاس سے علی الدوام + اور حال یہ کہ تحقیق
وہ بالخاصہ عمل کرتے ہین عند الفہام پس کیونکر منکر
ہوتے ہین جاہلین مضلین + اون خواص امور شریعت
کے جو ثابت ہین بالیقین + یہ مضمون مجمل نجم المبین سے

مذکور ہے + اور کتب معتبرہ سے مفصلاً وہان مسطور ہے
اور تاثیر قیود و عملیات کو بھی دیکھنا سزاوار ہے + جو
عمل جدری تفسیر عزیزی اور دیگر قید قول الجمیل مین بلا
انکار ہے + اور روح البیان مین ایسا نگار ہے مفصلاً
نجم المبین مین افکار ہے کہ ان الملائکة اذا فصلت
وخططت فی وقت ردی اتصل بہا خواص ردیئة
وکذا الامر فی باب الماکل والمشارب وکذلک ما
ورد التنبیہ علیہ فی الشریعة من شوم المراۃ
والفرس والدار وتہدت بصحة التجارب المکررة

فان لجمیع ھذہ فی بواطن اکثر الناس بل وفی
ظواھرھم ایضا خواص مضرۃ متعدیۃ من بدن
المعتذی والمباشر والمصاحب الی نفسہ وفی اخلاقہ
وصفاتہ فتحدث بسببھا للقلوب والارواح
تلویثات ھی من اقسام النجاسات وقد نبھت الشریعۃ
علی کراھتھا ملخص مرام اس کلام سے یہ ہے کہ جو
کپڑے قطع کیئے یا سیئے جاوین منحوس اوقات مین * اور
ایسا ہی امر نحوست ہے ماکولات ومشروبات مین *
اور نحوست عورت وگھوڑے اور مکانات مین *

اور نحوست انکی متحقق ہوئی بار ہا تجربات مین * تو یہ سب
چیزین نہایت خاصیت رکھتی ہین مضرات مین * کہ
اس کپڑے کے پہرنے غذا کو کھانے عورت کو نکاح کرنے
اور گھوڑے کو خریدنے اور گھر منحوس مین رہنے والے
کے ظاہر وباطن و اخلاق وصفات مین * پیدا ہوتی
ہے بسبب انکے ایسی آلودگی دل اور روح کی ذات مین
کہ شمار کیا ہے اسکو شرع نے نجاسات ومکروہات مین
پس معتقد عاقل کے لیئے یہ اندک تمثیل بسیار ہے * اور معاند
غافل کے نزدیک دفتر دلیل بھی بیکار ہے * واللہ المستعان وعلیہ التکلان

ای عزیز وا قف تمیز اس مقام مین لبا شبہات کرتے ہین منکرین
او اس مرام مین بہت اعتراضات لاتے ہین معترضین کہ
ہمہ روز و ساعات اور تمام شہور و اوقات اور سائر اشیا
و انسان اور جملہ اطراف زمین و آسمان مخلوقِ پروردگار ہین
فضیلت مین برابر بلا انکار ہین نہ وہ ہرگز مظاہر اسرار ہین
نہ مناظر انوارِ کردگار ہین تاثیر مین برابر بجمیع اطوار
ہین نہ وہ محالِ سعد و نحس زنہار ہین پس کسی کار
کیلیے تخصیصِ وقت دریافت کرنا بیکار ہے اور
کسی وقت کو کسی کار کیلیے نحس و سعد سمجھنا ہرگز

نہین سزاوار ہے عورت گھر گھوڑا اور سائر جانوران
نہ موجبِ نحوست و سعادت ہین نہ سببِ نفع و زیان
عقدِ نکاح کیلیے ہمہ شہور و ایام و ساعات برابر ہین یکسان
اور اسیطرح سائر امور کیلیے مساوی ہے ہر ایک زمان
نہ سفر کیلیے طلبِ تخصیصِ زمان درکار ہے نہ قطع برید
و پوشش جامۂ نو کیلیے طلبِ تخصیصِ وقت سزاوار ہے
سہ شنبہ و جمعہ سب کار کیلیے برابر ہین علی الدوام
شنبہ و دو شنبہ ہر کار کیلیے فضیلت مین یکسان
ہین لا کلام پس طلبِ تخصیصِ وقت علماے ماہرین

سے بہرِ آغازِ امور + لاریب پیشۂ ہنودِ مشرکین
ہے نزدِ اہلِ شعور + وہ پنڈتون اور برہمنون سے
پوچھتے ہین باسرور + اور یہ کلمہ گو مولوی ملا کو پنڈت
برہمن بناتے ہین بالضرور + یہ سعد و نحس کے پوچھنے والے
اور وہ مولوی ملا بتانے والے سب شرک مین گرفتار
ہین + اِنکو خدا پر توکل نہین یہ مشرکین شرک مین مبتلا
لیل و نہار ہین + اسیطرح بہت ہزیانات و خرافات
ظاہر کرتے ہین وہ مخالفین + اور عوام کالانعام کو وسوسہ
اندازی اور جعلسازی سے بیشک بناتے ہین ضالین +

پس اسکا جواب باصواب کتاب نجم المبین
لرجم الشیاطین مین مذکور ہے + اوسکے
آٹھوین جلد اڑتالیسوین باب مین مفصلاً مسطور ہے
اور لُبِ لُباب فی ہذا الباب یہ ہے عند اولی الالباب
کہ حق تعالی کے پیدا کرنے سے ہمہ عوالم کو عند اولی الابصار
ہر چیز کی تاثیر مساوی ہونا لازم نہین آتا زینہار + اور
سعادت و نحوست مین برابر ہونا نزدِ ذوی الافکار
پس فضیلت مین ہمہ چیز ہرگز برابر نہوگی تا روزِ شمار +
کسی چیز کو حق تعالی نے بزرگی سے سرفراز کیا + اور کسی

چیز کو مجبورگی سے لابدپا انداز کیا + سنکھیا مین ہلاکت کی
تاثیر ہے + اور شہد مین شفائے بے نظیر ہے + شکم نحل
جائے شہد شیرین ہے + اور شکم زنبور جائے زہر
آگین ہے + حالانکہ غذا دونو کی ایک ہی بالیقین ہے +
کستوری اور زعفران مین خوشبو اور قوت تام ہے +
اجوائن اور بادیان باد بُرلا کلام ہے + اجوین اور بادیان
کی جائے پر کستوری استعمال کرنا کارِ جاہلین ہے + اور
ہر چیز کو اپنی جائے پر استعمال کرنا پیشۂ اطبائے حاذقین
ہے + سم الفار مین شہد کی تاثیر تصور کرنا کارِ جہلائے

مضلین ہے + آگ مین پانی کی تاثیر خیال کرنا کارِ
حمقائے مجانین ہے + جو چیز ماکولات و مشروبات
آدمی کھانے پینے مین لاتا ہے + تو حق تعالیٰ اوسنے
طرح طرح کی چیزین مع اختلاف تاثیر اظہار فرماتا ہی +
مثلاً آنکھون مین آنسو ناک مین رینٹ منہ مین تھوک
پستان مین دودہ شیرین + اسیطرح بدن مین پسینہ معدہ
اور مثانہ مین بول و براز بالیقین + اور ہر ایک چیز
کی ان اشیائے مذکورہ سے تاثیر و حکم جدا جدا ہے
آشکار + اور لاریب یہ اوسکی قدرتِ کاملہ اور حکمت

شاملہ کا دائم ہے اظہار، کہ ایک طاہر چیز سے پاک و پلید
چیزیں ظاہر کرتا ہے بلا انکار، پس سب اشیاء سلو
کو تاثیر و حکم میں نزدِ علمائے نامدار، مساوی تصور
کرنا جہالت و ضلالت ہے بے شمار، قال العلامۃ
ابن النقیب رحمہ اللہ المجیب باسنادہ الجید المنیر
فی تفسیرہ المسمّٰی بالتحبیر، وایضا قال فی
روح البیان، وغیرہما من ذبر اہل الاتقان، قد
سئل النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام، وعلی آلہٖ
واصحابہ البررۃ الکرام، عن یوم السبت فقال

یوم مکر وخدیعۃ وان قریشا مکرت فیہ
دار الندوۃ ولا یقطع الباس یوم السبت والا
والثلاثاء وسئل عن یوم الاحد فقال یوم
غرس وعمارۃ لان اللہ تعالیٰ ابتدأ فیہ خلق الدنیا
وعمارتہا وبنیت الجنۃ فیہ وغرست وسئل
عن یوم الاثنین فقال یوم سفر وتجارۃ وان
فیہ سافر شعیب فربح فی تجارتہ وسئل عن
یوم الثلاثاء فقال یوم دم وان فیہ حاضت
حوا وقتل ابن آدم اخاہ وقتل فیہ جرجیس

ورزكريا ويحيى ولده عليهم الصلوة والسلام وسحرة
فرعون وآسية بنت مزاحم امرأة فرعون ومن
ذبحت البقرة لاجله فى بنى اسرائيل ونهى النبى
عليه الصلوة والسلام عن الحجامة يوم الثلاثاء
والاربعاء اشد النهى وقال فيهما ساعة لا يرقاء
فيها الدم اى لا ينقطع اذا احتجم او فصد فربما
يهلك الانسان بعد انقطاع الدم وفيه نزل
ابليس الى الارض وفيه خلقت جهنم وفيه
سلط الله ملك الموت على ارواح بنى آدم وفيه

ابتلى ايوب عليه السلام وقال بعضهم ابتلى فى
يوم الاربعاء وسئل عن يوم الاربعاء فقال يوم
نحس وان فيه اغرق فرعون وقومه واهلك
فيه عاد وثمود وقوم صالح ونهى فيه قص الاظفار
لانه يورث البرص وكرهت عيادة المريض يوم الاربعاء
وعن ابن عباس رضى الله عنهما مرفوعا الاربعاء الاخر
فى كل شهر يوم نحس مستمر وسئل عن يوم الخميس
فقال يوم قضاء الحوائج والدخول على السلطان
وان فيه دخل ابراهيم الخليل عليه الصلوة

والسّلام علی ملک مصر فقضی حاجتہ واھدی
الیہ ھاجر وسئل عن یوم الجمعۃ فقال یوم نکح
نکح فیہ ادم حوا ویوسف زلیخا وموسی بنت
شعیب وسلیمان بلقیس ونکح علیہ الصّلوۃ
والسّلام خدیجۃ وعائشۃ رضی اللہ عنہما وعن
ابن مسعود رضی اللہ عنہ من قلم اظفارہ یوم الجمعۃ
اخرج اللہ منہ داءً وادخل فیہ الشفاء فالظاھر
ان اللہ تعالی خلق اجزاء الزمان والمکان علی
تفاوت وکذا سائر الموجودات کما لا یخفی نعم

قال حضرۃ الشیخ صدر الدین قدس اللہ سرہ المبین
فی شرح الاربعین حدیثاً وللازمنۃ وللامکنۃ
فی محو السیئات وتغلیب طرف الحسنات وامدادھا
والتکثیر والتضعیف مدخل عظیم وقد وردت
احادیث دالۃ علی فضیلۃ شھر رمضان وعشر
ذی الحجۃ ولیلۃ النصف من شعبان وان الصلوۃ
فی المسجد الحرام بمائۃ الف وفی مسجد النبی علیہ الصّلوۃ
والسّلام بالف وفی مسجد الاقصی بخمسمائۃ و
کلھا دالۃ علی شرف الازمنۃ والامکنۃ وفضل اللہ

الاشھر والایام والاوقات بعضہا علی بعض
کما فضل الرسل والانبیاء والامم بعضہا علی
بعض لتبادر النفوس وتسارع القلوب لی احترامہا
ھذا ملتقط من کتاب نجم المبین لرجم الشیاطین
یعنے محدث ابن النقیب کتاب تحبیر مین اپنی سند
صحیح سے روایت کرتے ہین یہ حدیثِ مختار ✢ اور تفسیر
روح البیان وغیرہ کُتبِ اہلِ ایقان مین بھی یہ حدیث
ہے نگار ✢ کہ تاثیر روز شنبہ کی پوچھی گئی جناب
رسولِ کریم سے علیہ صلوٰۃ اللہ الغفار ✢ تو فرمایا آپنے

کہ وہ روز مکر و فریب کا ہے کیئے جاتے ہین اوسمین
مکروہ کار ✢ اور مکانِ دار الندوہ مین اوسی روز
مشرکانِ اشرار ✢ مشورت کیا کرتے تھے بہرِ اذیتِ
حبیبِ کردگار ✢ اور نہ قطع کیا جائے لباس روز شنبہ
و یکشنبہ و سہ شنبہ مین زینہار ✢ اور پوچھا سائل نے آپ
سے یکشنبہ کی تاثیر ✢ تو فرمایا کہ وہ روز درخت لگانے
اور عمارت بنانے کا ہے اے فہیر ✢ کیونکہ حق تعالیٰ نے
عمارت دنیا کی اوس روز کیا آغاز ✢ اور اوسی روز
جنت کو پیدا کیا اور درختوں سے اوسکو کیا سرفراز ✢

اور تاثیرِ روزِ دوشنبہ کی پوچھی سائل نے بصد
انکسار + تو فرمایا آپ نے کہ وہ روز سفر و تجارت کا ہے
بمشیّتِ پروردگار + اور شعیب علیہ السلام نے
اوسی روز سفر کیا اختیار + تو اونکو تجارت مین حاصل
ہوا نفع بسیار + اور پوچھا سائل نے روزِ سہ شنبہ
کی تاثیر کیا ہے اے حبیب غفور + تو فرمایا آپ نے
کہ اوس روز خون جوش مارتا ہے بالضرور +
لہذا اوسی روز حضرت حوّا کو خونِ حیض ہوا نمودار +
اور اوسی روز قابیل سے قتل ہابیل دنیا مین ظاہر

ہوا اوّل بار + اور اوسی روز قتل کیا گیا جرجیس و
زکریا و یحییٰ ئے نامدار + اور حضرت بی بی آسیہ
اور جادوگرانِ فرعون ستر ہزار + اور شب سہ شنبہ
کو بنی اسرائیل مین قتل کیا گیا وہ دیندار + کہ جسکی
خاطر زردگائے ذبح کی گئی اور یہ قصہ قرآن مین ہے
آشکار + اور نہایت منع فرمایا جناب رسول کریم نے
علیہ الصلوۃ والسلام + خون نکالنے سے روزِ سہ شنبہ
و چہارشنبہ مین اے فہام + اور فرمایا کہ اون
دونون مین ایک ایسی ساعت ہے بالیقین + کہ اوسمین

خون ہرگز بند نہین ہوتا اسے دوربین + اور لیسا
وقت ہلاک ہوتا ہے آدمی بعد انقطاع خونِ مذکور
اور اوسی روز آسمان سے زمین پر نازل ہوا ابلیس
اہلِ غرور + اور اوسی روز پیدا کی گئی جہنم مرجع اہلِ
شرور + اور اوسی روز حق تعالیٰ نے مسلط کیا
ملک الموت کو بالضرور + قبضِ ارواحِ بنی آدم
پر بلافتور + اور اوسی روز صدماتِ سماویہ مین مبتلا
ہوئے ایوب علیہ السّلام + اور بعض روایات مین
روزِ چہارشنبہ کو مبتلا ہوئے لاکلام + اور پوچھا

سائل نے کہ کیا ہے تاثیر چہارشنبہ اے سیدالانام
تو فرمایا آپنے کہ وہ روزِ نحوست ہے مبداٗ نحسِ تام +
اور اوسی روز غرق ہوا فرعون بے عون باہمہ اقوام +
اور ہلاک ہوا عاد و ثمود اور قوم حضرتِ صالح علیہ السّلام
اور روز چہارشنبہ مین ناخن تراشی سے منع فرمایا بالاہتمام
کہ تحقیق اوسے پیدا ہوتی ہے مرضِ برص اور جذام +
اوس روز اور اوسکی شب کو ممنوع ہے بیمار پرسی اے
نیکنام + اور سیدنا ابن عباسؓ سے یہ حدیث مرفوع
ساری ہے + کہ روزِ چہارشنبہ آخر ہر ماہ مین نحوست

استمراری ہے + اور پوچھا سائل نے روز پنجشنبہ
کی تاثیر + تو فرمایا آپنے کہ روز قضائے حوائج ہے
بلا تعزیز + اور وہ روز ملاقاتِ سلاطین ہے +
موجبِ حصولِ مرادات بالیقین ہے + اور تحقیق
اوسی روز پادشاہ مصر سے حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے کیا ملاقات + تو اوسنے آپ کو بی بی ہاجرا ہدیہ
دیا اور برآئی ہمہ مرادات + پھر روز جمعہ کی تاثیر سے
سائل نے کیا سوال + تو فرمایا آپنے کہ وہ روز نکاح
و شادی ہے بعد اللہ المتعال + اور اوسی روز

آدم علیہ السلام کا حضرت حوا سے نکاح ہوا بے قیل و
قال + اور حضرت یوسف کا بی بی زلیخا سے اور حضرت
موسیٰ کا بی بی صفورا سے اے خوشخصال + اور حضرت
سلیمان کا بلقیس سے اور حبیب خدا کا بی بی خدیجہ و عائشہ
سے علیہم الصلوٰۃ فی کل حال + اور حضرت ابن مسعود سے
اسطور حدیث ہے مذکور + کہ جو شخص بعد نمازِ جمعہ ناخن
تراشے باسرور + تو بیماری کو اوسسے خارج کرے ایزد غفار
اور داخل کرے اوسمیں صحت و شفائے بسیار + پس حدیث
مذکور سے ہویدا ہوا + سائر تحریر سے از بسکہ پیدا ہوا

کہ تحقیق حق تعالیٰ نے بالطف واحسان + پیدا کیا ہے
اجزائے زمان + اور تمام قطعاتِ مکان + تاثیر مین متفاوت
ہین بیگمان + اور ایسا ہی پیدا کیا سائرِ مخلوقات کو اے
نیکدان + تاثیر و مراتب مین متفاوت بالبرہان +
اور یہ امر ہرگز پوشیدہ نہین نزدِ اہلِ عرفان + اور
شرح احادیث اربعین مین ایسا مسطور ہے +
اور یہ شرح حضرت صدرالدین قدس اللہ سرہ المبین
یعنے قونوی کی
کی مشہور ہے + کہ زمان و مکان کو محسوسیات مین مدخل
عظیم ہے + اور مزید ثوابِ حسنات مین امدادِ فخیم ہے +

جیسا کہ احادیث صحیحہ اور آیات صریحہ سے ثابت ہے
فضیلتِ شہرِ رمضان + اور فضیلتِ عشرۂ ذی الحجہ اور شب
برات نصف شعبان + اور شبِ قدر افضل و اجل ہے
الف شہر سے بالنص حضرتِ قرآن + اور زمین حرمِ مکہ
معظمہ مین ایک نیکی کا ثواب ہے صد ہزار + اور مدینہ
منورہ مین ایک نیکی کا ثواب ایک ہزار ہے از روے
شمار + اگرچہ یہ ہزار اور لاکھ سے نہایت افضل و اکمل
ہے عند اولی الابصار + اور بیت المقدس مین ایک
حسنہ کا ثواب پانسو نیکی ہے بلا انکار + اور تفاوت

مذکور سے فضیلت و شرافتِ مکان و زمان ہے آشکار
کیونکہ حق تعالیٰ نے بعض مہینوں اور دنوں اور وقتوں
اور مکانوں کو اسے فہام + فضیلت دیا ہے بعض
مہینوں اور دنوں اور وقتوں اور مکانوں پر لاکلام + جیسا
کہ بعض رسولوں اور نبیوں اور اُمتوں کو علیہم الصلوٰۃ والسلام
بعض رسولوں اور نبیوں اور اُمتوں پر فضیلت دیا ہے باجماع
ائمہ عظام + اور یہ تفاوتِ زمان و مکان اسلیئے ہویدا ہوا بلطفِ الٰہی
ایزدِ منان کہ نہایت رغبت کریں نفوسِ خواص و عوام + اور
جلدی مائل ہوں قلوبِ عباد اللہ العلام + طرفِ نیکی زمان

و مکان کے علی الدوام + واسطے بجالانے نیک کار کے
باشوقِ ذوقِ تمام + تاکہ وہ نیک کار نیک اوقات
و مکانات میں باحسنِ وجہ انجام پائے + اور یہ بندۂ آرزومند
نیک کار سے بخیر و خوبی حظ و لذت اٹھائے + اور مقربان
جنابِ الٰہی میں داخل ہو جائے + رضائے الٰہی اور
خوشنودیئے سیدِ پناہی حصول میں لائے + اور وہ
زمانِ سعید اور مکانِ حمید اوس فعلِ سدید سے شرافت
و فضیلت پائے + اور وہ نیکوکار سعادت شعار نحوست
مکان و زمان سے محفوظ ہو + اور دائم عینِ عنایت

۴۸

خدا اور زینِ حمایتِ مصطفا سے ملحوظ ہو + کتاب
نجم المبین سے یہ چیدہ بیان ہے + رجم الشیاطین کیلیے
یہ کافی و وافی بیگمان ہے + اے محبِ صادق و
صدّیقِ حاذق ہر ایک زمان و مکان اور نام + ہر ایک
فعل سے مناسبت رکھتا ہے لاکلام + اور اوس مناسبت
سے ماہر ہین عارفانِ خدائے قدیم + اور یہ مناسبت
قرآن و احادیث سے ثابت ہے بطرزِ سلیم + نام
کو کام مین ازبسکہ دخل بسیار ہے + محبت و طاعت
بغض و شناعت کا نام پر مدار ہے + نام کی تاثیر مثل

۴۹

مقناطیس بلا استرا ہے + خیر و برکت اوس پر موقوف
بے چون و چرا ہے + لہذا شریعت نے تسمیہ نیک حقِ
اولاد + والدین پر لازم کیا ہے نزدِ اہلِ سداد
اور شارع نے بُرا نام کو متغیر فرمایا آشکار + کہ تاثیر
نام سے مسمّی فائز ہوتا ہے بلا انکار + چنانچہ یہ حدیث
مؤطائے امام محمد رحمہ اللہ مین مرقوم ہے + لطافت
اوسکی نزدِ اہلِ قلبِ سلیم ازبسکہ معلوم ہے + کہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال للحقة عندہ من یحلب ھذہ
فقام رجل فقال لہ ما اسمک فقال مرة قال اجلس

ثم قال من یحلب ھذہ الناقۃ فقام رجل فقال
ما اسمک قال حرب قال اجلس ثم قال من یحلب
ھذہ الناقۃ فقام آخر فقال ما اسمک قال
یعیش قال احلب انتہی + یعنے ایک روز حاضران
مجلس کو فرمایا جناب رسول مقبول نے علیہ الصلوٰۃ
والسلام + کہ کون اس اونٹنی کا دودہ دوہیگا تو ستادہ
ہوا ایک شخص باالاہتمام + پس اوسکو فرمایا آپ نے
کہ کیا ہے تیرا نام + تو اوسنے عرض کیا کہ میرا نام مُرّہ
مشہور ہے بین الانام + تو فرمایا آپ نے کہ بیٹھ تو کہ

نہیں یہ تیرا کام + پھر فرمایا آپ نے کہ کون اس ناقہ کا دودہ
دوہیگا اے فہام + پس استادہ ہوا دوسرا شخص کہ
اوسکا نام حرب تھا آشکار + پس فرمایا آپ نے کہ بیٹھ تو
تیرے لائق نہیں یہ کار + پھر استادہ ہوا یعیش نام
ایک نیکوکار + تو اوسکو فرمایا آپ نے کہ یہ خدمت تیرے
لیئے ہے سزاوار + پس یعیش وہ خدمت باشوق و
ذوق بجالایا + اور اوسکی عظمت حق سبحانہ تعالیٰ شانہ
سے پایا + اے لبیب نیکوکار روے اریب
سعادت شعار + مُرّہ کا معنے تلخی ہے اور حرب کا

معنی لڑائی ہے بلا انکار+ اور تحصیلِ شیر کا ریشیرین ہے
عند اولی الابصار+ اور کار شیرین سے تلخی اور لڑائی
کو کچھ مناسبت نہیں زنہار+ لہذا جناب رسولِ
مقبول نے اونپر درود نامعدود بیرور دگار+ مرہ
اور حرب کو اوس کار سے منع فرمایا با تاکیدِ بسیار+
اور یعیش کا معنی خوشی و خرمی سے زندگانی کرنا ہی
لاکلام+ لہذا فرمایا آپنے کہ اے یعیش بجالا تو یہ کام
بالاحترام+ اور جب شارع کو دودہ دوہنے مین بھی
منظور ہے مناسبتِ نام+ تو پھر کیونکر امورِ عظیمہ کی

مناسبت کا انکار کرتے ہین وہ لئام+ مثلِ شادیئے
عقدِ نکاح اور بنائے دار+ اور سفر بحر و بر اور ختنائے
فرزند نور الابصار+ اور قطع و پوششِ جامۂ نو اور
آغاز دوا و قصِّ اظفار+ اور فصد و حجامت اور
خون براری بسائر اطوار+ اور قضائے حوائج
کیلیئے جانا نزدِ حکام و روسائے نامدار+ اور ابتدائے
قرأت و کتابت اولادِ صغار و کبار+ اور صحبت با
منکوحہ اور تسمیۂ اولادِ سعادت شعار+ اور کان
رنانک چھیدنے اور ختنۂ اولادِ پُر انوار+ اور تلاشِ

معاش باہمہ وجوہ روزگار + اور کشت کاری اور
ابتدائے تجارت وغرس اشجار + اور مانند انکے
سائر امور + افضل عبادات ہین بلا فتور + پس انکے
لیئے دریافت تخصیص فضل زمان ومکان اور نسبت
نام ہے ضرور + اور یہ نصوص قرآنیہ اور احادیث
صحیحہ لاثانیہ سے ثابت ہے باسرور + پس جو شخص
کسی کو نسبت شرک وکفر کرے بہ سبب دریافت
تخصیص مذکور + تو لاریب وہ خود کافر مرتد ہوا نزد
علمائے ذوی الشعور + اور شرح منہج الروض الازہر مین

یہ اصل اصیل ہے نگار + اور کتاب نجم المبین مین کتب
معتبرہ سے مفصلاً ہے آشکار + کہ نکفر من یکفرنا ومن
لا فلا + یعنے بہتر فرقہ ناریہ سے جو فرقہ ہماری کرے
تکفیر + اوسکو ہم بھی نسبت کفر کی کرتے ہین بلا تقریر +
اور جو فرقہ ہماری طرف نسبت کفر نہ کرے اسے
ہوشیار + تو اوسکو ہم اہل سنت وجماعت بھی کافر
نہین کہتے زینہار + اللھم اعصمنا من وساوس
ھفوات الملحدین والاباطیل + واحفظنا من
ھواجس ھذیانات المرتدین والخذعبیل +

بجاہِ نبینا وشفیعنا صاحب الرویۃ
بالتبجیل * وصل وسلم علیہ وآلہ
واصحابہ ذوی القدر
الجلیل

ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ

بمدد خالق عرشیات و فرشیات حافظ حرکات علویات و سفلیات

اسباب السرور لاصحاب الحبور

مصنفہ از تالیف بندۂ مسکین محمد خیر الدین اذاقہ اللہ حق الیقین

در مطبع گلزار حسنی واقع بمبئی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیانِ خوش تبیان تعداد دو صد و یک امور
کہ موجبِ ہم و غم و افلاس و دین ہین بالضرور
اور باعثِ نسیان و خسران ہین نزد اہلِ شعور
اور بعض امور مورثِ قساوتِ قلب ہین ایسے فتور

حمد اللہ الرحمن الرحیم والصلوٰۃ علی حبیبہٖ مع التسلیم

۱ بغیر بسم اللہ آغاز کرنا کارِ خیر + ممنوع اور ابتر
ہے موجبِ ضیر + جیسا کہ بسم اللہ نہ پڑھنا ابتدائے
پانی شربت دودھ پینے اور طعام کھانے مین +
دوا کھانے لگانے بچے کو دودھ پلانے مین +
کپڑا پہرنے وضو کرنے بازار کو جانے مین +
مسجد مین داخل ہونے اور پھر باہر آنے مین +
اور بچے کو گود مین لینے اور گھری باہر لیجانے مین +
کنگھی کرنے سر مین تیل ڈالنے آنکھ مین سرمہ

لگانے مین + دوکان کھولنے بند کرنے علی الترتیب
مال رکھنے رکھانے مین چلنی سے آٹا چھانے
اورگوندھنے اور ہنڈیہ پکانے مین لکھنے پڑھنے
قلم بنانے ورمشق لکھوانے مین گاڑی گھوڑے کشتی
پرسوار ہونے اور سوار کرانے مین گھرسے کسی کام کے
لیے باہر جانے اور پھر گھر آنے مین + عورت کا
مرد کو کپڑا پہنانے چارپائی فرش بچھانے مین
اورجب عورت کا شوہر گھر مین آئے تو عورت
بسم اللہ پڑھے اور اوسکی تعظیم بجالائے

پس جو عورت اوسوقت بسم اللہ نہ پڑھے
تو نہایت مضرت اٹھائے اور قبل جماع
بسم اللہ نہ پڑھنا اسے ابین + موجب دخل ابلیس
ہے بالیقین +

الفائدۃ الجلیلۃ والعائدۃ الجمیلہ

کتاب منن کبریٰ تصنیف سیدی عبدالوہاب
شعرانی مین مذکور ہے + اور تفسیر روح البیان
وغیرہ کتب دینیہ مین بھی مسطور ہے + کہ شوہر
زوجہ قبل جماع تمام گناہون سے توبہ واستغفار

کرین بالضرور + اور تجدید ایمان اور تجدید
نکاح یعنے ایجاب قبول آپس مین بجا لائین
با سرور + تاکہ پیدا ہو اولاد سعادت شعار
عصیان اور نسیان سے دائم ہو بیزار + کیونکہ
نظافت وکثافتِ والدین + اور طاعت و
معصیتِ ابوین + اولاد مین لاریب مؤثر
ہوتی ہے علی الدوام + اخبار و آثار سے
یہ امر ثابت ہے نزد علمائے اعلام + اور مبادا
غفلت وجہالت سے کوئی کلام مُبطِلِ نکاح

شوہر یا زوجہ کے زبان سے نکلا ہو تو اوسکی اصلاح
عقدِ جدید سے ملحوظ ہو + اور اوسکی مضرت
سے اولاد محفوظ ہو + اور ہر دو بالکل برہنہ
بدن نہون زینہار + ایک چادر سے لابد اپنا
بدن ڈھانکین وہ نیکوکار + یا صدریہ وغیرہ
پارچہ پر اکتفا کرین وہ دیندار + حاصل یہ کہ
اوسوقت برہنہ ہونا مثلِ بہائم اے ہوشیار
کہ اوسمین مضرت عظیم ہے عند اولی الابصار + اور
اسطور تسمیہ پڑہین با قلب سلیم کہ بِسْمِ اللّٰہِ

الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ اُرْزُقْنَا ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً
بِلُطْفِکَ الْعَمِیْمِ + پھر سورہ اخلاص ایکمرتبہ ورد زبان
ہرطور یاد الٰہی حرز جان ہو + پھر اپنے کار مین
مشغول ہو + اما بنیک نیت سے یہ کار معمول ہو
یعنے اس کار سے کثرت امت محمدیہ مقصود ہو
باعث فخر سرور عالم ہو وے + اور بعد فراغت
دونو ایک کپڑے سے بدن مخصوص کو نکرین صاف
وپاک + کہ یہ موجب عداوت وجدائی ہے اسے
ہون وہ غمناک + پس شوہر کا رو مال اس کار کیلئے

غیر ہو + اور اسیطرح عورتکا غیر اسی مین خیر ہو
اور اسکے بعد سینہ سے سینہ لگا کر استراحت
بجالائین + اور پیٹھ سے پیٹھ لگا کر نہ لیٹین
کہ اسمین لابد مضرت پائین + اور قبل جماع ملاعبت
مسنونہ بھی بجالانا سزاوار ہے + اور تفصیل اسکی نزد
علمائے ربانیین آشکار ہے + اگر دوسری مرتبہ
جماع کرنا درکار ہو + تو اوسوقت دو فرض غسل ادا
کرنا مختار ہو + یعنے کلی مع غرغرہ کرین لاکلام +
اور ناک اندر سے دہوئین بالاہتمام + اور تیسرے

فرض کے عوض مین تیمم کرین وہ نیکنام ؛ اور تسبیح
مذکورہ پڑہین بلا انکار ؛ اور سورۂ اخلاص پڑہین
زینہار ؛ اور جن راتون مین جماع ممنوع ہی
نزد علماے کبار ؛ تو اونمین صحبت نکرین کہ
موجب مضرت ہے بسیار ؛ واللہ الہادی
وعلیہ اعتمادی اور طعام کہانے کے پہلے
اسطور بسم اللہ پڑہے با قلب سلیم ؛ کہ
بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ
فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اور وضو کرنیکے پہلے یہ بسم اللہ پڑہے اے فہیم ؛ کہ
بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَی الدِّیْنِ الْعَزِیْزِ
اور مسجد مین داخل ہوتے وقت یہ بسم اللہ پڑہنا
لازم ہے بلا اشتباہ ؛ کہ بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ
وَاَدْخِلْنِیْ فِیْھَا اور مسجد سے نکلتے وقت
بھی یہی بسم اللہ پڑہے بالضرور ؛ مگر بجاے
رحمتک لفظ فضلک پڑہے باسرور ؛ اور کشتی
پر سوار ہوتے وقت یہ بسم اللہ پڑہے بفضل کریم

کر بسم اللہ مجریها و مرسیها ان ربی لغفور

الرحیم

۲ شانہ یعنے کنگھی شکستہ استعمال مین لانا

۳ شانہ مشترک ریش یا سر مین پہرانا

۴ شانہ غیر کا عاریتہً استعمال کرنا اے عزیز

۵ مکروہ وقت مین شانہ کرنا مورث قرض ہے نزد

اہل تمیز

۶ خشک بالونمین خشک شانہ استعمال کرنا لیل

ونہار یعنے وہ بال روکھے کہ جنمین چکناہٹ

نہ ہو آشکار ✤ اونمین خشک کنگھی پہرانا پانی سے

تر نکرنا زینہار

۷ حجام کا شانہ استعمال کرنا علی الدوام

۸ کنگھی کرنا درحالت قیام وخرام

۹ کنگھی پہرانے اور تیل لگانے مین اسقدر تاخیر

کرین مردان وزنان کہ بال خشک الجھے رہین درپیشانی

اور مدت استعمال شانہ مردونکو لیئے یہ ہے عند اولی

الابصار ✤ کہ بعد ایک روز کے یا ہر روز کنگھی کرین

بلا انکار ✤ اور اگر دفع فقر و دین اور ہم و غم شین

اور ظفر و نصرتِ دارین کی نیت سے ڈارھی مین
ہر شب کو مابین وتر و نفل کے شانہ کرین تو نہایت
مؤثر و خوب ہے ؛ اور اگر ہر وضو کے بعد قبل
تحیۃ الوضو نیت مذکور سے ڈارھی مین شانہ کرین تو
بھی مرغوب ہے ؛ اور چونکہ عورتونکو اکثار زیب
وزینت روا ہے ؛ تو انکو ہر روز جسقدر شانہ
کرین جائز بچون وچرا ہے ؛ بشرطِ عدم مانع
والا ممنوع بلا امترا ہے ؛
۱۰ حجام کا آئینہ دیکھنا علے الاطلاق

۱۱ راتکو آئینہ دیکھنا منع ہے بالاتفاق
۱۲ بیٹھکر پگڑی باندھنا بلا فتور
۱۳ کھڑے ہوکر ازار پہرنا منع ہے بالضرور
۱۴ راہ مین پیشاب کرنا نہایت محظور ہے
۱۵ اور استادہ پیشاب کرنا موجبِ شرور ہے
۱۶ پیشاب کے اوپر سے گذرنا روا نہین لاکلام
۱۷ اور بیت الخلا مین برہنہ سر جانا ممنوع ہے علی الدوام
۱۸ برہنہ پشت و سر پیشاب کرنا موجب شر ہے
اے عزیز ؛ خصوصًا شبِ شنبہ کو تزوالِ تمیز

۱۹	اور آب استادہ مین پیشاب کرنا ناروا ہے ؛ ہان آب جاری مین جائز ہے چون وچرا ہے ؛
۲۰	تالاب مین غسل کرنا عریان ؛ اگرچہ موجود نہون ڈہان
۲۱	گرہ دار قلم سے تحریر کرنا
۲۲	اور جس قلم سے کچھ لکھا ہو اوسکی توقیر نہ کرنا ؛ مثلاً اوسکو پھینکنا یا جلانا یا اوسپر قط لگانا
۲۳	اور شبکو ازسر نو قلم بنانا ؛ یا قلم مستعمل کو توڑ ڈالنا
۲۴	اور خورد قلم سے تحریر کرنا لیل ونہار ؛ اور اندازہ خورد کا تخمیناً ہشت انگشت سے کم اے ہوشیار

۲۵	اور قلم دورویہ بنانا عند اولی الابصار
۲۶	گھر مین یا اپنے ہمراہ تصویر رکھنا ذی روح ؛ اور روپیہ پیسا اس حکم مین داخل نہین اے اہل فتوح ؛
۲۷	اور ناخن دراز رکھنا بلا عذر مقبول ؛ اور بعد ناخن تراشی انگشتانِ دست کو نہ دہونا مثل جہول ؛
۲۸	چھری اور چاقو یا دانت سے اوسکو کاٹنا منع ہے عند الفحول
۲۹	اوسکا کپڑا پہرنا یا پھروانا

۳۰ بدن پر کپڑا پہرے ہوئے اوسکو سینا یا سلوانا

۳۱ راتکے وقت جھاڑو دینا ممنوع ہے اور بعد عصر بھی اسی حکم مین ممنوع ہے

۳۲ بجائے جاروب کپڑے سے جھاڑو دینا اور جائز ہے کپڑے سے بستر و غیرہ جھاڑ لینا

۳۳ جائے پیشاب پر وضو یا غسل کرنا اسے دینلز اور جائے وضو پر پیشاب کرنا بالاختیار

۳۴ جائے براز پر پانی سے استنجائے مردمان

۳۵ اور وقت استنجا کشادہ رکھنا انگشتان

۳۶ اور گذرنا مرد کا درمیان دو زنان

۳۷ اور گذرنا مرد و عورت کا درمیان ہر ان و دیگر بہائم مثل گاؤ و شتران اگر اتفاقاً گذر ہو اونکے درمیان تو اوسوقت سورۂ کوثر کو پڑہنا باصدق جنان

۳۸ اور گہر سے دور نہ کرنا جالائے عنکبوت

۳۹ اور کچرا گہر مین جمع کرنا با علے باب البیوت

۴۰ بلا عذر طعام کہانا چارپائی یا سر پر

۴۱ اور طعام کہاتے وقت بیٹہنا برہنہ سر

۴۲ دونوں ہاتھ پہونچون تک نہ دہونا اول و آخر اکل طعام
۴۳ دانتون سے روٹی کا ٹکڑا کاٹنا بلا عذرا ے فہام
۴۴ اور طعام کی تعظیم نکرنا علے الدوام ؛ جیسا کہ انگشت
آلودہ شوربا روٹی سے پونچنا ؛ اور اس فعل کو
روٹی کی تحقیر نہ سوچنا ؛ اور روٹی پہینکنا یا دیگر
طعام ؛ یا اوسکے اوپر سے گذرنا حقارت ہے
لا کلام ؛ یا کہانے کی چیز اسطور ننگی رکہنا جسے
مقام ؛ کہ اوسپر مکس و مچہر ہر طرف سے لائین ہجوم
یا روٹی وغیرہ ماکولات کا ریزہ آئے تحت اقدام

یعنے اونکو اسطور بے احتیاطی سے کہائے
کہ اونکا ریزہ پاؤن کے نیچے آئے ؛ یا انگلیان
چاٹنے کو امر خفیف ٹہرانا ؛ یا بے چاٹے ہاتھ
پانی سے دہونا یا دہلوانا ؛ یا طعام کہانا بہ نشست متکبرین
یا بلا عذر نشست مسنونہ کو ترک کرے اے دوربین
یا روٹی کو ایک ہاتھ سے توڑکر کہائے ؛ یا چہری
سے کاٹے یا کانٹے سے منہ مین لیجائے یا نہ چاٹنا
برتن ادام بعد فراغت اکل اے نیکنام ؛ یا پہونکسے
سرد کرنا گرم طعام ؛

۴۵	اور پانی مین پہونکنا بغیر پڑہے متبرک کلام
۴۶	اور بعد کہانے پینے کے نہ کرنا شکر خدائے رب العالمین اسطور سے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَاسْقَانَا وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ
۴۷	اور بعد فراغت طعام اے اہل انصاف نہ پڑھنا سورۂ اخلاص کو اور سورۂ لایلاف
۴۸	اور بعد اکل و شرب نعمت خدائے ذی انعام کے نہ دعائے خیر کرنا واسطے صاحب خانہ اہل طعام کے

الفائدۃ السدیدہ والعائدۃ الحمیدہ

اکل طعام مین چار فرض ہین بے فتور ہر ایک اہل اسلام او سے ماہر ہو بالضرور ایک تو یہ کہ دلمین اعتقاد رکھنا بصد اعتبار کہ رازق روزیکا ایک وہی ہے پروردگار اپنی قوت اور ہنر و عقل پر اعتماد نکرنا زینہار دوسرا یہ کہ طلب کرنا روزی کا حلال با کوشش بسیار تیسرا جو کچھ نان و نمک موجود ہو او سپر راضی ہونا نہان و آشکار چوتہا اوس طعام کی قوت طاعت

الٰہی مین صرف کرنا لیل ونہار؀ واللہ المستعان

وعلیہ التکلان

۴۹ کہڑے ہوکر پانی پینا باعثِ اضطرار ہے؀ مگر

شش آب ایستادہ پینا موجبِ اجر بیشمار ہے؀

آبِ زمزم بقیۂ وضو اور پسِ نوشیدۂ والدین؀

اور اُستاذ اور عالمِ ربّانی اور مرشد نور العین؀

اور وہ بقیۂ آب کہ جسسے ہاتھ دہوئین مرد و زنان

؀ اوسکو ہرگز نہ پیئین ای نیکدان؀

۵۰ جس برتن مین کہایئے کوئی طعام؀ اوسی برتن مین

ہاتھ دہونا اے فہام

۵۱ اور بائین ہاتھ سے بلا عذر کہانا جمیع ماکولات

اور پانی پینا اور شانہ کرنا اور سائر امورِ خیرات

جیساکہ مسواک کرنا آنکہ مین سرمہ لگانا؀ اور جوابِ

سلام کا اشارہ بجالانا؀ اور پکڑنا قرآن شریف

اور دیگر کتاب منیف؀ اور سر پر اوسسے ٹوپی

پگڑی رکہنا اے فہام؀ اور وضو مین اوسسے کرنا

سیدہے ہاتھ کا کام؀ اور بائین ہاتھ کا کام

سیدہے ہاتھ سے کرنا بلا عذر تام؀ جیساکہ

استنجا وغیرہ خدمت اجسام + اور اسیطرح
ہر کار توقیر وتزئین + باینطرف سی شروع کرنا ائی مین
جیساکہ ناخن اوتروانا بال موچہ کتروانا + بغل
وسر منڈوانا آنکہہ مین سرمہ لگانا + مسواک کرنا
شانہ بالونمین پہرانا + اور پہرنا ازار وصدریہ وآستین
ہاتہہ پاؤن دہونا اور جوتی پہرنا اسے دوستین +
اول بائین آستین چہڑانا وقت وضو + اور
قبل قضاے حاجت سیدہی آستین چہڑانا
اسے نیکو + اور مجلس مین کوئی چیز کرنا تقسیم + اور

اہل مجلس کے ہاتہ دہلانا اور اونکے آگے کہانا
رکھنا بائین طرف سے فہیم + فائدہ مسجد
مین داخل ہوتے وقت سیدہا پاؤن رکھنا
لازم ہے بلا انکار + اور مسجد سے نکلتے وقت
بایان پاؤن جوتی پر رکھنا اسے ہوشیار + پہر
سیدہے پاؤنمین جوتی پہرکر بائین پاؤن مین
جوتی پہرنا بلا اضطرار + تاکہ سیدہی طرف سے
جوتی پہرنا آغاز ہو حسب فرمودہ سید مختار +
حیاۃ الحیوان مین مسطور ہے + وغیرہ کتب

مین بھی مذکور ہے ✤ علامہ ابن جوزی سے شہر
ہے کہ ان من واظب علی البدائیۃ ولبس
النعل بالیمین والخلع بالیسار امن من وجع
الطحال باذن اللہ المتعال یعنے جو شخص دائم
پہرنے جوتی مین سیدہی طرف اور اوتارنے مین
بائین طرفکو ملحوظ رکھے ✤ تو حق تعالی اوسکو عارضہ
درد سپرز یعنے تلی سے محفوظ رکھے ✤ اور سیطح
ہر ایک آغاز راست مین سراسر ہین ✤ اونسے ماہر
وارثان کبار ہین ✤

۵۲ اور مسجد مین داخل ہوتے وقت پہلے سیدہا
پاؤن نہ رکھنا اسے امین ✤ اور نکلتے وقت
پہلے بایان پاؤن نہ نکالنا مثل غافلین ✤
۵۳ اور بیت الخلا مین داخل ہوتے وقت پہلے
بایان پاؤن نہ رکھنا زنہار ✤ اور نکلتے وقت
پہلے سیدہا پاؤن نہ رکھنا اے دیندار
۵۴ شکستہ برتن مین کہانا کوئی چیز اور طعام
۵۵ شکستہ ظرف مین پانی وغیرہ چیز پینا ای نیکنام
۵۶ تاریکی مین طعام وغیرہ چیز کہانا بلا عذر تام

۵۷ دستر خوان پر وقت اکل طعام اسے خبرد
جو ریزہ گرے اوسکو اوسی وقت نہ کہانا از روئی
تحقیر

۵۸ اور اوس ریزہ کو بعد فراغتِ اکلِ طعام کہانا
بسبب توقیر

۵۹ جو طعام دانتوں سے نکالا جائے وقتِ خلال
اوسکو پہر کہانا اسے ذی کمال

۶۰ جسکو جن برتنون مین کہانے پکائے اونکو نہ دہ
تا صبح زینہار اور دنکو جن برتنون مین کہائے اونکو رات

چہوڑنا تا آخر نہار

۶۱ مشکا سراحی وغیرہ ظروفِ آب برہنہ رکھنا اے
سعادت مآب

۶۲ مٹی سے ہاتھ دہونا نزد اہلِ تمیز

۶۳ ہر ایک تنکے یا قلم سے خلال کرنا اے عزیز

۶۴ جنابت کی حالت مین کوئی چیز کہانا بلا عذر اے
ذیکمال

۶۵ بلا اذن کسی دعوت مین طعام کہانے کو جانا مثلِ جہال

۶۶ فقیرون سے روٹی وغلہ وغیرہ خرید کرنا اسے

	ہوشیار
٦٧	باوجود آسودگی کے مفلسی کرنا آشکار
٦٨	اپنی عورت سے برہنہ پشت وطی کرنا مثل حمار
٦٩	اور اوسوقت کسی جانور کا روبرو ہونا موجب ضرر بسیار
٧٠	اور شبکو اوسوقت چراغ شمع وغیرہ کا افروختہ ہونا بہر انوار
٧١	اور شوہر کا عورت کے اندام نہانی کو دیکھنا بلا عذر آشکار
٧٢	اور اوسوقت اونکے قرب مین اطفال کا ہونا بیدار

۸۹

٧٣	اور نہایت ممنوع ہے صحبت کرنا تحتِ اشجار
٧٤	اور اوسوقت مرد و عورت کا پر شکم ہونا ممنوع بے شمار
٧٥	عورت حرہ کو سر برہنہ کرنا لیل و نہار
٧٦	ازار کو سر کے نیچے رکھنا عند المنام
٧٧	اور پگڑی کی تعظیم نکرنا اے فہام ٭ جیساکہ اوسکو پاؤن کے نیچے رکھے کوئی نادان ٭ یا پاؤن پر اوڑھے یا زمین پر پھینکے مثل احمقان ٭ یا کھولتے وقت پیچ پیچ نہ کھولے اور توڑ سے ایکبار ٭ یا پرانی پگڑی کا فتیلہ بناکر اوسے افروختہ کرتے

یا اوستے جائے بول و براز پوچھے کوئی حمار ؛
یا اوسکو فروختہ کرے کوئی حریص درم و دینار
۷۸ دروازہ یکی چوکھٹ پر بیٹھنا ہمہ اطوار ؛ اور ایسا ہی
جوتی پر بیٹھنا بلا اضطرار
۷۹ دروازے کے ایک پاٹ کو بلا عذر آشکار ؛
پیٹھ لگا کر بیٹھنا لیل و نہار ؛
۸۰ ناک کے بال کو موچنے سے نکالنا موجب
ضرر بسیار ہے ؛ اور مقراض سے کترنا سنت
حضرات ابرار ہے ؛

۸۱ اور مقراض سے کترنا موئے زیر ناف
۸۲ اور عورتونکو استرا استعمال کرنا بلا خلاف
۸۳ منہ کے پھونک سے چراغ کو بجھانا بہر حال
۸۴ جوتی کے تلے کو دیکھنا بعد استعمال
۸۵ جوں کو زندہ پھینکنا زمین پر یا فی النار یا اوسکو
زندہ پانی مین ڈالنا مثل بعض کفار ؛
۸۶ اکثر اوقات مسخرے پے کرنا کلام ؛ اور گاہے
گاہے خوش طبعی جائز ہے در بعض مقام
۸۷ کسی ظرف مین پیشاب کرنا بلا عذر ضعف

۹۲

بیماری + یا دیر تک اوسکو قرب مین رکھنا
بامر اختیاری

۸۸ اگر کوئی شخص دے بلا طلب و سوال + کوئی چیز
بعنایت ایزد متعال + تو بلا عذر شرعی قبول
نکرنا وہ نوال + شعر

چیزیکہ بے سوال رسد دادہ خداست
آنرا تو رد مکن کہ فرستادہ خداست
خَیْرُ النَّوَالِ + مَا وَصَلَ قَبْلَ السُّؤَالِ

۸۹ آستین یا دامن سے ہاتھ منہ پونچھنا بجای رومال

۹۳

۹۰ ایک دوسرے کے مندیل سے ہاتھ منہ
پونچھنا بے قیل وقال

۹۱ پاؤن اور منہ کیلئیے ایک ہی مندیل کرنا استعمال

۹۲ میت کے نزدیک اکل طعام + اور قبر کے نزدیک
بلا عذر تام

۹۳ اور قبرستان مین مسخری اور خندہ سی کرنا کلام

۹۴ جھوٹی قسم کہانا در ہر کار + اور عادت کثرت
قسم لیل ونہار

۹۵ ٹہلیا صراحی نل سے منہ لگا کر پانی پینا بلا عذر جبار

اور عند الضرورت بغیر توسط کپڑے کے نہ پہنا زنہار
۹۶ امانت مین خیانت کرنا آشکار + اور خیانت ممنوع
ہے بجمیع اطوار + جیسا کہ بلا اذن مبلغ امانت کا
صرف کرنا در کاروبار + اور ظروف امانت کو
استعمال کرنا بلا اضطرار + اور سطور پارچہ و کتب و غیرہ کو استعمال
۹۷ سائل کو جھڑکنا اور اوس سے کرنا درشت گفتار
۹۸ جو اپنے سے بڑا ہو اوس پر سبقت کرنا در ہر کار +
راہ مین چلنے اور مجلس مین بیٹھنے اور بات کرنے
مین اے دیندار + اور سائر امور مین کہ جسکی تفصیل

ہے بسیار +
۹۹ تدبیر نہ کرنا خرچ و اخراجات مین + صرف عیال
و اطفال اور خرچ ذات مین
۱۰۰ بعد ادائے نماز فجر قبل طلوع آفتاب
۱۰۱ بعد ادائے نماز ظہر قبل عصر بلا ارتیاب
۱۰۲ اور درمیان عصر و مغرب عند اولی الالباب
۱۰۳ اور بعد نماز مغرب قبل ادائے عشا بلا عذر
خوش مآب ہر چہار وقت مسطور مین خواب
ممنوع ہے اے کامیاب

۱۰۴	اور شبکو بہت دیر تک ہزلیات وخرافات مین خوار ہونا
۱۰۵	صبح کو بعد طلوع آفتاب خواب سے بیدار ہونا
۱۰۶	اور گھر مین شراب رکھنا اسے فنا + بلا عذر استعمال
	دوا + اور گھر مین مزامیر ملاہی سے رکھنا کوئی
	چیز + جیسا کہ بانسلی ہین سرناہی مرچنگ اسے
	عزیز + ڈہولک طبلا سارنگی دف جھانجہ دار
	چکارا دوتارا انگریزی باجا طنبور ستار + وغیرہ
	آلات ساز ہائے ہر دیار
۱۰۷	بلا وضو مس قرآن شریف اگرچہ اوسکی جلد ہو چاہے لیا

	ہان خریطہ جزدان کے اوپر سے مس کرنا جائز ہے
	بلا انکار
۱۰۸	وضو کرتے وقت کرنا دنیا کی کلام
۱۰۹	مسجد مین دنیا کی باتین کرنا صبح و شام
۱۱۰	کپڑے سے دانتونکو ملنا بجائے مسواک + اور
	مسواک مسنونکو چھوڑنا بے باک
۱۱۱	بعد وضو کپڑے سے اعضا کو پونچنا بلا عذر انکار
	مثل حضرت سرمایا بیماری عند اولی الابصار
۱۱۲	ادائے نماز پنجگانہ مین سستی کرنا + چہ جائیکہ

تمام عمر نماز نہ پڑھنا یا اسطور سے اداکرنا آٹھ
کی کاٹھ کی تین سو ساٹھ کی شیطان نہ سبب
ترک کرنے ایک سجدہ کے ملعون ہے ÷ بے
نمازی ہر روز ترک چوسٹھ سجدہ فرض و سنت
سے نہ کیونکر مغبون ہے

۱۱۳ ہر ایک رکن نماز کو ادا نہ کرنا باقرار ÷ سستی اور
جلدی سے او سکو کرنا بے وقار ÷ یعنے قیام
و قرأت اور رکوع و سجود ÷ قومہ و جلسہ و سلام اور
قعود ÷ حسب شرع ادا نہ کرنا زنہار ÷ حدود

طمانیت سے کرنا فرار

۱۱۴ زکوٰۃ ادا نہ کرنا بلا فرحت و سرور ÷ چہ جائیکہ خود
زکوٰۃ نہ دینا بہر خدائے غفور ÷ بلکہ بجائے ادائے
زکوٰۃ سود لینا علی الدوام ÷ اور طرفہ تر یہ ماجرا
ہے عند الفہام ÷ کہ بہ نسبت کفار زیادہ سود
لیتے ہیں اہل اسلام ÷ مارواڑی اگر ایک روپیہ
سیکڑا سود کھاتا ہے ÷ تو حاجی صاحب دو روپیہ
سیکڑا سود پر روپیہ چلاتا ہے ÷ اور اگر ذی عزت
کو حاجتمند پاتا ہے ÷ تو اوسے تین روپیہ سیکڑا

مقرر ٹھرآتا ہے اور مسلمانوں مین ایسے ہین بعض
حضرات جو کہ بہ سبب اپنی عزت وآبرو کے اپنا
سیکڑا پر سودی لیتے ہین مبلغات ؛ اور لوگو
روپیہ سیکڑے پر سودی چلاتے مین بالعنایات
اور اسپر وہ اپنی چالاکی اور دانشمندیکا فخر
کرتے ہین بے چون وچگون ؛ انا للہ وانا الیہ
راجعون ؛ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی الہ واصحٰبہ
البررۃ الکرام ؛ اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ جُزْءًا اَیْسَرُھَا اَنْ یَّنْکِحَ
الرَّجُلُ اُمَّہٗ ؛ یعنے سود خوریکا ستر حصہ عذاب

ہے بالضرور ؛ اونمین سے ادنیٰ عذاب یہ کہ
کوئی مسلمان زنا کرے اپنی مان سے بلا فتور ؛
اللھم اھد اھل الایمان واحفظھم من وساوس
الشیطان ۔

۱۱۵ سر اور کمر پر ہاتھ رکھکر استادہ ہونا اے نیک
اطوار ؛ اور بلند جاے پر بیٹھکر پانوکو ہلانا بار بار
۱۱۶ مہمان آنیسے کرنا ملال ؛ اوسکی خاطرداری مین ہونا خوشحال

الفائدۃ المسنونہ والعائدۃ المیمونہ

جب چند اشخاص ایک جگہ پر طعام وغیرہ چیز ؛

تناول فرمائین ٭ تو قبل فراغت سبکے ہاتھ
دُہلانے کیلیے سلفچی آفتابہ وہان نہ لیجائین ٭ جب
بعض شخص کہانا کہا چکے اور بعض کہانے مین
مشغول ہے ٭ تو فارغ کے ہاتھ دُہلانے
کیلیے سلفچی لیجانا ممنوع غیر معمول ہے ٭
پس اگر ایک شخص بہی اونمین سے وہان کہانا
کہائے ٭ تو فارغ کیلیے ہرگز سلفچی حاضر نہ کیجائے
اور وقت اکلِ طعام ناک سے سیل نکالنا اے
فہام ٭ اور دوسرے کیلیے نوالے کو تکانا اے نیکنام

اور بطور عیب جوئی و تحقیر ٭ طعام
واد ام کو سونگہنا اے بصیر ٭ جب
کوئی شخص کسی کے ہمراہ ایک برتن
مین کہائے طعام ٭ تو اپنی طرف چہوڑکر
اوسکے آگے سے کہانا چون لئام
۱۱۷ اپنے والدین طینی یا دینی کا بلا ضرورت
لیتا نام ٭ یعنے مان باپ استاذ
مرشد کا نام لینا بلا عذرِ تام ٭ کہ بلا ضرورت
اونکا نام لینا موجبِ تنگیئے رزق ہے عند لفہام

۱۱۸ اپنی اولاد کو لعنت کرنا علی الدوام

۱۱۹ اور والدین طینی و دینی کا نہ کرنا اکرام

۱۲۰ صلہ رحمی نہ کرنا با خویشان ذوی الارحام ؛ چہ
جائیکہ اونسے بدی کرنا ہر صبح و شام

۱۲۱ سب سے پہلے دوکان کھولنا وقت نماز
بیگاہ ؛ اور سبکے پیچھے بند کرے کوئی مرد لا

۱۲۲ مسجد سے جلدی جانا بجدو علی الامام ؛
چہ جائیکہ قیل و غا مسجد سے جانا بالاہتمام

۱۲۳ آیت سجدہ کو نپڑھنا وقت تلاوت قرآن ؛

کہ سجدہ تلاوت اوسے لازم ہوگا بالبرہان ؛

۱۲۴ راگ سننا اکثر اوقات

۱۲۵ شوق و ذوقِ فسق فجور دن رات

۱۲۶ دانتوں سے کاٹنا ڈاڑھی کا بال ؛ اور ریش کھنا
موجبِ وبال ؛ یعنے ڈاڑھی مورپائی رانیانی
خرمانی وغیرہ کترانا ؛ اور مونچھوں کو نہایت
خوب بڑھانا ؛ ہاں ڈاڑھی دراز کو کچھ ایک مشت
چھوڑ کر کترانا روا ہے ؛ کیونکہ درازیِ ریش
اکثر علامت حمق ہے چون و چرا ہے ؛

۱۲۷	ایام نحس مین ناخن کتروانا خصوصًا روز چہار شنبہ مین اتروانا
۱۲۸	تاریخ و روز نحس مین اصلاح بنوانا
۱۲۹	کپڑا قطع برید کرنا منحوس اوقات مین
۱۳۰	جامۂ نو پہرنا بدساعات مین
۱۳۱	خون نکالنا سہ شنبہ و چہارشنبہ مین ممنوع ہے حسب اخبار ؛ اور دیگر وقت منحوس مین عند اولی الابصار ؛
۱۳۲	اور آغاز استعمال دوا نحس ایام مین ایسے فتا

۱۳۳	ایک پاؤنکو دوسرے پاؤنپر رکہکر سونا کہ دور مین ؛ اور اسیطرح پاؤن پر پاؤن رکہکر بیٹھنا مثل جاہلین
۱۳۴	انگلیان چٹکانا اکثر اوقات ؛ خصوصًا مسجد مین دربعض حالات
۱۳۵	بدنیتی خلایق سے درمعاملات
۱۳۶	بقیۂ آب استنجا سے وضو بجالانا
۱۳۷	بقیۂ آب وضو کو استنجا کیلیئے مقرر ٹہرانا
۱۳۸	پیاز اور لہسن کے چہلکے جلانا بالاختیار

۱۳۹ روز و شب مین سونا بسیار

۱۴۰ بلا ضرورت ہمنشینی زنان + اور ایسا ہی جلسہ
با کودکان

۱۴۱ کار خیر مین تاخیر کرنا اور فتور + کار بد کو جلدی
کرنا با چالاکیِ موفور

۱۴۲ مجلس اہلِ علم اور محفل وعظ و حِکَم اور صحبتِ فقرائے
صالحین اور قرب فقہائے دین سے دوری
کرنا اختیار + اور اون مجالس و قرب کا نہ
کرنا عزّ و وقار

۱۴۳ اپنے یا غیر کے سترِ عورت کو دیکھنا بلا ضرورات

۱۴۴ حسنِ خُلق سے درپیش نہ آنا باہمہ مخلوقات
اور بدپیشہ و درشتی عمل مین لانا اکثر اوقات

۱۴۵ اولاد کو والدین طینی و دینی کے لیے علی الدّوام
اور عورتون کو اپنے شوہر کیلیے اے نیکنام + دعائے
خیر اور دفع ضرر نہ کرنا نزد ایزدِ علام

۱۴۶ باوجود ثروت و قدرت کے تنگئ نفقۂ عیال و
اطفال + اور سائر اخراجات مین مدِ نظر بخل رہے
بہمہ حال

١٤٧ بلاضرورت پڑھنا کتبۂ قبور

١٤٨ سولی دیئے ہوئے کو دیکھنا اے ذیشعور

١٤٩ سیپے استعمال کرنیکی چیزکو اُلٹا کرنا استعمال
تفصیل اس بیان کی یہ ہے بطرز اجمال ✢ جیساکہ
محراب جائے نماز کو کرنا تحت پا ✢ اور پاؤں کے
طرفکو کرنا سجدہ کی جا ✢ اور اسیطرح مصلائے
بے محراب کا بیان ✢ کہ اوسمیں پاؤں اور سجدہ
کیطرفکا لحاظ رکھنا ہر زمان ✢ اور اسیطرح چارپائی
پر اُلٹا سونا لیل و نہار ✢ کہ پاؤں کیطرف سر کرنا

اور سر کیطرف پاؤں کرنا بالاختیار ✢ اسیطرح چار
پائی کو اُلٹا کھڑا کرنا اے عزیز ✢ کہ سرانا نیچے کرے
اور پیتانا اوپر کرے کوئی بے تمیز ✢ اور اسیطرح
چرخیکو اُلٹ کھڑا کرنا بلاضرورت ✢ اور جھاڑو
کو اُلٹا یا سیدھا کھڑا کرنا اگرچہ از روئے غفلت
اور اسیطرح قرآن شریف یا کتاب کو اُلٹا رکھے
یا کھڑا کرے اہل حماقت ✢ اسیطرح سائر اشیا کو
اُلٹا رکھنا یا اُلٹا کھڑا کرنا بسبب جہالت ✢
جیساکہ جوتی کو اوندھا رکھے کوئی نادان ✢ یعنے

	کفش مستعمل کا تلا ہو سوئے آسمان
۱۵۰	اُلٹی تسبیح پھرانا عند الاوراد ۔ سیدھی تسبیح نہ پڑھنا مثل اہل سداد
۱۵۱	خواب کرنا عریان ۔ اگرچہ چھپر دانی کے اندر ہوئے جوان ۔
۱۵۲	بول و براز کرتے وقت بات کرنا کثیر و قلیل
۱۵۳	اور اسیطرح برہنہ غسل کرتے وقت اے خلیل
۱۵۴	اور جماع کرتے وقت بلاضرورت کرنا گفتار ۔ اور اول شب مین جماع کرنا موجب ضرر بسیار

۱۵۵	اور کلوخ ذاکر سے استنجا کرنا اے دیندار ۔ یعنے کلوخ کو زمین پر نہ ٹھوکنا زنیہار ۔ اور دل سے نہ کہنا اُسْکُتْ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ الْغَفَّارْ
۱۵۶	مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کیطرف رخ و پشت کرنا وقت بول و براز
۱۵۷	اور وقت ضرورت دستور طلب نہ کرنا ای خوش انداز
۱۵۸	اور دونو حرمین شریفین کیطرف حالت نوم و بیداری مین کرنا پاؤں دراز ۔ اور اسیطرح طرف قرآن

شریف اور کتب حدیث منیف اور کتاب

ہائے ائمہ دین اور مزار حضرات صالحین پاؤن

دراز کرنا اے اہل دانہ + اور اگر ہر چہار طرف

ہون اہل تعظیم + تو بلا طلب اذن پادراز کرنا اے

فہیم + اور اگر کسی ولی کی قبر سے اونچا ہونے کا

پڑے کار + مثلاً مرمت قبہ وغیرہ جدار + تو

اوسوقت اوس ولی سے اذن طلب کرے بعد

انکسار + جیساکہ یون کہے دستور فی ھذہ المرمت

یا ولی الغفار + اور ہر زبان مین طلب دستور

جائز ہے بلا انکار + جس کام کیلئے اونچا ہووے

کو وہے کرے اظہار +

۱۵۹ اطراف مذکورہ کیطرف لے شجاع + منہ یا پاؤن

کرنا وقت جماع

۱۶۰ اطراف مسطورہ کیطرف تھوکنا آب دہان

۱۶۱ بول و براز کیوقت دیکھنا سوئے آسمان

۱۶۲ مابین سنت و فرض فجر لے امین + اور درمیان

سنت و فرض نماز پیشین + کلام دنیاوی کرنا

بلا عذر مبین +

۱۶۳ بعد نماز فجر تا طلوع آفتاب + دنیا کی باتین کرنا
بلا ارتیاب
۱۶۴ تلاوت قرآن شریف اور قرأت حدیث شریف
مین دنیا کی باتین کرنا برملا
۱۶۵ اور وقتِ ضرورت بلا طلب اذن بات کرنا ملا
ہنرا + اور طریق طلب اذن یہ ہے آشکار کہ وقت
تلاوت قرآن شریف کے یہ کہے باانکسار دستور
دستور + یا اللہ یا رحمان + اِنّی اَتَکَلَّمُ لِضَرُورَۃٍ
فِی ھٰذَا الزَّمَان + اور وقت درس تدریس

حدیث رسول کریم علیہ الصّلوۃ والتسلیم +
اور وقت ورد درود + اور قرأتِ مولود
وغیرہ نعت محمود + اسطرح عرض کرے
باصدق جنان + دستور دستور یا سید الانس
والجان + اِنّی اَتَکَلَّمُ لِضَرُورَۃٍ فِی ھٰذَا الزَّمَان
اور وقت پڑھنے کتب صوفیائے کرام کے
اور ذکر حضرات اولیائے عظام کے + اسطور
عرض کرے با دل وجان + دستور دستور یا
سیدی وسندی شیخ الاکوان اِنّی اَتَکَلَّمُ لِضَرُورَۃٍ

فِی ھٰذَا الزَّمَان ﴿ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ وَاَفَاضَ عَلَیْنَا

بِرَّہٗ اور اسیطرح حضراتِ مجتہدین رحمۃ اللّٰہ

علیہم اجمعین ﴿ سے اذن کلام طلب کرے

بالیقین ﴿ حاصل کلام اس مقام مین یہ ہے کہ

جس بزرگ کی کتاب و کلام ہو مذکور ﴿ اوسکے

طلب کرے دستور ﴿ جنان سے لسان سے

اگرچہ ہو کسی زبان سے

۱۶۶ سیدھی طرف تہوکنا حالت رفتار و قرار مین

بلا عذر کوئی چیز کہانا کوچہ و بازار مین ﴿

۱۶۷ نوالہ بناتے وقت انگشت شہادت کو دوسری

انگلیون سے رکھنا جدا ﴿ اور منہ مین لیجاتے

وقت بھی اوسکو جدا رکھنا لسے قتا

۱۶۸ مسواک کو بعد استعمال بغیر دہوئے رکھنا ای

ذی کمال

۱۶۹ مسواک کو بعد استعمال ﴿ زمین پر لٹا کر رکھنا

فی الحال ﴿ اوسکو کسی چیز کے بازو مین نہہا

استادہ نہ رکھنا اسے ہوشیار ﴿

۱۷۰ مسواک ایک بالش سے دراز نہو ﴿ اور ساتھہ

انگشت سے کم انداز نہو ÷ موٹاپن انگوٹھے سے
موٹی نہو ÷ اور پتلے پن مین چھٹ انگلی سے چھوٹی
نہو ÷ مسواک تلخ درخت کی ہونا درکار ہے ÷
شیرین درخت سے ہونا ناسزاوار ہے۔

۱۷۱ فرقان مبین اور کتب حدیث متین ÷ اور زبر کتب
ائمۂ دین پر رکھنا کچھ اسباب ÷ ٹوپی عمامہ وغیرہ
کپڑا اور کتب تب و آلات کے عند اولی الا
لباب ÷ پس لازم کہ کتب تب اور علوم آلات
پر رکھے کتب فقہا اور اوسپر تفسیر کلام رب العالمین

اور اوسپر کتب حدیث جناب خیر الورا علیہ
الصلوۃ والثنا ÷ اور اوسپر قرآن شریف رب
الثنا واللہ یہدی بہ الاتقیا۔

۱۷۱ قرآن شریف تفسیر منیف حدیث لطیف فقہ
حصیف وسائر کتب دینیہ اور زبر عرفانیہ کو
مثل تکیہ رکھنا زیر سر ÷ اور خواب کرنا بے خوف
و خطر ہان اگر خوف دزدان و رہزنان ہے ÷ تو
وہ تکیہ بنا کر سونا جائز بیگمان ہے ÷ اور سطح
تشبیہا من کتب پر پیٹھ لگانا ÷ اور ٹیک لگا کر

۱۲۲

بیٹھنے مین اونکو تکیہ ٹھرانا + اور اونکے اوپر سے
گذر جانا + اور چلنے پھرنے کے فرش پر اونکو
رکھنا یا رکھانا + اور کسی چیز اکل شرب کو مثل
ڈھکنا اوس سے چھپانا + اور پتلے رسالے یا اجزا
کو ہوا کیلیے مثل پنکھا ہلانا + وغیرہ تحقیر کتب دینیہ
سے آپکو نہ بچانا

۱۷۳ جس کاغذ پر اللہ یا رسول اللہ یا انبیائے کرام
یا اولیائے عظام کا نام نامی اسم گرامی یا عبارت
کتب دینیہ اشارات عرفانیہ مکتوب ہو +

۱۲۳

تو اوسمین کسی چیز کو لپیٹنا یا اوسے ٹپہ یا باندھنا یا اوسے
کسی برتن وغیرہ چیز کو پونچھنا یا اوسکو جلانا سراسر
معیوب ہو +

۱۷۴ نام خدائے کریم اور اسم جناب رسول عظیم + اور
نام و لیسے فخیم تھوک سے محو کرنا اے فہیم +

۱۷۵ کاغذ اور حروف کی تعظیم بجا نہ لانا مثل نام فرعون
بے عون لکھکر اوسکو نشانہ بنانا اور اوس نشانہ کو
تیر چلانا + یا حروف ایسی جائے یا پارچہ یا ظرف
پر تحریر مین لانا + کہ اونکی خفت و حقارت آشکار ہو

ہر طور بے وقاری بلا انکار ہو + اور کا فذکو بھی
بول و براز کیچڑ مین گرانا + یا بلا ضرورت اوسکو
جلانا + یا اوسکو پاےَ مال کرنا یا چیتھرانا + یا اوس
براز پونچھنا یا جاےَ بول سکہانا + یا آلودگی گھر
پاؤنکی اوسے چہڑانا -
۱۷۶ عورتکو زبان پر لانا شوہر کا نام + مگر وقت ضرورت
کے جائز ہے لاکلام
۱۷۷ عادت کذب ہر ایک کام مین + دادو ستد اور
گفتار مین + اگرچہ اندک بھی ناسزاوار ہے + اور

کثرت مین مضرت بسیار ہے
۱۷۸ کثرت خندہ ہر زمان + کہ وجب ہم و غم ہے اور
قساوت جنان +
۱۷۹ اور کثرت گریہ و زاری آیندہ غموم سے بیقراری -
۱۸۰ صحن انگنائی وغیرہ مکان + کوڑے کچرے سے گندہ
رکھنا اکثر زمان +
۱۸۱ سنت نماز فجر کو ترک کرنا اکثر اوقات + تنہا
فرض فجر کو ادا کرنا بلا ضرورات
۱۸۲ سبق پڑھنا اور سبہر طلب درم و دینار + ایام

تعطیل مین کرنا دنیاوی کاروبار + اور آخر چہار
شنبہ کو مطلقاً سلائی کرنا بجمیع الطوار + اور اوس
روز سر کے بالونمین کنگہی کرنا مضر ہے بسیار +
۱۸۳ مسجد مین کوئی کام کرنا خلاف تعظیم ہے یعنے جسسے
مسجد کی تعظیم نہ پائی جائے تنزہ فہیم + جیسا کہ
بلا ضرورت مسجد مین کرنا منام + یا حجامت
کرنا پانی پینا اور کہانا طعام + یا ناخن و بال
کترانا + یا کپڑے سے پہرنا یا مٹہی چپی کروانا
یا ہاتھہ پاؤن وغیرہ بدن مین تیل وودوہ ملوانا

یا ڈاڑہی وغیرہ بالونمین تیل لگانا + جوئین نکالنا
بالونمین کنگہی پہرانا + اور خرید وفروخت باحضار
متاع + اور بلا یادحق بلند آواز سے پکارنا ای
شجاع + مسجد کی چٹائی سے پونچہنا ترئیے پاؤ
یا بعد وضو مسجد مین چہڑکنا آب ریش و دیگر
اعضا + اور نمازیونکی گردن سے گذر کر اگلی صف
مین جلنا + اور جگہ کیلئے نمازیونسے خصومت
ظہور مین لانا + اور جوتی نجاست کیچڑ سے آلودہ
مسجد مین لیجانا + اور نجاست کبیر و فخر وغیرہ

اور حسد و حقد و فساد سے ملوث مسجد مین آئے

مگر وہ مسافر کہ جسکے لیئے نہو کوئی جائے قرار

تو اوسکے لیئے مسجد مین کہانا پینا سونا جائز

ہے بلا انکار ✤ اور عقد خرید بلا احضار متاع

اور اسی طور استعمالِ دوا مشہی جیسی جائز ہے بلا

نزاع ✤ اور مثل مسافر معتکف کیلیئے بھی جائز

ہین امور مذکورہ ✤ دونو برابر ہین جواز مباحات

مین عند الضرورہ ✤ اور ہر ایک نمازی کیلیئے

مستحب ہے بیگمان ✤ نزد دخولِ مسجد اعتکاف

کی نیت کرنا با صدقِ جنان اور نویت الاِ

عتکاف مَا کُنتُ دَاخِلاً فِی المَسجِد کہی

بِاللِّسَان ✤ یعنے نیت اعتکاف کی کرتا ہون

مین بالضرور ✤ جبتک کہ مسجد مین داخل رہین

با سرور ✤ تا کہ کہانا پینا اور کلام مباح ✤ اس

نمازی کیلیئے جائز ہو موجب فلاح ✤ تنبیہ مسجد

مین وعظ یا مولود کے بعد اگر مٹہائی باٹین یا بٹوایا

چاہین تو بچونکو شور و فغان سے حتے المقدور

ممانعت فرمائین ✤ اور کوشش کرین کہ جتا نیان

مسجد کی جاوے سے ملوث نہ ہو جائین ✤ حاصل کلام
فی ہذا المرام یہ کہ ہر طور مسجد کی تعظیم بجالائین
بس اسقدر تحریر کو تاکید مزید عمل مین لائین ✤

۱۸۴ جوتی کو زیر چارپائی سرہانے رکھنا اسے نیکنامی
کر اسمین مضرت بسیار ہے لاکلام

۱۸۵ اور ختنہ کرنا اولاد کا منحوس اوقات مین

۱۸۶ اور کان ناک چھیدنا بد ساعات مین

۱۸۷ اور اسیطرح فکر نہ کرنا چہیر نے ذبل اور سائر جراحات مین

۱۸۸ چار زانو بیٹھکر پاؤن کو ملنا شل متکبرین بخصوص

یہ فعل مسجد مین کرنا اور پیش بزرگانِ دین -

۱۸۹ اور موئے زیر ناف مردون و زنان اسے ذیشعور
اسطور پھینکین جائین غیر مستور ✤ کا دنپر کسیکی نظر
پڑے بالضرور تو اوسکی مضرت شدید ہے تردد
اولی الابصار ✤ پس اونکو پوشیدہ کیا جاسے
بجمیع الطوار ✤ اور عورتون کے سر کے بال جو وقت
شانہ کرنے کے نکلین سے قمل وقالی ✤ اور سر کے
بال جو کترے جائین مردان خوشحال ✤ اور موسے حجامت
اور ناخن اسے ستودہ خصال ✤ سبکو دفن کرین نہ زیر

زمین + اور یہی حکم موئے عقب سے بالیقین +
190 موئے لب اور زیر ناف + اور موئے بغل اسکے
خوش ا وصاف + چہل روز کے اندر نکرنا صاف
نہایت مضر ہے بلا خلاف + اور یہ مدت
غایت رخصت ہے بالیقین + پس لازم کہ ایک
ہفتے یا دو ہفتے میں اون بالون کو دور کریں مومنین
191 اور تین شب سرمہ یا کوئی دوا + آنکھ میں لگانا معین
بلا امترا + اور وہ شب چہار شنبہ اور پنجشنبہ اور
جمعہ ہے عند اولی النہیٰ + اور عوض ہر شب ایام

مذکورہ + سرمہ وغیرہ لگائیں وقت عصر روز
ہائے مسطورہ + کہ وقت عصر سے کرا نگا تین
نالہ شب آغاز کرتے ہیں بالیقین + فائدہ
مردون کیلیے شب کو سرمہ لگانا نہایت سزاوار
ہے + اور دن کو جائز اما کراہت مین اختلاف
بعض بلا انکار ہے + اور مرد و عورت سرمہ لگاتے
وقت یہ آیت بہ ہدایت پڑہین اے بصیر + کہ
رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ + اور طریق مسنون سرمہ

لگانیکا یہ ہے پُرنور * کہ اول سیدھی آنکھ مین تین
سلائی سرمہ کی لگائین بامسرور * پہر اسیطور بائین آنکھ
مین تین سلائی لگائین بے فتور * پہر سیدھی
آنکھ مین ایک سلائی لگائین بالضرور * تاکہ سیدھی
طرف سے ہو آغاز اور اُسپر ختم ہو اے ذی شعور * اور
دونو طرف جملہ عدد طاق ہو اے نیک فطر *
کہ اِنَّ اللّٰہَ وِتْرٌ وَّیُحِبُّ الْوِتْرَ * اور ہفت
عدد مین بسیار اسرار ہین * اور وہ اسرار
موجبِ حصولِ انوار ہین * اور تفصیل اسکی کتاب

الدرالفرید مین آشکار ہے * جو بیان معنی کلمۃ
التوحید مین نگار ہے *

۱۹۲ اور کھاتے ہلی بندر کا روبرو ہونا نزدِ اکلِ طعام
کہ یہ نہایت و بغایت مضر ہے عند العلمائے
الاعلام

۱۹۳ کتابت کرنا بعد عصر قبلِ غروب * یہ بسیار مضر
ہے اور نہایت نامرغوب

۱۹۴ قبلہ کے طرف پشت کر کے بیٹھنا علی الدوام
کہ یہ مضر بیشمار ہے نزدِ حضرات ائمہ عظام *

فائدہ چار امر موجب مزید نور بینائی
چشم کیلیئے مقوییئے موفور ہین * ایکتو قبلہ رخ
بیٹھنا لیل و نہار * دوسرا یہ کہ سبزیکو دیکھنا
بسیار * تیسرا اکثر اوقات باوضو رہنا اے
دیندار * چوتھا شب کو آنکھہ مین سرمہ لگانا
جیسا کہ بالا ہوا ہے نگار * یعنے تین روز
بعد عصر اور باقی عین چہار شب مین بلا انکار
۱۹۵ اور نظر بد سے اجتناب نہ کرنا حتے المقدور
اکل و شرب وغیرہ امور مین اے ذیشعور

اور تاثیر نظر قرآن و احادیث سے ثابت ہی
لا کلام * اور مضرت اوسکی متحقق ہوئی نزد علمائے
فخام * اور اذیت اوسکی مجرب ہے عند الخواص
والعوام * کہ اَلْعَیْنُ تُدْخِلُ الرَّجُلَ فِی
الْقَبْرِ وَالْجَمَلَ فِی الْقِدْرِ اَیُّهَا الْفِهَامُ *
یعنے حسب ارادہ رب قدیر * یہان تک
موثر ہے نظر کی تاثیر * کہ داخل کرے مرد کو
گور مین بہر طور * اور شتر کو ہنڈیہ مین ڈالے
فی الفور * کہ نظر ناظر اونکی مرگ کا سامان *

مشیتِ ایزدی سے ہوتا ہے بیگمان ✤ پس مرد
صحیح وسالم جام مرگ چشیدہ قبر مین لسترحت
فرماتا ہے ✤ اور شتر فربہ نظر کی تاثیر سے
تڑپتا ہوا ذبح کرکے پکایا جاتا ہے ✤ سیدنا
عثمان علیہ الرضوان سے مذکور ہے ✤ اور
یہ بیان خوش تبیان جامع ترمذی مین مسطور
ہے ✤ کہ کسی شخص کا ایک لڑکا خوبصورت آپکے
دیکھنے مین آیا ✤ تو آپنے اوسکو دیکھکر ایسا ارشاد
فرمایا ✤ کہ اسکی ٹھڈی پر سرمہ کا ٹیکہ لگاؤ ✤

تاثیر نظر ناظر سے اوسکو بچاؤ ✤ پس اسی لیئے یہ
رواج بین الناس جاری ہے ✤ درمیانِ عوام
وخواص بے شبہ والتباس طاری ہے ✤ کہ
لڑکونکی گال یا ٹھڈی پر سرمہ کا خال یا ٹیکہ لگاتے
ہین ✤ پھر اون لڑکونکو کوچہ و بازار مین پھرانے
کو لیجاتے ہین ✤ تاکہ نظر ناظر اوس ٹیکہ پر قرار
پائے ✤ اور زخم چشم سے وہ طفل بچ جائے
اور اسیلیئے کشت سبز کے ایک طرف زمیندار
ایک لکڑی زمین مین گاڑتے ہین با فرحت بسیار

اور اوسپر ایک ہنڈیہ سیاہ باستعمال ووٹی لٹکاتی
ہین لیل ونہار ٭ تاکہ نظر ناظر کی تاثیر ٭ سیاہ
ہنڈیہ پر موثر ہو اے بصیر ٭ اور کشت سے
چشم بد دور ہو ٭ سلامتی کشت سے زمیندار
کا دل مسرور ہو ٭ اور بعضے کسی جانور مردار کی ہڈی
بھی کشت پر لٹکاتے ہین ٭ اور مرجع نظر ناظر
اوس ہڈیسے مردار کو ٹھہراتے ہین ٭ کیونکہ خبیث
خبیث کیطرف جاتا ہے ٭ ہر شخص اپنی ہی جنس کو
چاہتا ہے ٭

شعر

ذرہ ذرہ کاندر ہمہ ارض و سماست | جنس خود را ہمچو کاہ کہربا ست
ناریان مر ناریان را جاذب اند | نوریان مر نوریان را طالب اند
اہل باطل باطلان را می کشند | اہل حق از اہل حق ہم سرخوش اند
طیبات آمد برای طیبین | الخبیثات ست بہر خبیثین

۱۹۶ صحبت نااہل سے نکرنا اجتناب ہمکہ صحبت انکی
نہایت مضر ہے عند اولی الالباب ٭ یعنے جس
شخص کا اعتقاد خلاف اہل سنت کے ہو آشکار ٭
تو لازم کہ اوسکی صحبت سے پرہیز کرے لیل و نہار ٭
اور اہل سنت وجماعت ہونا اعتقاد پر موقوف

ہے + اور وہ اعتقاد دو امام کی متابعت سے
موصوف ہے + یعنے اون دو امام کا جو اعتقاد ہے
وہی اعتقاد رکھنا موجب سداد ہے + اور
وہ دو امام حضرت ابو الحسن اشعری اور ابو منصور
ماتریدی ائمۃ الکلام + علیہما رضوان اللہ الملک العلام
اور جس فرقہ کو ان دو امام کے اعتقاد سے انکار ہے
تو لاریب وہ فرقہ بدعتی مذموم اہل نار ہے +
مذمت اس فرقہ بدعتی کی حدیثوں سے ثابت عند
اولی الابصار ہے + جو وعید شدید حدیثوں

مین بدعتی کیلیئے نگار ہے + تو واسطے بھی بدعتی فی
الاعتقاد مراد نزدِ ائمہ کبار ہے + چنانچہ نجم المبین
مین کتاب زواجر سے مذکور ہے + اوپر زواجر
علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ الزکی کی مشہور ہے
حیث قال وصح فی تقبیح المبتدعۃ احادیث
منہا ما رواہ ابن ماجہ وصححہ الترمذی
وابن خزیمہ فی صحیحہ لا یقبل اللہ لصاحب
بدعۃ صلوۃ ولا صدقۃ ولا صوما ولا حجا
ولا عمرۃ ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما تخرج

الشعرة من العجين لقد تركتكم على مثل
البيضاء ليلها كنهارها لا يزيغ عنها الا هالك
لكل عمل شرة ولكل شرة فترة فمن كانت
شرته الى سنتي فقد اهتدى ومن كانت
شرته الى غير ذلك فقد هلك انتهى والمراد
بالسنة اماما اهل السنة والجماعة الشيخ
ابو الحسن الاشعري وابو المنصور الماتريدي
وبالبدعة ما عليه فرقة من فرق المبتدعة
المخالفة لاعتقاد هذين الامامين وجميع

اتباعهما انتهى قال في كشف الاسرار اخبر
الله تعالى ان الايمان يفسد بموادة الكفار
وكذا بموادة من هو في حكمهم وعن سهل بن
عبد الله التستري قدس الله سره التستري من
صحح ايمانه واخلص توحيده فانه لا يانس
الى مبتدع ولا يجالسه ولا يؤاكله ولا يشاربه
ولا يصاحبه ويظهر له من نفسه العداوة
والبغضاء ومن داهن مبتدعا سلبه الله
تعالى من قلبه حلاوة الايمان ومن تحبب

الی مبتدع لطلب عزتی الدنیا اولغرض منہا
اذلہ اللہ بتلک العزۃ وافقرہ اللہ بذلک
الغنی ونزع نور الایمان من قلبہ ومن لم
یصدق فلیجرب انتھی یعنے بدعتیونکی مذمت
مین ثابت ہین احادیث بسیار * اونمین سے
یہ حدیث ابن ماجہ اور جامع ترمذی اور ابن خزیمہ
سے ہے آشکار * کہ فرمایا جناب رسول مقبول نے
اونپر درود نامعدود حضرت پروردگار * کہ
بدعتی کی نماز کو نہین قبول فرماتا ایزد غفار *

اور نہ اوسکی زکوٰۃ اور روزے وحج وعمرے کو نہیار
اور بھی نہین قبول فرماتا اوسکے دیگر فرض ونفل کو وہ
کردگار * خارج ہوتا ہے اسلام سے وہ بدعتی
اسطور * کہ جیسا بال خارج ہوتا ہے آٹے گوندھے
ہوئے سے فی الفور * تحقیق چھوڑا مین تمکو روشنائی
مین مثل آفتاب * شب اوسکی مثل روز روشن ہی
بلا ارتیاب * یعنے ہر ایک امر دین اسلام کا مثل
روز روشن ہے لاکلام * ہر طور طریق ہدایت متحقق
ہے نزد فہام * کسیطرح تاریکی اوسمین شک وشبہ نہین

علی الدوام ✤ اور ہلاک ہو وہ شخص بالیقین جو طریق
ہدایت سے تجاوز کرے اسکے بیچ ✤ اور واسطے
ہر عمل کے حرص و خواہش دلی ہے بالضرور ✤ اور
واسطے ہر خواہش کے لابد ثابت ہے فتور ✤
پس جو شخص میری سنت پر خواہش دلی سے ہو
مستقیم ✤ پس تحقیق اوسنے ہدایت پائی باقلب
سلیم ✤ اور جس شخص کی خواہش غیر طریق سنت
پر ہوئی مقیم ✤ پس تحقیق بیشک ہلاک ہوا وہ مرد
لئیم ✤ پس فرمایا علامہ ابن حجر مکی قدس اللہ

سرہ الزکی نے بعد حدیث مذکور ✤ کہ مراد
سنت سے اس حدیث میں اہل سنت ہیں
بالضرور ✤ اور وہ دو امام حضرت ابو الحسن اشعری
اور ابو منصور ماتریدی ہیں اے ذی شعور ✤ پس
جو اشخاص ان دو امام کے عقاید پر ہوں معتقد
تو وہی اہل سنت وجماعت ہیں بالیقین ✤ اور
جو اشخاص ان دو امام اور انکے تابعین کے عقاید
کے ہوں برخلاف ✤ تو لاریب وہی فرقہ بدعتی
ہے نزد اہل انصاف ✤ اور تفسیر کشف الاسرار میں

مذکور ہے ✤ اور اسرار التنزیل سے تفسیر فتح العزیز
مین مسطور ہے کہ خبردار کیا ہمکو حضرت ایزد منان
کہ تحقیق صحبت کفار سے فاسد ہوتا ہے ایمان
اور ایسا ہی اون فرقون کی محبت سے جو انکے
حکم مین ہے بیگمان ✤ اور یہ وہ بہتر فرقے ناری
ہین بالایقان ✤ جو اہل سنت کیطرف نسبت
کفر کرتے ہین ہر زمان ✤ اور حضرت سہل بن عبداللہ
تستری کا یہ ہے فرمان ✤ قدس اللہ سرہ
باللطف والامتنان ✤ کہ جس شخص کا ایمان صحیح

ہے اور اوسکی توحید خالص ازبسکہ ملیح ہے ✤
تو وہ الفت نہین رکہتا اون بدعتیون سے جو اہل
نار ہین ✤ کیونکہ وہ در حکم عداوت مثل کفار ہین ✤
اور نہ اونکی مجلس مین بیٹھتا ہے وہ دیندار ✤ اور
نہ وہ اونکے ہمراہ کہاتا پیتا ہے زینہار ✤ اور وہ
اونکی صحبت سے دائم کرتا ہے فرار ✤ اور دل سے
بدعتی کیلیے اپنا بغض و عداوت کرتا ہے آشکار ✤
اور جو شخص اوس بدعتی سے مداہنت کرے
کسیطور ✤ تو اللہ تعالیٰ اوسکے دل سے حلاوت

ایمان کو دور کرے فی الفور + اور جو شخص بہر حصول
عزت و وقار + یا کسی اور غرض دنیاوی کیلئے ای
ہوشیار + اوس بدعتی کی محبت رکہے بالاختیار
تو اوس عزت کے عوض ذلیل کرتا ہے اوسکو پرور
دگار + اور عوض دولتمند یکے فقر و فاقہ مین
ہوتا ہے گرفتار + اور نور ایمان اوسکے دل سے
نکال لیتا ہے ایزد غفار + اور جس شخص کے
دلمین تصدیق اس امر کی ہو پائدار + تو وہ اس
امر مجرب کی آزمایش کرے ایکبار + اور بعد

تجربہ یہ مقولہ صدق مقولہ پڑہے بادل افگار + شعر

ہر چند آزمودم ازوے نبود سودم
من جرب المجرب حلت بہ الندامہ

یقول المولف المسکین عافاہ اللہ رفیق
المحبین + بان اسباب المحبۃ والوداد +
اربعۃ اشیاء بالاعتماد + المجالسۃ والمکالمۃ
والماکلۃ والمصاہدۃ عند اہل السداد
یعنے ایک مجلس مین بیٹہنا اور باہم کرنا گفتار +
اور ایک جگہ ملکر کہانا اور ایک دوسرے کو ہدیہ بہیجنا

اندک وبسیار + یہ چار چیزین اسباب محبت ہین
بالضرور + لہذا اسے اہل شرع نے منع کیا جیسا
کہ بالا ہے مسطور

۱۹۷ شنبہ ویکشنبہ وسہ شنبہ کو سر و ہونا اسے
ہوشیار + لاریب موجب حسرت ہے عند اولی
الابصار + اور تیسری تیرہوین تیئیسوین تاریخ
کو بعد عصر غسل بھی ممنوع ہے بلا انکار + اور غسل
روز جمعہ موجب حصول فوائد بسیار ہے + اور
اوس روز باوجود قدرت غسل نکرنا موجب

نقصانِ بیشمار ہے

۱۹۸ یکشنبہ وسہ شنبہ اور چہارشنبہ آخر یہ ماہ + موے
سر تراشی نہایت مضر ہے بلا اشتباہ + اور موے
سر تراشی مین سائر ایام کی تاثیر + لاریب جدا
جدا ہے نزد ارباب تجربہ اسے خبیر + اما سب
ایام مین افضل روز خمیس ہے + موجب حصول
برکت و خیر نفیس ہے + اور روز اوس قبل نماز جمعہ
موے سر اور ناخن تراشی ممنوع و مخطور ہے +
مگر واسطہ فقیر مقتدا کے لیسیب کو قبل نماز جمعہ

بلا فتور ہے فائدہ روزا دینے قبل نماز جمعہ
بال و ناخن تراشی کی ممانعت جو بالا ہے نگار +
تو وہ اسلیئے کہ یہ ہر دو نمازی کے ہمراہ سجدہ کرین
بجناب پروردگار + اور ناخن تراشی کی ہر روز
تاثیر + مختلف ہے بمشیت رب قدیر +

۱۹۹ عورت منحوسہ سے عقد نکاح کرنا اسے فہام +
اور نحوست عورت سے ماہر ہین حضرات علمائی
عظام +

۲۰۰ اور زمین منحوسہ پر گھر بنانا + یا زمین سعد پر نحس

وقت مین پایہ لگانا + یا گھر منحوس کو خرید کرنا اسے
جوان + یا اوسکو بطور کرایہ لینا بیگمان + یا نحس
وقت مین کرنا نقل مکان +

۲۰۱ اور گھوڑا منحوس خریدنا مضر ہے لاکلام + یا گھوڑا
سعد نحس وقت مین خریدنا اسے خوشخرام + یا
بطور کرایہ و عاریۃ گھوڑا لینا بلا مرتبہ + اور نحوست
و سعادت ان تین چیزونکی بالضرور + حدیث
نفیس نبوی سے ثابت ہے بلا فتور + اور گھوڑے
کے تحت مین داخل ہین سائر جانوران + مثل کبری

گاے بعبیں خر فیل شتران ÷ پس اب مریدان صادقین
اور سالکان حاذقین بگوش ہوش صدق اعتقاد کی
سماعت میں لائیں ÷ تاکہ طریق استقامت پر سلامت
پر قائم ہو جائیں ÷ کہ نفع وضرر و صد و یک امور
جو بالا بالتعداد ہوئے ہیں مذکور ÷ اس مولف مسکین
مغفور ÷ فی الدار اللہ الغفور ÷ کے نزدیک متحقق
ہے بعض بعلم الیقین واکثر بعین الیقین متصدق
ہے پس ہرگز وساوس منکرین خاطر صدق آثر میں نہ
لائیں ÷ اور دائم ہو اجس ملحدین صبا منشور اثر

تاکہ لوح اعتقاد کو مصفا و پر سداد پائیں شعر
بمی سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید
کہ سالک بےخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا
اللھم احفظنا من العجز وتضییع العمر ÷ واعصمنا
من الفتن ومخالفۃ الامر ÷ وثبتنا بلطفک
علی الصراط المستقیم ÷ وجنبنا عن سوء
الادب وترک النہج القویم ÷ اللھم وفق
المستفیضین بخیر الدارین ÷ فی لجتنا
بھم عن الواحد والمائتین ÷ وصل وسلم علی

رحمة للعالمین نبی الانبیآء والمرسلین

وملائکة السّمٰوٰتِ والارضین وعلی

الہٖ واصحابہ ولحبابہ اجمعین امین یاارحم

الراحمین ارحمنا بلطفک

آمین آمین

م

تمت بالخیر

اسناد قصیدۂ نود و نہ نام

بدان اے سالکِ صراطِ مستقیم و وے طالب

حصولِ مراد با قلبِ سلیم شرح اللہ صدرک بجود و

حبیبہ الکریم ونور فکرک بمداد الاعتقاد الفخیم

علیہ وعلی آلہ اطیب الصلوٰۃ وازکی التسلیم

کہ قصیدۂ ذیل قضائے حوائج کیلئے نہایت مجرب

و سدیدہ ہے اور ہر ایک انجاح مرام کیلئے بغایت

برگزیدہ و رشیدہ ہے جناب فیضمآب محبوب

سبحانی قطبِ ربانی والہیکل النورانی سیدی و سندی

شیخ عبدالقادر الجیلانی قدس اللہ سرّہ وافاض علینا برّہ کے نود و نہ نام نامی کو شامل ہے ✦ یعنے آپکے ایک کم سو اسمائے گرامی کو حاوی ہے جو شخص کسی مقصد کیلیئے اسکا ورد بشرائطہ عدیدہ بجالائے تو انشاء اللہ تعالیٰ بضرور اپنے مطلب دلی کو بزودی پائے ✦ اور جو شخص بصدق جنان دائم اسکو ورد زبان اور حرز جان وظیفہ ٹھرائے تو مراتب عالیہ اور منازل غالیہ حقاً یقیناً حصول میں لائے ✦ اما یہ امر متحقق بالاعتماد ہے ✦ کہ حصول

مراد بصدق اعتقاد ہے ✦ اور جو شخص بد اعتقاد ہے تو وہ حصول مقصد سے ہمیشہ نامراد ہے ✦ پس جو شخص صدق نیت سے جناب رب الارباب میں قصیدہ ممدوحہ کو اپنا وسیلہ جمیلہ بناتا ہے ✦ حصول مقصد قلبی کیلیئے ورد نود و نہ نام ممنوحہ کو دائم بجالاتا ہے ✦ تو لابد وہ امداد حضرت شیخ الارض والسماء سے فیضیاب ہو جاتا ہے ✦ یہ امر اس مؤلف مسکین کے نزدیک حق الیقین ہے ✦ نہ یہ کہ مطالعۂ کتب سے معلوم بطور علم الیقین ہے ✦ تفصیل اس

تجربہ کی بسیار ہے + اہل عقیدۂ سدیدہ کیلیئے یہ

اندک تحریر مُشتے نمونہ خروارہ + پس اگر درخانہ کس است

حرفی بس ست + والا مصرع

خوش گفت پردہ دار کہ کس در سرا نیست

اور وہ شرائط مسطورہ یہ ہین

شرط اول یہ کہ وقت سعید عروج ماہ مین قصیدہ کو موضوعہ

کو جس مقصد کیلیئے چاہے شروع کرے باصدق

جنان + ہر روز گیارہ مرتبہ گیارہ روز پڑہے با

شوق جان + شرط دوم یہ کہ صحت الفاظ اور

ملاحظۂ حرکات کو محفوظ رکھے بالضرور + اور اگر معانی

سے ماہر ہو تو اونکو بھی ملحوظ رکھے باسرور + شرط سوم

یہ کہ اول و آخر قصیدہ ممدوحہ گیارہ مرتبہ درود شریف

حسب مقاصد پڑھنا سزاوار ہے + یعنے جس مقصد

کیلیئے یہ قصیدہ پڑہے اوسکے مطابق درود شریف

پڑھنا درکار ہے + اور اس مناسبت مین حصولِ

مقصد کیلیئے نہایت سر اسرار ہے شرط چہارم

یہ کہ اگر درود شریف مین آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کیطرف صیغۂ خطاب ہو + تو اوسوقت بانہایت شوق

وذوق تصوّر حضور جناب رسول مقبول سے فیضیاب
ہو ٭ یعنے اوسوقت جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم کو تصوّر سے حاضر دیکھو باصدقِ رصین
اور اگر ایسا تصوّر نہو تو اسطرح سمجھے کہ وہ حاضر وناظر
مجکو دیکھتے ہیں بالیقین ٭ کیونکہ لفظ شاہد قرآن
شریف میں اور حدیث ان اللہ تعالیٰ رفع لی الدنیا
فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیمۃ
کما انظر الی کفی ھذہ جلیا آن حضرت کیلیئے مخصوص
ہے ٭ اور لفظ حاضر وناظر حق تعالیٰ کیلیئے اسمار اللہ

الحسنے میں غیر منصوص ہے ٭ پس استغراق حضور آن جناب
پُر نور نورًا علےٰ نور ہے ٭ اور کفر وشرک اس اعتقاد پر
سدا وسے ہزار ہا کوس دور ہے ٭ قال فی المواہب
اللدنیّہ بالمنح المحمدیّہ لا فرق بین موتہ وحیاتہ
فی مشاھدتہ لامتہ ومعرفتہ صلی اللہ علیہ
وسلم باحوالھم ونیاتھم وعزائمھم وخواطرھم وذلک
جلی عندہ لا خفاء علیہ بہ فان قلت ھذہ
الصفات مختصۃ باللہ تعالیٰ فالجواب ان من
انتقل الی البرزخ من المومنین یعلم احوال الاحیاء

غالباً وقد وقع کثیر من ذالك کما ھو مسطور فی
موطنة ذالك من الکتب شرط پنجم یہ کہ وقت
وِرد قصیدۂ مسطورہ مبرورہ نہایت خشبو دار چیز بخور
کرنا امر لابدی ہے ؛ اور یہ شرط ضروری نزد حضرات
ماہران اسرار سرمدی ہے ؛ جیسا کہ عود مصطگی کو اوس وقت جلا دے
یا کہ عطر عود یا خوب اگر بتی سی کار برلا دے ؛ شرط ششم یہ کہ
باوضو مستقبل قبلہ با طہارت لباس و مکان یہ عمل بجا لاوے
شرط ہفتم یہ کہ ابتدائے ورد سے تا انتہا ورد کوئی
غیر کلام زبان پر نہ لاوے شرط ہشتم یہ کہ جس مقصد کیلئے

یہ ورد پڑھے اوسکا ہر آن تصور دل میں ٹھہرائے شرط نہم
یہ کہ تخصیص مکان و زمان کا لحاظ رکھنا ضروری ہے ؛ یعنی ایک ہی
وقت اور ایک ہی جگہ ہر روز ورد پڑھنا موجب سرور ہے
شرط دہم یہ کہ ہر ایام مذکورہ میں کم و بیشی ظہور میں نہ آوے ؛
شرط یازدہم یہ کہ نیت آزمائش سے کسی قصیدہ کیلئے یہ ورد عمل
میں نہ لاوے کہ علامت شک محرومی ہے اسلئے وہ مقصد ہرگز ہرگز
نہ پاوے ؛ بلکہ اس ورد کو قلب صافی سے حقاً
یقیناً حصول مقصد کا وسیلہ ٹھہرائے ؛ کہ
یَحْصُلُ الْمُرَادُ بِصِدْقِ الْاِعْتِقَادِ

فائدہ اے عزیز ہمہ مشائخ او لو الابصار ؛ اس
پر متفق ہین بلاانکار + کہ جملہ وظائف جو پڑہین دیندار
حصول مقاصد قلبیہ کیلیئے لیل ونہار + تو لازم کہ
وہ مقصد غیر ممکن اور محالات سے ہنوز نہہار + بلکہ
امور ممکنہ اور اسکے منصب کے لائق ہو اور سزاوار
کیونکہ طلب ظہور غیر ممکن اور محال خلافِ عادت
الٰہیہ ہے آشکار + اور یہ نہایت سوادبی ہے
نزدِ مقربانِ کبار + اور یہ امر بھی لابد لائق یاد ہے
کہ جن حضرات کے وسیلہ سے طلبِ حصولِ مراد ہے

تو اونکی کثرت یاد شب و روز وردِ زبان ہو +
اور اونکی عظمت ورفعت دائم حرز جان ہو +
اور اونکی محبت ووداد سے ہمیشہ پُر جنبان ہو +
اور اونکے مناقب ومراتب سے ہر زبان رطب
اللسان ہو + تاکہ حدیث مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ
ذِکْرَہٗ پر عامل بیگمان ہو + اور بزودی حصولِ مقصد
قلبی سے فیضیاب بمددِ مستعان ہو + اور یہہ
مضمون فیض مشحون ترنم ہر زبان و ہر آن ہو

شعر

تا در تنِ آزردہ روان خواہد بود
ذکرِ تو مرا مونسِ جان خواہد بود"

اور وہ قصیدہ حمیدہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا سیدی غوث الورٰی یا سید السادات
یا عروتی نور الہدٰی یا قاضی الحاجات
یا خازن الاسرار کبد المصطفٰی بحر الحکم
یا غافر الاوزار عنا قاضی القضات

یا حجۃ العشاق مصباح الدجٰی کنز النعم
مغبوط معشوقین محیی الدین بالبرکات
یا مہجۃ العرفان یا شمس العلٰی مولی الکرم
یا صادق الاقوال والاحوال والاوقات
یا معدن الاخلاق والارزاق محفوظ الشیم
یا عین انسان الوصال المورث المرضات
یا سر اسرار المعانی سر اخبار الازل
یا دافع الاھوال عنا کاشف الکربات
یا عالم العلم اللدنی مظہر الکنز الخفی

۱۶۴

يا صاحب القدم العلى يا هادي النسمات

يا خضر عين العلم موسى في الشريعة ظاهر

يا سر اسرار القدم منه كعبة الحالات

يا من وراء من وراء من ورى كل الورى

يا نازع القدر القضا يا قبلة السجدات

يا عين اعيان الكمال لسر هدي يعينه

يا حامي الفقراء ابداً ماحي البدعات

يا فرد افراد الفرائد قطب اقطاب الامم

سلطان اعيان الاكارم صاحب الطاعات

۱۶۵

يا بدر بين الاصفياء وصدر بين الاتقياء

يا شمس فلك الاهتداء منور المهجات

يا منتهى املي مدار العالمين يا سر هم

يا غوث اغياث الورى يا دافع الحسرات

ملجا مريديه وضامنهم كفيل الزائر

عند المهيمن في سقوط الوزر والحوبات

ذخري وبه فخر اصحاب الولاية كلهم

فخري وبه ذخر اهل الوصل والخيرات

طوبى لمن طوبى لمن فاسمع بشارته العلى

لِلنَّاظِرِيْنَ جَمَالُهٗ مَعَ اَصْدَقِ النِّيَّاتِ

يَا مَنْ فُتُوْحُ الْغَيْبِ مِنْ مِفْتَاحِهٖ مَفْتُوْحٌ

ذَا غُنْيَةٌ لِّلطَّالِبِيْنَ وَمَجْمَعُ الْحَسَنَاتِ

هَا فَتْحُهٗ رَبَّانِيٌّ ذَا فَيْضُهٗ رَحْمَانِيٌّ

فِيْ فَضْلِهٖ صَمَدَانِيٌّ ذُو الْعِزِّ وَالْقُرُبَاتِ

بَابُ الشُّهُوْدِ لِقَصْرِهٖ غَيْرُ الْقَفِيْلِ بِعَصْرِهٖ

وَالْخُدَعُ مِنْ اَثَرِهٖ مَامُوْنَةُ الْخُدَعَاتِ

مِنْهُ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى تَتَوَقَّدُ لَيْلًا لِّلدُّجٰى

وَحَدِيْثُهٗ شَمْسُ الضُّحٰى مَعْ اَشِعَّةِ اللَّمَعَاتِ

تَاللّٰهِ دِيْنُ الْمُصْطَفٰى قَدْ نَالَ مِنْ غَوْثِ الْوَرٰى

رُوْحَ الْحَيَاتِ مَعَ الْبَقَا فِيْ اَرْفَعِ الدَّرَجَاتِ

اَللّٰهُ لَمْ يَخْلُقْهُ مَحْبُوْبًا بِمَحْضِ مَوَدَّةٍ

اَلَا انْتَشَرْ مَحَاسِنٌ فِي الْاِنْسِ وَالْجِنَّاتِ

اَللّٰهُ فَضَّلَهٗ وَاَعْلٰى قَدَمَهٗ فَوْقَ الرِّقَابِ

رَغْمًا لِّمُنْكِرِهٖ شَقِيِّ الْاَصْلِ وَالْفَرْعَاتِ

ذُوْ مَوْهِبَاتٍ صَارَ صِيْتُ جَلَالِهٖ وَنَوَالِهٖ

فِيْ جُمْلَةِ الْاَقْطَارِ بِالْاَمْثَالِ فِي الْحَضَرَاتِ

شَرَفُ الْاَعَاظِمِ اَشْرَفُ الْاَشْرَافِ كَهْفُ الْاَوْلِيَا

خلف الانجم الطف الالطاف بالترمات

اعلى الاعالى والموالى بالمعالى والنعم

اغلى اللآلى فى عقود النظم والنثرات

قامت ايادك فى رقاب الناس كالاطواق

فى عنق كل حلمة فى الحرم والميقات

لكن فى هذا الحيوة كل شعر منبت

من فيض فضلك يا ذوى ماطر المطرات

فامطر عليه يا مغيثى دائما متفضلا

مطر الايادى مثل ما امطرتها فى الآتى

ما عروتى الوثقى سوى امداد حضرة العلى

فى خط وزرى والعنا فى ساعة العسرات

لا زلت فى صدر الكمال السرمدى مجددا

وكذا نقابة حضرة الاولاد بالخدمات

وعليك لطف الحق يا سر النبى المصطفى

وسلامه ما فاح عرف اللطف والصلوات

قطعہ تاریخ

بعد حمد خالق لباب فرحت و رجہان

بہر اصحاب حضوری سالکان جا و قان

بعد نعتِ مصطفیٰ و آل و اصحاب ش حمد
مقتدائے جملہ عالم سیدِ ہر انس و جان
بشنوائے جویائی اسبابِ ہدایت با سرور
چونکہ از گلزارِ حسنی این گُلِ روح و روان
نکہتِ بخشید بحیرِ دوستانِ مصطفیٰ
پس چو بلبل شیفتہ بروی شدہ پیر و جوان
این ترنم بلبلان کردہ بصوتِ صدق و سوز
این گُلِ گلزارِ حسنی باد مصئون از خزان
یا الٰہی کے شود شکرِ تو از بلبل ادا

بلکہ از گلزارِ حسنی فیض بخشے ہر زمان
عجزِ بلبل عجزِ ہر گُل شکرِ تو زیبد ضرور
چہ کہ احصائے نعم دشوار نزدِ کاملان
اے غیوری جامعِ جملہ نعیم سرمدی
این گُلِ گلزارِ حسنی رحمتِ حق جاودان

۸ ۱۳ ھ

نورِ صلوٰۃ خدا بر فرقِ احمد و آلِ او
شد تعلق تا ابد ہر لحظہ بیداز بیان

تھا جس کا انتظار وہ شاہ کار آ گیا

ظفر علی خان (مدیر "زمیں دار") اور ابوالکلام آزاد (مدیر "الہلال") کے
نقال شاعر اور صحافی آغا شورش کاشمیری (مدیر "چٹان"، لاہور)
کی نظم ونثر کا دندان شکن جواب

حسان سے شورش کے خدا کانپ رہے ہیں

نقیب الاولیا، لسان القوم

امیر البیان میر حسان الحیدری سہروردی

(مدیر اعلیٰ: ہفت روزہ "طوفان"، ملتان)

کی شاہ کار نظم ونثر پر مشتمل مجموعہ

جو اُنھوں نے اکابرِ اہلِ سنت کے دفاع میں شورش کاشمیری کے خلاف بہ طور
"جوابِ آں غزل" تحریر فرمائی

اِس مجموعہ میں طوفان ۱۹۶۴ء میں طبع شدہ نظمیں، طوفان کے خارا شگاف اِداریے
اور طوفان کے بعد لکھی گئی نظمیں جمع کرکے اِس مجموعہ کو دو آتشہ بل کہ سہ آتشہ بنا دیا
گیا ہے جس نے ایک وقت میں اہلِ دیوبند اور گستاخانِ رسول کی نیندیں حرام کردی تھیں

نصف صدی گزر جانے کے بعد مذہبی ادب کے اِس عظیم ورثے کو منظرِ عام پر لایا جا رہا ہے
جس کا مدت سے عوام وخواص تقاضا کر رہے تھے

زیرِ ترتیب

اہل سنت میں نایاب علمی کتابوں کی بہار

(مستقبل قریب میں مختلف سنی اداروں سے طبع ہونے والی کتب)

۱- السبیل: پروفیسر علامہ سیّد محمد سلیمان اشرف بہاری

۲- قصیدتان رائعتان (ترجمہ): اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی

۳- هدية الشيعتين: حضرت مولانا غلامِ دستگیر ہاشمی قصوری

۴- فیضیہ: ادیبِ ہند مولانا فیض الحسن سہارن پوری

۵- آداب المریدین: شیخ ضیاء الدین سہروردی، (مترجم:) مولانا رحمت اللہ کیرانوی

۶- الآیۃ الکبریٰ فی شرح اسماء اللہ الحسنٰی: پروفیسر مولانا اصغر علی روحی

۷- اخبارِ نجات: مولانا وکیل احمد سکندر پوری

۸- تحفۃ الصوفیہ و تحفۃ السالکین: مولانا مشتاق احمد انبیٹھوی

۹- کشف الحجاب: قاری عبد الرحمٰن انصاری پانی پتی

۱۰- شاہ فضلِ رحمٰن گنج مراد آبادی کے حالات و ملفوظات و تبرکات پر مشتمل ۷ کتابوں کا مجموعہ

۱۱- تذکرۂ نوری: غلام شبر قادری بدایونی

۱۲- اکمل التاریخ: مولانا یعقوب حسین ضیاء القادری بدایونی

۱۳- کتاب العقل: شیخ الاسلام مولانا انوار اللہ فاروقی حیدر آبادی

۱۴- اِمتیازِ حق: راجا غلام محمد

۱۵- اِقبال کا آخری معرکہ: سیّد نور محمد قادری

۱۶- حدائق الحنفیہ: مولوی فقیر محمد جہلمی

''دارُالاسلام'' کی شائع کردہ تراثِ علمیہ

1- اَلْمُبِیْن مع تنقید وتبصرہ 2- الرشاد 3- نُزْهَةُ الْمَقَال فِیْ لِحْیَةِ الرِّجَال

پروفیسر علامہ سیّد محمد سلیمان اشرف بہاری رحمۃ اللہ علیہ سابق صدر شعبۂ علوم اسلامیہ مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ

4- شَرْحُ الْمِرْقَاةِ (شَرْح شَمْسِ الْعُلَمَاء) لِشَمْسِ الْعُلَمَاء الْمَوْلَوِی مُحَمَّد عَبْدِ الْحَقّ ابْنِ الْاِمَام مُحَمَّد فَضْل حَقّ الْعُمَرِی الْخَیْرَابَادِی

وَ یَلِیْه: رسالة فی الوُجُوْدِ الرَّابِطِی لِلسَّیِّد الحَکِیْم بَرَکَات اَحْمَد التَّوْنکِی رَحِمَهُمُ اللّٰهُ

5- ابحاثِ ضروری: حافظ ولی اللہ لاہوری، محشی: مولوی فقیر محمد جہلمی، تحقیق: خورشید احمد سعیدی

6- الروض المجود (وحدۃ الوجود): علامہ محمد فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ مترجم: حکیم سیّد محمود احمد برکاتی

7- علامہ فضل حق خیر آبادی؛ چند عنوانات: خوشتر نورانی علیگ (مدیر اعلیٰ ماہ نامہ ''جامِ نور''، دہلی)

8- حیاتِ اُستاذ العلما مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ: علامہ غلام رسول سعیدی (دارالعلوم نعیمیہ، کراچی)

9- مولودِ کعبہ کون؟: مولانا قاری محمد لقمان قادری؛ مصدقہ پیر سائیں غلام رسول قاسمی حفظہ اللہ

10- مَنْ هُوَ مُعَاوِیَه؟: مولانا قاری محمد لقمان قادری؛ مصدقہ علامہ محمد صدیق ہزاروی حفظہ اللہ

11- اَلصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه: مولانا غلام دستگیر ہاشمی قصوری رحمۃ اللہ علیہ

12- توثیق صاحبین: فیصل خان رضوی

13- دفاعِ سیّدنا امیر معاویہ: شیخ محمد حیات سندھی، علامہ عبدالعزیز پرہاروی، مولانا عبدالقادر بدایونی، علامہ محمد عبدالرشید جھنگوی، پیر سائیں غلام رسول قاسمی

14- افضلیتِ سیّدنا صدیق اکبر پر اجماعِ اُمت: فیصل خان رضوی

15- زبدۃ التحقیق کی روایات کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ: فیصل خان رضوی

16- رسائل مولانا خیر الدین خیوری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (والدِ ابوالکلام آزاد)

17- اِسلام اور عیسائیت ایک تقابلی مطالعہ: علامہ محمد جاوید احمد عنبر مصباحی — زیرِ طبع

18- مدحتِ اِمام زین العابدین: ابوفراس فرزدق تمیمی، تحقیق وترجمہ: اُسید الحق قادری — //

19- مجیرِ معظم شرح اکسیرِ اعظم: اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا بریلوی، مترجم: مولانا محمد احمد مصباحی — //

20- دیوانِ فضل حق خیر آبادی، دراسة و تحقیق: ڈاکٹر سلمہ فردوس سیہول — //

21- کلیاتِ کافی: سلطانِ نعت گویاں حضرت مولانا سیّد کفایت علی کافی مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ — //

دارُالاِسلام

اکابرِ اسلام کی علمی وراثت
کے اِحیا کے لیے وقف اِدارہ
جہاں
تحقیق کے قدیم وجدید اسالیب
کا خوب صورت اِمتزاج
نظر آئے گا

دارُالاِسلام
C-8 محی الدین بلڈنگ داتا دربار مارکیٹ لاہور
Cell:0321-9425765